قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بقی الوحی ولم ینقطع المبشرات

وحی نازل ہونا بند ہو گئی مگر مبشرات کا سلسلہ جاری رہیگا

المبشرات

یعنی

عالم خواب اور نبوی تعبیرات

مؤلفہ

قاری محمد ادریس ہوشیار پوری

www.toobaaelibrary.com

ملتان

www.toobaaelibrary.com

(جملہ حقوق محفوظ)

اَلْمُبَشِّرَات

یعنی

عالمِ خواب اور نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) تعبیرات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضراتِ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے "خوابہائے مبارکہ" جو قرآنِ کریم، کتبِ احادیث و سیر میں ارشاد فرمائے گئے۔
بالکل نئے موضوع پر ایک نئی تالیف،

مؤلفہ
حضرت مولانا قاری محمد ادریس صاحب ہوشیارپوری مدظلہ

ناشر
کتب خانہ مجیدیہ ملتان
43841

www.toobaaelibrary.com

عرضِ ناشر

"المبشّرات"۔ یعنی عالمِ خواب اور نبوی تعبیرات ۔ مراحلِ طباعت سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے موضوع پر بالکل ایک نئی اور منفرد کتاب ہے۔ جسے محترم و مکرّم مولانا قاری **محمّد ادریس** صاحب ہوشیارپوری مدظلّہم نے اسے حُسنِ ترتیب سے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے ـــــ محترم قاری صاحب موصوف کا نام آپ کے لئے کوئی نیا نہیں ہے۔ اس لئے کہ خطباتِ حکیمُ الاسلام کی دس جلدیں اور خطباتِ مدنی، ہمارے ہی کتب خانہ سے طبع ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچ چکی ہیں۔ جو اِن کے لئے ذریعۂ تعارف ہے ـــــ

ادارہ حضرتِ محترم جناب مولانا قاری صاحب زید مجدھم کا تہِ دل سے شکر گزار اور ممنون احسان ہے کہ انہوں نے "**المبشّرات**" کی طباعت کی سعادت ہمیں بخشی ـــــ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب زید مجدہم کے علم و عمل، اخلاص و للّٰہیّت اور صحت و عمر میں برکات عطا فرمائے اور ہم سب کی مساعیٔ حسنہ کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین ثم آمین!

بجاہ سیّد المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم۔ والسّلام

بلال احمد شاہد

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(القرآن الحکیم)

اولیاء اللہ کیلئے دُنیوی زندگی میں (خواب کے ذریعہ) بشارت ہوتی رہتی ہے —

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

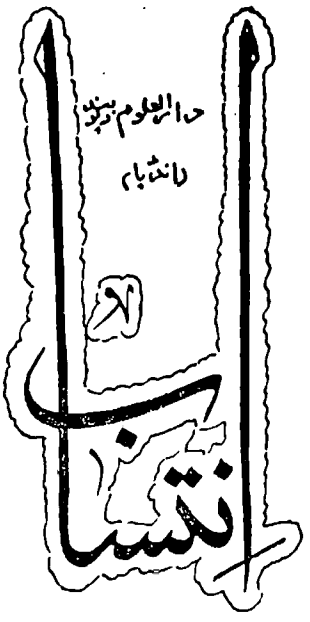

پندرھویں (دو کیسویں ۲۱) صدی کے سارے علمائے مسلم و عمل کے نام ——— جس کی جملہ ذمہ داری ان کا ایک عالم باعمل فرد معترف ہے کہ:-

؎

کوہسار پہاڑ دب جاتے ہیں،
طوفان پہاڑ رک جاتے ہیں
اس شاخِ فقیری کے آگے،
شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

والسلام

مؤلفِ ناکارہ

محمد عزیر

۱۰-۱۰-۱۴۱۵ھ

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

المبشرات یعنی عالمِ خواب اور نبوی تعبیرات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	باب النبی علیہ السلام	۳۵
۱	جزا و سزا کی باہمی مطابقت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۳۷
۲	عمرۃ الحدیبیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب مبارک	۳۹
۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکین کی تعداد کو خواب میں کم دیکھنا	״
۴	غزوۂ اُحد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۴۰
۵	اپنی تلوار کے بارے میں غزوۂ اُحد کے موقع پر رسول اللہ ؐ کا خواب	۴۱
۶	فتح غزوۂ اُحد کے بارے میں مزید کچھ تفصیل	״
۷	محاصرۂ طائف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی تعبیر	۴۲
۸	بحری لڑائیوں کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بذریعہ خواب بشارت ———	۴۴
۹	فتح قبرص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۴۵
۱۰	مقامِ ہجرت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۴۸

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱	ایک شخص کے خلافت و بادشاہت کے خواب پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعبیر	۴۹
۱۲	ترتیب خلافت کے بارے میں ایک شخص کا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس اپنے خواب کا تذکرہ	//
۱۳	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حضرت عمر و بلال رضی اللہ عنہما کے لئے بشارتِ جنّت کا خواب	۵۰
۱۴	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حضرت عمرؓ کے دین کے بارے میں خواب	//
۱۵	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حضرت عمرؓ کے علم کے بارے میں خواب	۵۱
۱۶	اسود عنسی اور مسیلمہ کذّاب کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خواب	//
۱۷	اسی خواب کی مزید کچھ تفصیل	۵۲
۱۸	فتنہ کے وقت شام میں ایمان ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خواب مبارک	۵۴
۱۹	ورقہ بن نوفل کے جنّتی ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خواب مبارک	۵۵
۲۰	حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے اسلام کے بارے میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خواب	//
۲۱	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حضرت عمرو بن العاصؓ کے کثرتِ صدقہ کے متعلّق خواب	۵۶
۲۲	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عقدِ مبارک سے قبل خواب میں صدّیقہ عائشہؓ کا دِکھلایا جانا	//

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۳	فتح قسطنطنیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۵۷
۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضؓ کو جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے دیکھنا	۵۸
۲۵	خلافتِ شیخین رضؓ کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	۵۹
۲۶	آغازِ وحی سے پہلے خواب —	۶۰
۲۷	مشیر کسریٰ مؤبذان کا بعثتِ نبوی علیہ السلام کے سلسلہ میں خواب	۶۱
۲۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خواب میں دیکھنا ----	۶۴
۲۹	رفعتِ دنیا و آخرت اور دین کی بہتری کا خواب -----	//
۳۰	اہلِ عرب و عجم کے اتباع کے بارے میں رسول اللہ ؐ کا خواب	۶۵
۳۱	سائبان سے گھی اور شہد ٹپکنے کی تعبیر ------	//
۳۲	حضرت عمر رضؓ کا محل ----------	۶۶
۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے وصال فرمائے جانے کا خواب	//
۳۴	صرف چار دینار باقی بچنے کے خواب کی تعبیر -----	۶۷
۳۵	خواب میں سر کٹا ہوا دیکھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر	۶۸
۳۶	خواب میں روح گود میں لے کر آسمان پر پہنچ جائے تو اس کی تعبیر	//
۳۷	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ خواب جادو کی اطلاع	۶۹

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	باب انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام	۷۰
۳۸	حضرت آدم علیہ السلام کا تخلیقِ حوّا علیہا السلام سے قبل ان کو خواب میں دیکھنا -------	۷۱
۳۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خواب میں ذبح کرنا ----	۷۲
۴۰	حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب میں سورج، چاند اور ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھنا	۷۳
۴۱	عزیزِ مصر کا خواب اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر	۷۴
۴۲	زندانِ مصر میں دو قیدیوں کا خواب اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر	۷۶
۴۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون کا خواب	۷۷
۴۴	ظالم بادشاہ کی حمایت کے بارے میں خواب اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعبیر	۷۸

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
	باب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۹
۴۵	اسلام اور قرآنِ کریم کے بارے میں خواب	۸۰
۴۶	فتح شام کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا خواب اور اس کا پس منظر	۸۱
۴۷	درخت کے ستر پتے خواب میں دیئے جانے پر حضرت ابوبکرؓ کی تعبیر	۸۳
۴۸	سوراخ سے بیل نکلا ہوا دیکھنے پر حضرت ابی بکر صدیق رضؓ کی تعبیر	//

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ از
	باب عُمر بن الخطاب رضؓ	۸۵
۴۹	حضرت عمرؓ کا حضرت قدامہؓ کے بارے میں خواب کہ ان سے تعلّق بحال کیا جائے	۸۶
۵۰	معرکۂ نہاوند میں کسریٰ کی امانت (جواہرات کی دو ٹوکریاں) حضرت عمرؓ کے پاس پہنچیں اس کے بارے میں حضرت عمرؓ کا خواب اور اس کی تفصیل	۸۹
۵۱	حضرت عمرؓ کا خواب میں حضرت ساریہؓ کے مقابل کفّار کا میدانِ کارزار اور انکی افواج کو دیکھنا ———	۹۵
۵۲	حضرت عمرؓ کا اپنے وصال کے سلسلہ میں خواب	۹۷
۵۳	ایک انصاری کا حضرت عمرؓ کے مقامِ آخرت کے بارے میں خواب	〃
۵۴	حضرت عمرؓ کا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سلسلہ میں خواب	۹۸
۵۵	یقینی تعبیر ----------	۹۹
۵۶	فتح شام کے بارے میں حضرت عمرؓ کا خواب ----	۱۰۰

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	باب عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ	۱۰۲
۵۷	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حضرت عثمانِ غنی رضؓ کو محاصرہ کے وقت پانی عطا فرمانا ———	۱۰۳
۵۸	حضرت عثمان غنی رضؓ کا خواب	۱۰۴
۵۹	حضرت عثمان غنی رضؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب	″

www.toobaaelibrary.com

بنمبر شمار	مضمون	از صفحہ
	باب علی رضی اللہ عنہ	۱۰۶
۶۰	حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی فراست کے بارے میں خواب ----	۱۰۷
۶۱	حضرت علیؓ کو اپنے مبارز کے خواب کا کشف -------	۱۰۸
۶۲	حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کا خواب میں زنا کرنے والے پر مقدمہ کا فیصلہ ، ------ ------	۱۰۹
۶۳	حضرت علیؓ کا اپنی شہادت کے سلسلہ میں خواب ---	//

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
	باب اُمّہات المؤمنین (سلام اللہ علیہن)	۱۱۲
۶۴	صدیقہ عائشہ رضؓ کا خواب کہ آپؐ ان کے بعد کسی دوشیزہ سے نکاح نہیں کریں گے ----------	۱۱۳
۶۵	حضرت صدیقہ عائشہ رضؓ پر جادو کا خواب میں علاج ----	//
۶۶	حضرت عائشہ رضؓ کے پاس ایک عورت کا خواب میں خشک شدہ ہاتھ دکھلانا ———	۱۱۴
۶۷	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا عقدِ نبوی سے پہلے خواب دیکھنا اور اس کا اپنے خاوند کے پاس تذکرہ ———	۱۱۵
۶۸	حضرت صفیہ رضؓ کا خواب کہ چاند میری گود میں گر پڑا ------	//
۶۹	حضرت اُمِّ سلمہ کا شہادتِ حضرت حسین رضؓ کے بارے میں خواب -	۱۱۷
۷۰	حضرت اُمِّ حبیبہ رضؓ کا عقدِ نبویؐ میں آنے سے قبل خواب اور اس کی مکمل سرگزشت ----------	۱۱۸
۷۱	حضرت جویریہ رضؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ مبارک میں آنے سے تین روز قبل کا خواب ———	۱۲۲
۷۲	حضرت عائشہ رضؓ کے پاس ایک عورت کا اپنے گناہوں کا بدلہ خواب میں ملنے کا تذکرہ ———	۱۲۳
۷۳	سیّدہ عائشہ رضؓ کا خواب کہ میری گود میں تین چاند گرے ----	۱۲۴

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ از
	باب الف	
۷۴	حضرت ابو خزیمہؓ کا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ	۱۲۶
۷۵	حضرت ابی امامہؓ کا خواب میں مشروب پینے سے ہمیشہ کے لئے احساسِ تشنگی کا ختم ہونا	۱۲۷
۷۶	حضرت ابی امامہؓ کے لئے فرشتوں کو خواب میں دعائیں کرتے ہوئے دیکھنا	۱۲۹
۷۷	حضرت ابی موسیٰ اشعریؓ کا حضرت عمرؓ کی شہادت کے بارے میں خواب	//
۷۸	حضرت اُمِّ شریکؓ کا خواب میں پانی پی کر سیراب ہونا	۱۳۰
۷۹	حضرت ابو عبیدہؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا اور فتح دمشق کی بشارت دینا	۱۲۹
۸۰	حضرت ابو ہریرہؓ کو ترکِ جہاد پر خواب میں عتاب	//
۸۱	جنگِ یرموک میں فتح و نصرت کے سلسلہ میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ایک خولانی کا خواب	۱۳۳
۸۲	فتح انطاکیہ کے بارے میں حضرت ابو عبیدہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں بشارت	۱۳۷
۸۳	حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ خالد بن ولیدؓ کفار کے نرغے میں ہیں فوراً اس کی مدد کیلئے پہنچو	۱۴۶

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۴	شاہِ اسکندریہ ارسطولیس کا خواب اور فتح اسکندریہ	۱۵۱
	باب الباء	۱۵۲
۸۵	نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں بخت نصر کا خواب اور حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر۔ !	"
۸۶	براء بن معرور رضؓ کا اظہارِ اسلام کے سلسلہ میں خواب --	۱۵۴
۸۷	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا خواب دیکھ کر شام سے مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً و کرامۃً) کا سفر ------- -------	۱۵۵
۸۸	حضرت بلال بن حارث مزنی رضؓ کا خواب اور حضرت عمر رضؓ کو طلبِ بارش کی تفہیم ------- -------	۱۵۶
۸۹	حضرت بنتِ جرثومؓ کا اپنے والد ماجد کے بارے میں انتقال کا خواب	۱۵۹
۹۰	حضرت حسین بن علی رضؓ کی پیدائش کے بارے میں حضرت بنتِ حارث کا خواب	۱۶۰
۹۱	بنی اسرائیل کے ایک شخص کو قبولیتِ صدقہ کی خواب میں بشارت -----	۱۶۱
۹۲	ہرقل کے فوجی افسر باھان کے سرداروں کے فاتحینِ شام صحابہ کرام رضؓ کے بارے میں خواب ------	۱۶۲
	باب الثاء	
۹۳	ثابت بن قیس رضؓ کی خواب میں وصیت اور حضرت صدیق اکبر رضؓ کی طرف سے اس کا نفاذ	۱۶۵

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
	باب الجیم	۱۶۷
۹۴	غزوۂ بدر کی شکست کے بارے میں جہیم بن الصلت کا خواب ...	//
۹۵	حضرت جمیلہؓ زوجہ حضرت حنظلہؓ کا غسیل الملائکہ کی شہادت کے بارے میں خواب	۱۶۸
	باب الحاء	۱۶۹
۹۶	حضرت حسنؓ کا خلفاء ثلاثہؓ کے بارے میں خواب	//
۹۷	حضرت حسنؓ کا حضرت عثمان غنیؓ کی مظلومیت کے بارے میں خواب	//
۹۸	حضرت حسنؓ کا خواب کی وجہ سے طلب عطیہ کا ترک	۱۷۰
۹۹	حضرت امام حسینؓ کا کوفہ جاتے ہوئے ناقابل بیان خواب ..	۱۷۱
۱۰۰	حضرت امام حسینؓ کا کوفہ جاتے ہوئے قصر بنی مقاتل میں خواب	۱۷۲
۱۰۱	حضرت حسنؓ کا اپنے وصال کے بارے میں خواب	۱۷۳
۱۰۲	حابس بن سعدؓ کا جنگ صفین کے بارے میں خواب ...	//
۱۰۳	آیت الکرسی کی عظمت ----------	۱۷۴
۱۰۴	سورۃ الضحیٰ، پیشانی پر لکھے ہوئے دیکھنے کی تعبیر	۱۷۵
۱۰۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خواب میں انگشتری پر نقش کا استفسار ----------	//

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ از
	باب الخاء	۱۷۰
۱۰۶	حضرت خالد بن سعیدؓ کا خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا ---	//
۱۰۷	حضرت خالد بن ولیدؓ کا قبولِ اسلام کے سلسلہ میں خواب ---	۱۷۷
۱۰۸	حضرت خالد ابنِ الولیدؓ کا قبل از فتح دمشق، خواب اور اس کا پسِ منظر	۱۸۲
۱۰۹	حضرت خثیمہؓ کا اپنی شہادۃ کے سلسلہ میں خواب ---	۱۸۷
	باب الدّال	۱۸۸
۱۱۰	حضرت دامسؒ کا قلعہ حلب کی فتح کے بارے میں خواب اور اسکی تفصیل	//
	باب الرّاء	۱۹۷
۱۱۱	باہان ارمنی کو جنگ میں شرکت سے منع کرنے کے سلسلے میں ایک راہب کا خواب	//
۱۱۲	حضرت رافعؓ کا خواب کہ یونس راہبؓ کا ستّر حوروں سے نکاح ہوا، اور اس کا پسِ منظر —	۱۹۸
۱۱۳	ربیعہ بن نصر بادشاہِ یمن کا بعثتِ نبوی علیہ السّلام کے بارے میں خواب	۲۰۵

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	باب الزّاء	از صفحہ
۱۱۴	حضرت زبیر بن عوامؓ کا شہادتِ نبویؐ کے بارے میں خواب ----	۲۰۷
۱۱۵	زرارہ بن عمرو کا شہادت عثمان غنیؓ کا خواب اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعبیر، ----------	//
۱۱۶	زوجۂ حضرت روماسؓ کا خواب جس کی وجہ سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا ـــــ	۲۰۹
۱۱۷	زوجۂ جنرل بولص کا خواب جس میں اس کی شکست اور صحابۂ کرامؓ کی فتح کا بتلا دیا گیا	۲۱۱
	باب السین	۲۱۶
۱۱۸	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا...	//
۱۱۹	حضرت سواد بن قاربؓ کا قبولِ اسلام کے سلسلہ میں خواب ...	//
۱۲۰	جنگِ قادسیہ میں رستم کا وہ خواب جس کی وجہ سے حضرت سعدؓ کے مقابل آنا نہیں چاہتا تھا ـــــ	۲۱۹
۱۲۱	حضرت سعدؓ سے شکست کے دوران کسریٰ کا خواب ---	۲۲۰
۱۲۲	حضرت سعید بن عامرؓ کا جہادِ شام پر جاتے ہوئے راستہ بھول جانا اور خواب میں انجام کی نشاندہی ہونا ـــ نیز خواب کا پسِ منظر ـــــ	۲۲۲

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
	باب الطاء	۲۲۷
۱۲۳	حضرت طلحہؓ کا تعجب خیز خواب	//
۱۲۴	حضرت طلحہؓ کا خواب میں انتقال جسد کے لئے ارشاد فرمانا	۲۲۸
۱۲۵	حضرت طفیل دوسیؓ کا اپنے ساتھی کو خواب میں جنت میں دیکھنا	۲۲۹
۱۲۶	حضرت طفیل دوسیؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب	۲۳۰
۱۲۷	حضرت طفیل بن عبداللہ کا احتراز شرک کے سلسلہ میں خواب	۲۳۱
	بابُ العین	۲۳۲
۱۲۸	حضرت صعب بن جثامہؓ کا ایفائے عہد کے طور پر اپنے انتقال کے بعد حضرت عوف بن مالکؓ کو خواب میں گذشتہ و آئندہ واقعات کی اطلاع دینا	//
۱۲۹	غزوۂ بدر کی شکست کے بارے میں عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب	۲۳۵
۱۳۰	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے وصال کے بارے میں ایک شخص کا خواب	۲۳۷
۱۳۱	حضرت عباسؓ کا حضرت عمرؓ کے مقام آخرت کے بارے میں خواب ---	۲۳۸
۱۳۲	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا حضرت حسینؓ کی شہادت کے بارے میں خواب	۲۳۹
۱۳۳	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا حضرت عثمانؓ کے حور کے ساتھ نکاح کا خواب	۲۴۰
۱۳۴	تعیین شب قدر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا خواب ---	۲۴۱

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
۱۳۵	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا خواب میں فرشتوں کی زیارت کرنا	۲۴۱
۱۳۶	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت عمرؓ کے بارے میں بعد از وفات خواب	۲۴۲
۱۳۷	حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی شہادت کے پس منظر کا خواب	//
۱۳۸	حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کے قاتل کا خواب	۲۴۶
۱۳۹	حضرت عبداللہ بن زیدؓ کا اذان کے بارے میں خواب	۲۴۷
۱۴۰	اسی خواب کی کچھ مزید تفصیل	۲۴۸
۱۴۱	حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا استقامتِ اسلام کے سلسلہ میں خواب	۲۵۱
۱۴۲	حضرت عبداللہ ابن سلامؓ کا خواب اور حضرت سلمانؓ کو توکل کے بارے میں تاکید	۲۵۲
۱۴۳	حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب	۲۵۳
۱۴۴	حضرت عبداللہ بن المغفل المزنی کا خواب دیکھ کر تمام مال صدقہ کرنا	//
۱۴۵	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کا بعد از وصال حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا	۲۵۴
۱۴۶	حضرت عمرو بن العاصؓ کا ایامِ خلافت کے محاسبہ کے بارے میں خواب	۲۵۵
۱۴۷	حضرت عمرو بن مرّہ الجہنیؓ کا قبولِ اسلام کے سلسلہ میں خواب	//
۱۴۸	حضرت عمیرؓ کو خواب میں خزانے کی بشارت	۲۵۷
۱۴۹	حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کیلئے خواب کی وجہ سے فارس کے دارالخلافہ کا فتح ہو جانا	۲۵۸
۱۵۰	حضرت عبادہؓ بن بشر کا شہادت کے سلسلہ میں خواب	//
۱۵۱	حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا حضرت عمرؓ کے مقامِ آخرت کے بارے میں خواب	۲۵۹

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	از صفحہ
۱۵۲	حضرت عوف بن مالک رضؓ کا حضرت ابو درداء رضؓ کے مقام کے بارے میں خواب	۲۶۰
۱۵۳	حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ کا عہد عثمانی رضؓ میں فتنہ سے حفاظت کے متعلق خواب	//
۱۵۴	عظمتِ نبوّت کے سلسلہ میں حضرت عبدالمطلب کا خواب	۲۶۱
۱۵۵	حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا اپنے پر حملہ کے بارے میں خواب	۲۶۴
۱۵۶	مآرِ زمزم کی حضرت عبدالمطلب کے خواب کے ذریعہ دوبارہ دریافت	۲۶۶
۱۵۷	حضرت عبدالمطلب کا خواب اور دیت کا پس منظر	۲۶۸
۱۵۸	بذریعہ خواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی کی تجویز	۲۷۰
۱۵۹	حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا فتح دمشق کے بارے میں خواب۔	۲۷۱
۱۶۰	حضرت عبداللہ بن جعفر رضؓ کا خواب میں اپنے والد کو دیکھنا۔	۲۷۳
۱۶۱	حضرت عیاض بن غنم رضؓ کا خواب جس کی وجہ سے ملکہ ماریہ مسلمان ہوگئی	۲۷۵
۱۶۲	حضرت عیاض بن غنم رضؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں ارشاد مبارک کہ حضرت حکم رضؓ بن ہشام کے لئے فوجی امداد روانہ کریں۔	۲۸۲
۱۶۳	کنویں سے پانی نکالنے کے لئے رسّی کے دو ٹکڑے ہونے پر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تعبیر	۲۸۷

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ از
۱۶۴	انگلی سے گھی اور شہد ٹپکنے کی تعبیر	۲۸۷
۱۶۵	خواب دیکھنے کی تمنا پوری ہونے کی پر رسول اللہ ﷺ کی تعبیر	۲۸۸
	باب الکاف	۲۸۹
۱۶۶	حضرت کعب بن احبار کا خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا۔	//
	باب المیم	۲۹۱
۱۶۷	حضرت معاذ بن جبلؓ کا غرق آب ہونے کا خواب	//
۱۶۸	حضرت معاویہؓ کے لئے بذریعہ خواب جنت کی بشارت	۲۹۲
۱۶۹	حضرت معاویہؓ کی عیب گیری کی خواب میں سزا	۱۹۳
۱۷۰	حضرت محرز بن نضلہؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب	//
۱۷۱	فتح دمیاط کے سلسلہ میں حضرت مقدادؓ کا خواب	۲۹۴
	باب الھاء	۲۹۷
۱۷۲	ہرقل کا خواب دیکھ کر فاتحین شام صحابہؓ کیلئے	//

www.toobaaelibrary.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ از
	اپنا ملک چھوڑ کر فرار اختیار کرنا	
	باب الھمزہ	۲۹۹
۱۷۳	ولادتِ نبوی علیہ السلام سے قبل حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا خواب	//
۱۷۴	حضرت آمنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خواب میں تلقینِ دعا	//
	میں اپنی ماں کا "خواب" ہوں	۳۰۰
	باب الیاء	۳۰۱
۱۷۵	یزید بن معاویہؓ کی والدہ ماجدہ کا دورانِ حمل خواب	//
۱۷۶	یوقنا، والیٔ حلب کا اسلام قبول کرنے کے سلسلے میں خواب اور اس کا پسِ منظر	۳۰۳
۱۷۷	حضرت حذیفہ ابن الیمان اور حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا مفتیٔ اعظم عراق اور شاہِ عراق کے خواب میں آکر اپنے جسموں کو منتقل فرمانے کا ارشاد فرمانا	۳۱۳
	کتابیات	۳۲۰

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

حامداً للہ العظیم، ومصلیاً علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین — و بعد!

الحمدللہ! "المبشرات" کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے پڑھ کر آپ اندازہ کر سکیں گے کہ اس کی ترتیب و تالیف سے اصل مقصود کیا ہے —

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نقل کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے اور سوال فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے —؟ چنانچہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد عموماً صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے —؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے۔ (بخاری)

اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھتے تو بیان فرماتے، ایسی احادیث سے خواب کی اہمیت پر بخوبی روشنی پڑتی ہے اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ بھی سیرۃ طیبہ کا ایک

www.toobaaelibrary.com

" اہم باب " ہے ——

بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک آیا ہے جسے حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو صحابہؓ نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا اگر آپ دُنیا سے پردہ فرما گئے تو ہمیں امورِ خیر سے کون مطلع کرے گا ؟ — دینی و دُنیوی امور کی بھلائی کا کیسے علم ہوگا ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :— بَعْدَ وَفَاتِیْ یَنْقَطِعُ الْوَحْیُ وَ لَا یَنْقَطِعُ الْمُبَشِّرَاتُ ——

میری وفات سے وحی تو نازل ہونا بند ہو جائے گی لیکن "مبشّرات" کا سلسلہ جاری رہے گا ——

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! مبشّرات کیا چیز ہیں ؟ ارشاد فرمایا :- اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ الَّتِیْ یَرَاھَا الْمَرْءُ الصَّالِحُ —— (تعبیر الرویا، کلاں)

مُبشّرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک لوگوں کو نظر آتے ہیں۔

گویا اس حدیث پاک میں خواب کو وحی کا قائم مقام فرمایا گیا ہے۔ جب وحی افضل ہے تو اس کا قائم مقام بھی افضل ہے۔ اور ایک روایت میں اس کو جزء نبوّت بھی فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :- اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ —

یعنی مؤمن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے ——

www.toobaaelibrary.com

نبوّت، انسان کے رُوحانی کمالات کا منتہی ہے اور یہ وہبی کمال ہے، محنت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسطرح خواب بھی زبردستی آدمی لانا چاہے تو ممکن نہیں، رؤیا صالحہ بھی وہبی چیز ہیں۔ نیز نبوّت، سب کمالات میں افضل و اعلیٰ کمال ہے۔ اچھا خواب افضل و اعلیٰ کا جزء ہوگا وہ بھی لائق ستائش ہوگا۔

بعض علماء کے نزدیک جزء نبوّت سے وہ خاص نسبت مراد ہے جو عامۃ المؤمنین کی ابتدائی استعداد کو حضرات انبیاء علیہم السّلام کی انتہائی استعداد سے ہے ــــ نوع بشر میں یہ استعداد بہت کم رکھی گئی ہے اور اس قلّت کے ساتھ ساتھ حواس ظاہرہ کی بڑی بڑی مشکلات حائل و درپیش رہتی ہیں ــــ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے اندر ایسی فطرت ودیعت فرمادی کہ عالم رؤیا میں بقدر استعداد اس کے حجاب استعداد مرتفع ہوجاتے ہیں۔ ایسی کیفیّت میں اس کا نفس جس چیز کی طرف بھی متوجّہ ہوتا ہے اس کا علم حاصل کرلیتا ہے۔ اسی مناسبت سے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خوابوں کو مبشّرات سے تعبیر فرمایا ہے ــ

اس حدیث شریف (خواب نبوّۃ کا چھیالیسواں حصّہ ہے) چھیالیسواں حصّہ اس لئے قرار دیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، نزول وحی کے وقت چالیس برس کے تھے اور وفات کے وقت ۶۳ برس عمر مبارک تھی۔ ابتداء وحی اور دُنیا سے مراجعت کا درمیانی حصّہ ۲۳ برس ہوتا ہے ــــ جو کچھ چاہتے خواب میں چھ ماہ کے عرصہ میں دیکھتے تھے۔ چھ ماہ کو ۲۳ برس سے وہی

www.toobaaelibrary.com

نسبت حاصل ہے جو ایک پہر کو چھیالیس پہر کے ساتھ نسبت ہے
اس لئے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سچّا خواب نبوّت کا چھیالیسواں
حصّہ ہے ——

یہ تو روایت سے ثابت ہے کہ قبل از نبوّت آپؐ بکثرت
خواب دیکھا کرتے —— اِدھر خواب دیکھتے اُدھر فلقِ صبح کی
طرح اس کی تعبیر ظہور پذیر ہو جاتی ——

حضرات انبیاء علیہم السّلام کے خوابوں کو تو وحی اور حجۃ قطعیہ
قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا حضرت اسماعیل
علیہ السّلام کو بارگاہِ حق میں قربان کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
سندِ قبولیت کا مرحمت فرمانا ——

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔

اے ابراہیم! آپ نے اپنا خواب سچّا کر دکھایا، بے شک
ہم محسنین کو ایسا ہی بدلہ عطا کیا کرتے ہیں —— اس کا شاہد عدل ہے
حضرت یوسف علیہ السّلام کا خواب ——

إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ۔

تو "احسن القصص فی القرآن الکریم" کی بنیاد ہے
اور خود جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلّق حق تعالیٰ شانہٗ
کا ارشادِ گرامی ہے:۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ
الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ

www.toobaaelibrary.com

وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ، فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا۔

اِس تمام "فتح قریب" کی بُنیاد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خواب مُبارک ہی تھا ——

بہرحال قرآن وحدیث میں خوابوں کے منتشر واقعات کو دیکھ کر احادیث سے اس کی اہمیّت اور سیرۃ طیبّہ کے ساتھ اس کے خصوصی لگاؤ کے پیشِ نظر دِل میں یہ داعیہ پیدا ہُوا کہ سیرۃ طیبّہ کے اس پہلو کے متعلّق جو مواد مِل جائے اس کو جمع کرکے یکجا کر دیا جائے ——

اِس لئے احادیث اور کُتب سیرۃ کی ورق گردانی شروع کی۔ الحمد للہ اس سلسلہ میں کافی مواد مِل گیا جو ایک تالیف کی شکل میں اَب آپ کے سامنے موجود ہے ——

اس بات کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا گیا جو خواب بھی نقل کیا گیا یا تو حدیث کی کتاب سے لیا گیا ہے یا کتبِ سیرۃ سے ماخوذ ہے —— صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے معاملات کے سلسلہ میں اگر کسی غیر مسلم کا بھی خواب نظر سے گذرا تو اسے بھی کتاب میں لکھ دیا گیا اور اس کا حوالہ دیدیا گیا ——

اِسی طرح اگر کسی خواب کے سمجھنے میں دشواری نظر آئی تو اس کا پسِ منظر بھی اختصار کے ساتھ لکھ دیا گیا، یا خواب کا نتیجہ کسی طور پر ظہور پذیر ہُوا تو وہ واقعہ بھی تحریر کر دیا گیا ——

www.toobaaelibrary.com

سب سے پہلے سردار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا صالحہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام، اس کے بعد حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خوابہائے مبارکہ ہیں، پھر حضرات امہات المؤمنین کا باب رکھا گیا۔ اس کے بعد حروفِ تہجّی کی ترتیب سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے خواب نقل کئے گئے ہیں۔ جس نام یا کنیت سے وہ صحابی مشہور ہیں اس کے پہلے حرف کا اعتبار کر لیا گیا ہے ——

جن کتب سے یہ مواد جمع کیا گیا ان کی فہرست آخر میں دیدی گئی ہے —— لیکن اس کے باوجود اس سلسلہ میں اگر کوئی مزید مواد ملا یا کسی علم دوست مہربان کی نظر میں کوئی کتاب یا خواب ہی اس مضمون سے متعلق علم میں آئے تو اطلاع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جدید مواد کو دوسرے ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا — ان شاء اللہ العزیز ——

اس کتاب کی ترتیب میں میرے گرامی قدر مہربان دوست اور دینی بھائی محترم و مکرّم مولانا قاری قیام الدین صاحب زید مجدہم پنڈ دادنخان ضلع جہلم —— اور اسی طرح محترم و مکرّم حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم صاحب سعادۃ زید مجدہم خطیب بلال مسجد گلگشت ملتان نے جو تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان دو حضرات کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور مقاصدِ حسنہ میں کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ ان کے تعاون کا انتہائی شکر گزار اور ممنونِ احسان ہوں ——

www.toobaaelibrary.com

قارئینِ کرام سے دعاؤں کا خواہاں و ملتجی ہوں کہ ازراہِ کرم اس کتاب کی مقبولیتِ عامّہ و نافعیتِ تامّہ کے لئے اپنی دعواتِ صالحہ میں سے حصّہ عطا فرمائیں ـــــ اللہ تعالیٰ اس ذرّۂ حقیر کو خدمتِ جلیلہ کے طور پر قبول فرما کر خلعتِ رضا عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے دین و دُنیا کے لحاظ سے صلاح و فلاح اور ذریعۂ نجاتِ اُخروی بنائے، آمین ثم آمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم۔ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ـــــــ والسّلام

بندۂ نابکار :-

محمّد ادریس ہوشیارپوری غفرلہٗ

مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن الکریم
فیضی روڈ، ملتان شہر پاکستان
فون ۶۳۲۱۶

www.toobaaelibrary.com

کلماتِ تحسین

المبشرات یعنی "عالمِ خواب اور نبوی تعبیرات" کی ترتیب وتدوین نے میرے عزیز مولوی قاری محمد ادریس سلمہٗ کو ایک طویل عرصہ بیدار رکھا۔ عرصہ سے اس اشتیاق میں تھے کہ کتبِ احادیث وسیر میں پھیلے ہوئے خوابہائے مبارکہ کے گرانمایہ انمول موتی یکجا ہوجائیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میرے عزیز سلمہٗ کے اس خواب کو حقیقت کی صورت میں آشکارا کیا اور یوں سیرۃ طیبہ کے اس اہم باب پر پہلی مرتبہ ایک مجموعہ اہلِ علم کے سامنے آیا ——— کتابیات پر ایک سرسری نظر سے اس کا اندازہ بآسانی ہوسکتا ہے کہ کس قدر مطالعہ کی ضرورت پیش آئی اور کن مراحل سے گزر کر یہ کتابی شکل وجود پذیر ہوئی ———

دعاء ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزیز سلمہٗ کی اس محنت و کاوش کو قبول فرما کر خلعتِ رضا عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل اور اخلاص وعمر میں بے پایاں برکات عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

۱۰-۱۰-۱۵ھ

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ سپاس

"المبشّرات" کی ترتیب و تدوین کا داعیہ آج سے تقریباً آٹھ سال قبل اس وقت دل میں پیدا ہُوا، جب بندہ نے سیرۃ خلفائے راشدینؓ، مصنفہ حضرت العلّام مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی (نوّراللہ مرقدہٗ) برائے مطالعہ ہاتھ میں لی ——اور اس میں مذکور چند خواب نظر سے گذرے —— ذہن اس طرف مائل ہُوا کہ ایسے خواب ضرور احادیث میں اور بھی مذکور ہوں گے —— اور یہ بھی تلاش جاری کر دی کہ شاید متقدمین میں سے کسی صاحبِ قلم نے اس طرف توجّہ فرمائی ہو اور عربی میں کوئی ایسی تصنیف ہاتھ لگ جائے تو اُسے اُردو کا جامہ پہنا دیا جائے۔ اسی جستجو میں بہت سے مدارس کی لائبریریوں اور کتب خانوں سے رجوع کیا، معلومات حاصل کیں، مگر کوئی ایسی تصنیف دستیاب نہ ہوسکی ——

پھر اہلِ علم سے رابطہ کیا، چنانچہ حضرتِ اقدس محترم ومکرّم مولانا سیّد ارشد مدنی مدظلّہم (استاذِ حدیث

www.toobaaelibrary.com

دار العلوم دیوبند (انڈیا) سے حرمِ نبوی میں (علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام) استفسار کیا کہ ایسی کوئی کتاب آں جنابِ محترم کی نظر سے گذری ہو جس میں اس موضوع پر احادیث یکجا منتشر مواد یکجا ہو ـــــ فرمانے لگے، دیکھنے میں نہیں آیا ـــــ

پھر حضرت محقق العصر مولانا سرفراز خان صاحب صفدر گوجرانوالہ، حضرتِ محترم مولانا محمد یوسف صاحب لودھیانوی مدظلہم (آجکل) حضرتِ مکرّم مولانا مفتی عبدالستّار صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان، حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی، چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت (پاکستان) دار العلوم کراچی، حضرتِ استاذِ محترم مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہم شیخ الحدیث جامعہ بابُ العلوم الاسلامیہ کہروڑ پکّا (ضلع لودھراں) ـــــ

ان سب حضرات کی خدمت میں یہی سوال عرض کیا کہ عربی، فارسی یا اردو میں کوئی ایسا مجموعہ نظر سے گذرا ہو جس میں سیرۃ طیّبہ کے اس پہلو سے متعلّق مواد جمع ہو ـــــ مگر ان سب حضرات کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ تو یہ جذبہ اور زیادہ بڑھ گیا کہ بہرحال ایسا مجموعہ ہونا چاہیئے۔ ـــــ لیکن ـــــ ایک تو بندہ علمی حیثیّت سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ دوسرے بُنیادی طور پر درجۂ حفظ و تجوید قرآنِ کریم کا مدرس ہوں۔ اس کا ہی اتنا کام ہوتا ہے کہ دوسرے کام کیلئے وقت نکالنا کارے دارد، اور بالخصوص سلسلۂ رحیمیّہ (جو حضرتِ اقدس مجدّد القرأت مُقرئ اعظم

www.toobaaelibrary.com

مولٰنا قاری رحیم بخش صاحب نوّراللہ مرقدہٗ کی ذاتِ بابرکات سے منسوب تجوید وضبط کی امتیازی شان رکھتا ہے) کی نسبت سے ایک خاص معیار تک پہنچنے کیلئے شب و روز محنت درکار ہوتی ہے۔ بُنیادی طور پر یہ حوصلہ ہی نہیں پڑتا تھا کہ اس کام کو کیسا کیا جائے ــــ؟

مگر حضرتِ والدِ محترم دامت برکاتہم نے جب سے بندہ تدریسِ قرآن کریم کے سلسلے میں لگا تو میرے کتابی علم کے تحفّظ کیلئے تھوڑا بہت وقت نکالنے کی تاکید فرماتے رہے۔ چنانچہ خطابت، درسِ حدیث اور تصنیفی ذوق یہ اُنہی کی تاکیدات کا نتیجہ ہے۔ " فرمایا، "مطالعہ کرتے رہو۔ ضرور اللہ پاک کوئی شکل پیدا فرمادیں گے"۔ چنانچہ بارہا ایسا ہُوا کہ مسوّدہ بالکل فراموش ہوگیا۔ اور جو قدرے کام ہوتا وہ بالکل ذہن سے اوجھل ہوجاتا ــــ

بہرحال حضرتِ والدِ محترم دامت برکاتہم کی دعاؤں اور توجّہات کا یہ ثمرہ نکلا کہ " المبشّرات " کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسے دیکھ کر جیسے مجھے ان کی صحت وعمر اور سایۂ رحمت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ انہیں دعاؤں میں آپ بھی میرے شریک ہوجائیں، کہ:۔

ــ اسمیں ہمارا بھی بھلا ہے اور آپ کا بھی ــــ

والسّلام

۹/۱۰/۱۴۱۵ھ ○

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب النبی علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

خوابہائے مبارکہ

www.toobaaelibrary.com

باب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابۂ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اپنا حال بیان فرمایئے! فرمایا! —

میں اپنے باپ ابراھیمؑ کی دعاء اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت —— اور اپنی مائؑ کا خواب ہوں —

(الحدیث)

www.toobaaelibrary.com

جزا و سزا کی باہمی مطابقت کے بارے میں رسول اللہؐ کا خواب

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر صحابۂ کرام رضؓ سے پوچھا کرتے کہ کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ اگر کوئی خواب دیکھتا تھا تو بیان کر دیتا تھا۔ ایک دن آپ حسبِ دستور صحابہؓ سے پوچھتے ہیں کہ کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا؟ صحابہؓ کہتے ہیں نہیں۔ آپ فرماتے ہیں آج میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارضِ مقدس کی طرف لے جاتے ہیں۔ اچانک مجھے دو شخص نظر آتے ہیں۔ ایک تو بیٹھا ہے اور دوسرا لوہے کا آنکڑا لئے ہوئے کھڑا ہے اور اسے اس کی باچھ میں ڈال کر گدی تک باچھ چیر ڈالتا ہے۔ پھر دوسری باچھ چیرنے لگتا ہے۔ اتنے میں پہلی باچھ درست ہو جاتی ہے (اس پر یہی عذاب ہو رہا ہے) میں پوچھتا ہوں یہ کیا ہے؟ مگر میرے دونوں ساتھی کہتے ہیں۔ آگے بڑھیے۔ چنانچہ ہم چل پڑتے ہیں چلتے چلتے ایک شخص کے پاس سے گذرتے ہیں جو چاروں شانے چت لیٹا ہے اور ایک شخص اس کے سر کو ایک بڑے پتھر سے کچل رہا ہے، جب پتھر اس پر مارتا ہے تو پتھر لڑھک کر آگے چلا جاتا ہے۔ یہ اسے اٹھا کر لاتا ہے۔ اتنے میں اس کے سر کا زخم بھر کر ٹھیک ہو جاتا ہے پھر کچل دیتا ہے (یہی عذاب اس پر ہو رہا ہے) میں پوچھتا ہوں یہ کیا ہے؟ میرے ساتھی کہتے ہیں آگے بڑھیے۔

پھر ہم چل پڑتے ہیں۔ چلتے چلتے تنور جیسا ایک غار دیکھتے ہیں جس کا منہ اوپر سے تو تنگ ہوتا ہے مگر وہ اندر سے کافی فراخ ہوتا ہے اس میں آگ بھڑک رہی ہے اور مادر زاد ننگی عورتیں اور مرد جل رہے ہیں۔ آگ کے شعلے انہیں غار کے منہ تک اٹھا لاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب غار سے باہر نکل آئیں گے۔ اتنے

www.toobaaelibrary.com

میں وہ شعلے بجھ جاتے ہیں اور یہ پھر اس کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ یہ کیا ہے مگر ساتھی یہی کہتے ہیں کہ آگے بڑھیے۔ پھر ہم آگے چلتے چلتے ایک خون کے دریا پر پہنچتے ہیں جس کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص دریا کے بیچ میں ہے۔ جب وہ ساحل پر آکر اس سے نکلنا چاہتا ہے تو ساحل والا شخص اس کے منہ میں پتھر ٹھونس کر اسے اس زور سے دھکا دیتا ہے کہ یہ پھر اسی جگہ جا پڑتا ہے جہاں سے آیا تھا ——

میں پوچھتا ہوں یہ کیا ہے ساتھی کہتے ہیں آگے بڑھیے۔ پھر ہم چلتے چلتے ایک شاداب ہرے بھرے باغ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس میں ایک بہت بڑا درخت ہے اور اس کی جڑ میں ایک بزرگ اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے پاس ایک شخص آگ سلگا رہا ہے۔ میرے ساتھی مجھے اس درخت پر چڑھا دیتے ہیں۔ اور مجھے ایک انتہائی خوبصورت محل میں لے جاتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آج تم نے مجھے سیر تو کرا دی مگر جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی خبر بھی تو دو۔ ساتھی کہتے ہیں۔ لو سنو جس کی باچھیں چیری جا رہی تھیں وہ جھوٹا شخص ہے۔ وہ جھوٹ بولا کرتا تھا اور اس کا جھوٹ دور دور تک پھیل جایا کرتا تھا۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا ——

اور —— تنور میں جو برہنہ عورت اور مرد دیکھے وہ زناکار ہیں۔ اور جو شخص خون کے دریا میں دیکھا وہ سود خوار ہے اور جو بزرگ درخت کی جڑ میں بیٹھے ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس جو بچے ہیں وہ لوگوں کے بچے ہیں۔ اور آگ سلگانے والے مالک (داروغہ جہنم) ہیں اور پہلا گھر عام مسلمانوں کا ہے اور یہ گھر شہیدوں کا ہے ——

میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ ذرا سر اٹھا کر اوپر دیکھیے۔ میں سر

www.toobaaelibrary.com

اُٹھا کر دیکھتا ہوں تو بادل جیسا ایک محل نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ آپ کا راحت کدہ ہے۔ میں کہتا ہوں اچھا تو مجھے اپنے گھر میں جانے دو۔ فرماتے ہیں ابھی آپ کی عمر باقی ہے۔ پوری نہیں ہوئی۔ اگر عمر پوری ہو جاتی تو آپ اس گھر میں چلے جاتے ——

—— (کتاب الروح از ص ۱۱۴ و ص ۱۱۵)

عمرۃ الحدیبیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا کہ آپ اور آپ کے کچھ اصحاب مکہ مکرمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور عمرہ کر کے بعض اصحاب نے سر منڈایا اور بعض نے کترایا۔ (رواہ البیہقی فی الدلائل)

یہ خواب سنتے ہی دلوں میں جو بیت اللہ کی محبت اور شوق کی چنگاری دبی ہوئی تھی وہ بھڑک اٹھی اور زیارت بیت اللہ کے شوق نے سب کو بے چین اور بے تاب بنا دیا۔ (سیرۃ المصطفےٰ ص ۳۴۹ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکین کی تعداد کو خواب میں کم دیکھنا

غزوۂ بدر کے روز اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جب کہ آپ اسی بلند جگہ میں جو آپ کے لئے تیار کی گئی سو رہے تھے آپ کے ساتھیوں کی تعداد میں کمی اور دشمن کی کثرت تعداد کے بارے میں خواب دکھایا تھا۔ اور اس کے فوراً بعد آپؐ پر یہ آیت نازل فرمائی تھی :- اِذْ یُرِیْکَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا... الخ

کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اس خواب اور اس آیت کے نزول کے

www.toobaaelibrary.com

بعد اپنے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ آپؐ کی اجازت کے بغیر جنگ نہ کریں لیکن جب قریش جنگ کے لئے صف بستہ ہو کر آگے بڑھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسلمانوں کی صفِ اوّل میں تھے آپؐ سے عرض کیا کہ اگر آپؐ جنگ میں بہ نفسِ نفیس عملاً شرکت فرمانا چاہیں تو وہ بطور محافظ آپؐ کے ساتھ رہیں گے ـــــ لیکن اللہ تعالیٰ تو خواب میں آپؐ کو دشمن کی تعداد پہلے ہی قلیل کر کے دکھا چکا تھا اس لئے آپؐ بالکل مطمئن تھے۔

(تاریخ ابن کثیر صہ ۳۴۵ ج ۲)

غزوۂ اُحد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

غزوۂ اُحد کے بارے میں جب یہ رائے سامنے آئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر کفّار پر حملہ کیا جائے۔ تو اس پر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ـــــ

میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے ـــــ جس کی تعبیر یہ ہے کہ مدینہ بمنزلہ مضبوط زرہ کے ہے اور ذبحِ بقرہ سے اس طرف اشارہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ شہید ہوں گے۔ لہٰذا میری رائے میں مدینہ ہی میں قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا جائے ـــــ اور خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا۔ اس کا سامنے کا حصّہ ٹوٹ کر گر گیا یعنی کچھ صحابہؓ شہید ہو گئے۔ پھر اسی تلوار کو دوسرے غزوہ میں استعمال کیا تو وہ تلوار پہلے سے زیادہ عمدہ اور تیز ہو گئی اور خوب دشمنوں پر چلی۔ ـــــ (سیرت المصطفےٰ صہ ۱۸۸ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

اپنی تلوار کے بارے میں غزوۂ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

امام احمد بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ہم سے بیان کیا کہ ابی الزناد نے عن ابیہ عن الاعمیٰ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود عن ابن عباسؓ ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شمشیر ذوالفقار کو بدر کے روز غنیمت میں حاصل کیا، جس کے متعلق اُحد کے روز آپؐ نے خواب دیکھا اور فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار ذوالفقار میں ایک دندانہ دیکھا ہے تو میں نے اس کی تعبیر کی ہے کہ تمہیں شکست ہوگی۔ اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی ہے اور میں نے خواب میں گایوں کو ذبح ہوتے دیکھا ہے ——— پس اللہ کی قسم گایوں میں بہتری ہے۔

(تاریخ ابن کثیر ص ۶۱۳/۶۲)

فتح غزوۂ اُحد کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب (اس کی کچھ مزید تفصیل)

راوی کہتا ہے کہ قریش کا لشکر مکّے سے روانہ ہو کر بڑھتے بڑھتے مدینے کے بالکل سامنے اس وادی کے کنارے آکر رُکا جہاں دو پہاڑی چشمے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اس لشکر کی وہاں آمد اور پڑاؤ کی خبر ملی تو آپ نے اسے نیک فالی فرما کر مسلمانوں سے مزید فرمایا کہ آپؐ نے ایک

www.toobaaelibrary.com

خواب دیکھا تھا کہ آپؐ گائے ذبح کر رہے ہیں۔ آپؐ کی تلوار کے قبضے میں روشن ترین ہیرا جڑا ہوا ہے — اور جب ایک سنگلاخ علاقہ طے کر کے آپؐ آگے بڑھے تو آپؐ کے سامنے مدینہ تھا۔ اس حدیث کی روایت کرتے ہوئے بخاری و مسلم کے علاوہ جملہ محدثین نے ابی کریب، ابی اسامہ بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ، ابی بردہ اور ابی موسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے اس کی جملہ تفصیلات بیان کی ہیں اور بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کو مکے سے اپنی ہجرت سے لے کر مدینہ میں اپنی تشریف آوری، پھر جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مسلمانوں کی فتح اور آخر میں گائے کو ذبح کرنے اور اپنی تلوار کے قبضے میں بے حد چمک دار ہیرے کی موجودگی اور ایک سنگلاخ علاقہ سے گذر کر مدینے کی سرسبز و شاداب سرزمین میں اپنے داخلے کو رویا صادقہ کے ذریعے خیر و برکت کی بشارت بتایا اور یہ بھی فرمایا کہ یہ خواب غزوۂ احد میں کفار پر مسلمانوں کی فتح کا صاف اشارہ ہے جو انہیں جنگ بدر کے بعد حاصل ہونے والی تھی —— (البدایہ والنہایہ ص ۴۳۳ ج ۴)

محاصرۂ طائف کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعبیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف پہنچ کر اہل طائف کا محاصرہ کیا اور منجنیق کے ذریعے ان پر پتھر برسائے گئے۔ ان لوگوں نے

www.toobaaelibrary.com

قلعہ کی فصیل پر تیر اندازوں کو بٹھلا دیا، انہوں نے ایسی سخت تیر باری کی کہ بہت سے مسلمان زخمی ہوئے اور بارہ آدمی شہید ہوئے، خالد بن ولید نے ان کو دست بدست مقابلہ کے لئے بُلایا مگر جواب یہ ملا کہ ہمیں قلعہ سے اُترنے کی ضرورت نہیں۔ سالہا سال کا غلّہ ہمارے پاس موجود ہے۔ جب یہ ختم ہو جائے گا تب ہم تلواریں لے کر اُتریں گے ——

مسلمانوں نے دبّابہ میں بیٹھ کر قلعہ کی دیوار میں نقب دینے کی کوشش کی انہوں نے اُوپر سے لوہے کی گرم سلاخیں برسانی شروع کیں جس سے مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہ دیکھ کر آپؐ نے باغات کے کٹوانے کا حکم دیا —— اہل قلعہ نے آپؐ کو اللہ کا اور قرابت داری کا واسطہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور قرابتوں کیلئے ان کو چھوڑے دیتا ہوں۔ بعد ازاں دیوار قلعہ کے قریب یہ آوازہ لگوایا کہ جو غلام قلعہ سے اُتر کر ہمارے پاس آجائے گا وہ آزاد ہے۔ چنانچہ بارہ تیرہ غلام نکل کر اِدھر آملے۔ اسی اثنا میں آپؐ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک دُودھ کا پیالہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایک مُرغ نے آکر اس میں چونچ ماری جس سے دُودھ گر گیا۔ آپؐ نے یہ خواب صدّیق اکبرؓ سے بیان کیا، انہوں نے کہا غالباً یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا۔ آپؐ نے نوفل بن معاویہ دیلمی کو بُلا کر دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ نوفل نے کہا یا رسول اللہ لومڑی اپنے بھٹ میں ہے۔ اگر ٹھہرے رہیں تو پکڑ لیں گے اور اگر چھوڑ دیں گے تو آپ کا کوئی نقصان نہیں ——

ابن سعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آکر عرض کیا یا نبی اللہ ان کے حق میں بد دُعا کیجئے! آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے اجازت نہیں دی حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر ہم کو ان سے لڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپؐ نے کُوچ کا حکم دے دیا اور چلتے وقت یہ دعا دی ——

www.toobaaelibrary.com

اَللّٰھُمَّ اھْدِ ثَقِیْفًا وَ ائْتِ بِھِمْ

اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو مسلمان کرکے میرے پاس پہنچا۔

چنانچہ بعد میں یہ قلعہ خود بخود فتح ہوگیا۔ سب لوگ مسلمان ہوگئے اور مالک بن عوف نصری اُن کا سردار خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۳ ج ۳)

بحری لڑائیوں کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بذریعہ خواب بشارت

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دوپہر کے وقت اُمِ حرامؓ کے گھر میں قیلولہ فرما رہے تھے کہ یکایک آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ اُمِ حرامؓ نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سمندروں میں جہازوں پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ چلے جارہے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا اس جماعت کے لئے جنت واجب ہے۔ اُمِ حرامؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! دُعا کیجئے میں بھی اس جماعت میں ہوجاؤں۔

آپ نے ان کے لئے دُعا کی اور فرمایا کہ تم اس جماعت میں ہوگی۔ چنانچہ اُمِ حرامؓ اپنے شوہر کے ساتھ اس فوج میں گئیں اور واپسی کے وقت گھوڑے سے گر کر شہید ہوگئیں۔ آپ جزیرہ قبرص ہی میں دفن ہیں۔ یہ بحری لڑائیاں

www.toobaaelibrary.com

ان پیشین گوئیوں اور بشارتوں کی وجہ سے حضرت معاویہؓ کے عمدہ فضائل میں شمار کی گئی ہیں ـــــ (از سیرت خلفائے راشدین ص ۱۹۸، ۱۹۹)

اور تاریخ ابن کثیر میں اس طرح ہے کہ :ـــــ

حضرت اُمِ حرامؓ کے گھر میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنی اُمّت کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو سمندر کے بڑے حصّہ میں راہِ خدا میں غازی بن کر خاندان کے بادشاہوں کی مانند سوار ہوں گے اور حضرت اُمِّ حرامؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ اس کے لئے دعا کریں کہ وہ ان میں سے ہو تو آپ نے اس کے لئے دُعا کی۔ پھر آپؐ سوئے تو آپؐ نے اسی قسم کا نظّارہ دیکھا تو وہ کہنے لگیں اللہ سے دُعا کیجئے وہ مجھے ان میں سے بنا دے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ تو پہلے لوگوں میں سے ہے اور انہی لوگوں نے قبرص کو فتح کیا اور آپ ان کے ساتھ تھیں۔ اور ان دوسرے لوگوں میں شامل نہ ہوئیں جنہوں نے یزید بن معاویہؓ کے ساتھ ۵۱ھ میں بلادِ رُوم سے جنگ کی اور حضرت ابوایوبؓ انصاری بھی ان کے ساتھ تھے ـــــ

آپؓ نے وہیں وفات پائی ہے اور آپؓ کی قبر قسطنطنیہ کی فصیل کے قریب ہے ـــــ (تاریخ ابن کثیر ص ۸۷۴ ج ۸)

فتح قبرص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

ابن جریر نے واقدی کے اتباع میں اس سال میں قبرص کی فتح کا ذکر کیا ہے۔ جو بلادِ شام کے مغرب میں ایک الگ تھلگ جزیرہ ہے اس کی لمبی دُم دمشق کے قریبی ساحل تک آتی ہے اس کا غربی حصّہ اس سے چوڑا ہے۔ جس میں بہت سے

www.toobaaelibrary.com

پھل اور کانیں ہیں اور وہ بہت اچھا ملک ہے۔ اُسے حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان نے فتح کیا۔ آپؓ مسلمانوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ قبرص کی طرف گئے آپ کے ساتھ حضرت عبادہ بن الصامتؓ اور ان کی بیوی اُمِّ حرامؓ بنت ملحان بھی تھیں جن کا واقعہ اس بارے میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کے گھر میں سوئے پھر مسکراتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت اُمِّ حرام نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ میرے سامنے میری اُمّت کے لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر کے بڑے حصّے پر خاندانی بادشاہوں کی طرح سوار ہوں گے۔ وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! اللہ سے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے۔ آپؐ نے فرمایا تو ان میں سے ہے۔ پھر آپ سو گئے اور مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ اور اس قسم کی بات بیان کی ——— وہ کہنے لگیں اللہ سے دُعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے۔ آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے ———

آپؓ غزوہ میں شامل تھیں اور وہیں آپؓ کی وفات ہوئی اور دوسرا خواب غزوہ قسطنطنیہ سے عبارت ہے جو اس کے بعد ہُوا جیسا ہم ابھی بیان کریں گے ———

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ سمندروں میں کشتیوں پر سوار ہو کر جزیرہ گئے جو قبرص کے نام سے مشہور ہے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک عظیم فوج تھی اور آپ کے سوال کے بعد حضرت عثمانؓ نے آپ کو اس کے متعلق حکم دیا تھا۔ آپ نے اس کے متعلق حضرت عمرؓ سے بھی سوال کیا تھا مگر انہوں نے اس عظیم مخلوق پر مسلمانوں کے سوار کرانے سے انکار کر دیا کہ اگر وہ حرکت کرے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔ مگر جب حضرت

www.toobaaelibrary.com

عثمانؓ کا زمانہ آیا تو حضرت معاویہؓ نے اس بارے میں آپؐ سے اصرار کیا تو آپؐ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ کشتیوں میں سوار ہو کر یہاں پہنچ گئے اور دوسری جانب سے حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے آ کر آپ سے ملاقات کی دونوں نے وہاں کے باشندوں سے جنگ کی اور بہت سی مخلوق کو قتل کر دیا اور بہت سے لوگوں کو قیدی بنایا اور بے شمار عمدہ اموال غنیمت میں حاصل کئے اور جب قیدی لائے گئے تو حضرت ابوالدرداء رونے لگے، حضرت جبیر بن نفیر ان سے کہنے لگے کیا آپ اس دن روتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو سربلند کیا ہے۔؟

انہوں نے جواب دیا تو ہلاک ہو یہ وہ غالب قوم ہے جن کے پاس بادشاہت تھی اور اب انہوں نے احکام الٰہیہ کو ضائع کر دیا تو اس نے ان کی وہ حالت کر دی جو تو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر قید کو مسلط کر دیا اور اب جب کسی قوم پر قید مسلط ہو جاتی ہے تو اللہ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ نیز فرمایا جب اللہ کے بندے اللہ کے حکم کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ اس کے نزدیک کتنے حقیر ہو جاتے ہیں، پھر حضرت معاویہؓ نے ہر سال سات ہزار دینار پر ان سے مصالحت کی، پس جب انہوں نے وہاں سے خروج کا ارادہ کیا تو حضرت ام حرامؓ کی سواری کے لئے ایک خچر لایا گیا جس سے آپ گر پڑیں اور آپؓ کی گردن ٹوٹ گئی اور آپؓ وہیں فوت ہو گئیں۔ آپ کی قبر وہیں موجود ہے جس کی لوگ تعظیم کرتے ہیں اور اس سے بارش طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نیک عورت کی قبر ہے ——— (تاریخ ابن کثیر ص ۲۰۴، ۲۰۵ ج ۸)

www.toobaaelibrary.com

مقام ہجرت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

جس چیز کا انتظار تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم رویا میں بالآخر اس کا مشاہدہ کرا دیا گیا اور آپ نے خواب دیکھا کہ مکہ سے کھجوروں والی زمین ہجرت کر رہے ہیں۔ اس سے آپؐ یمامہ یا ہجر سمجھے۔ لیکن درحقیقت یہ یثرب کی بابرکت زمین تھی ——— (سیر الصحابہؓ ج ۲ ص ۶۵ حصہ اول)

سیر الصحابہؓ کی جلد سوم میں اسی خواب کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

صحابہؓ نے قریش کے اس ظلم و تعدی کی بارگاہِ رسالت میں فریاد کی، ارشاد ہوا میں نے تمہاری ہجرت گاہ خواب میں دیکھی ہے۔ وہاں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے چونکہ یہ صفت مدینہ کے ساتھ سراۃ میں بھی پائی جاتی تھی۔ اس لئے آپ کا ذہن سراۃ کی طرف منتقل ہوا۔ چند روز کے بعد آپ ایک دن بہت مسرور تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا دار الہجرت متعین ہو گیا ہے اب جس کا جی چاہے یثرب چلا جائے۔ اجازت پاتے ہی صحابہؓ نے ہجرت کی خفیہ تیاریاں شروع کیں ———

(سیر الصحابہؓ ج ۳ ص ۹۵ حصہ چہارم)

تاریخ ابن کثیر میں ہے ———

زہری نے عروہ اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک دن مکہ میں آپؐ نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا: ———

"میں نے آپ لوگوں کے لئے ہرے بھرے مقامات کے درمیان کھجوروں کے درخت پر مشتمل ہجرت کا مقام دیکھا ہے ——— "

www.toobaaelibrary.com

چنانچہ آپؐ کے اس ارشاد گرامی کے بعد پہلے ان مسلمانوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی جو اس سے قبل حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے۔ یہی روایت بخاریؒ نے بھی پیش کی ہے ——— نیز ابو موسیٰ نے حضور نبی کریمؐ کی یہ حدیث یوں بیان کی ہے کہ آپؐ نے خواب دیکھا کہ میں اس سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے باغات ہیں لہذا پہلے میرا دھیان یمامہ، ہجر کی طرف گیا لیکن درحقیقت وہ یثرب کا شہر تھا ———

(تاریخ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰۸)

ایک شخص کے خلافت و بادشاہت کے خواب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری اور آپؐ اور ابوبکرؓ تولے گئے تو آپؐ کا وزن زیادہ رہا، ابوبکرؓ و عمرؓ تولے گئے تو ابوبکرؓ کا وزن زیادہ رہا۔

عمرؓ اور عثمانؓ تولے گئے تو عمرؓ کا وزن زیادہ رہا۔ پھر وہ ترازو اٹھا لی گئی۔ اس خواب کو سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت ہے اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا بادشاہت دیگا۔

(ابوداؤد) ——— (از سیرت خلفائے راشدینؓ ص ۲۱۸، ۲۱۹)

ترتیب خلافت کے بارے میں ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خواب کا تذکرہ

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا

www.toobaaelibrary.com

یارسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا پھر ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے اس کا حلقہ پکڑ کر اس سے پانی پیا مگر کمزور طریقہ سے پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے اس کا حلقہ پکڑ کر پانی پیا۔ یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گئے پھر عثمان آئے اور انہوں نے اس کا حلقہ پکڑ کر پانی پیا۔ یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گئے، پھر علیؓ آئے اور انہوں نے اس کا حلقہ پکڑا تو وہ ڈول پھٹ گیا اور اس کی کچھ چھینٹیں اُن پر پڑیں — (ابوداؤد)

(از سیرت خلفائے راشدینؓ صـ۲۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ و بلالؓ رضی اللہ عنہما کیلئے بشارتِ جنت کا خواب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابوطلحہؓ کی بی بی رُمیصاؓ کو دیکھا اور میں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی تو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ — فرشتوں نے کہا یہ بلالؓ ہیں اور میں نے ایک محل وہاں دیکھا تو پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے تو لوگوں نے کہا کہ عمرؓ بن خطاب کا ہے۔ میرا ارادہ ہوا کہ اس محل کو اندر جا کر دیکھوں مگر مجھ کو (اے عمرؓ) تمہاری غیرت کا خیال آ گیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں آپ کے اوپر غیرت کرتا۔ (بخاری و مسلم) (از سیرت خلفائے راشدینؓ صـ۲۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ کے دین کے بارے میں خواب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ لوگ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کا قمیص پستان تک ہے

www.toobaaelibrary.com

اور کسی کا اس سے کچھ نیچا اور عمر بن خطاب رضؓ جو میرے سامنے لائے گئے تو ان کا قمیص اتنا نیچا تھا کہ چلنے میں زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی تعبیر آپ نے کیا لی، فرمایا، دین (بخاری و مسلم) (از سیرت خلفائے راشدین ص۱۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ کے علم کے بارے میں خواب

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے ـــــ وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ میں سو رہا تھا مجھے ایک جام دودھ کا دیا گیا۔ میں نے پیا۔ یہاں تک کہ سیرابی کو میں نے دیکھا کہ میرے ناخونوں سے نکلنے لگی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطابؓ کو دیا۔ لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ تو آپ نے فرمایا علم ـــ (بخاری و مسلم) ـــــ (از سیرت خلفائے راشدین ص۱۷۹)

اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

بنی حنیفہ کا وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں مشہور چالاک اور فتنہ پرداز مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ یہ وفد ۹ھ میں آیا مگر مسیلمہ مغرور اور تکبر کی وجہ سے حاضر بارگاہ نہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور ثابت بن قیس بن شماس آپ کے ساتھ تھے مسیلمہ نے کہا اگر آپ مجھ کو اپنی خلافت عطا فرمائیں اور اپنے بعد مجھ کو قائم مقام مقرر کریں تو میں بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ حضور پرنورؐ کے دست مبارک میں اس وقت کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپ نے فرمایا اگر تو یہ چھڑی بھی مانگے گا تو نہ دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جو مقدر فرما

www.toobaaelibrary.com

دیا ہے تو اس سے سرمو تجاوز نہیں کر سکے گا اور غالباً تو وہی ہے جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا ہے اور یہ ثابت بن قیس ہیں تجھ کو جواب دیں گے۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے آئے ابن عباس فرماتے ہیں میں نے ابوہریرہؓ سے دریافت کیا کہ آپ کو کیا خواب دکھلایا گیا؟ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن لاکر رکھے گئے جس سے میں گھبرایا۔ خواب ہی میں مجھ سے یہ کہا گیا کہ میں پھونک ماروں میں نے پھونک ماری وہ فوراً اڑ گئے۔ جس کی تعبیر یہ ہے کہ دو کذاب ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ ان دو میں سے ایک کذاب مسیلمہ ہوا اور دوسرا اسود عنسی۔ اسود عنسی آپ ہی کی زندگی میں قتل ہوا اور دوسرا کذاب یعنی مسیلمہ صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں قتل ہوا ——

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(فتح الباری باب وفد بنی حنیفہ ص۷ ج ۸ وزرقانی ص۱۹ ج ۴) (از سیرت مصطفیٰ ص ۱۱۲ و ۱۱۳ ج ۳)

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب (کچھ مزید تفصیل)

نافع بن جبیر نے ابن عباس سے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ —— مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے حکومت دے دیں تو میں ان کی پیروی کروں گا اور وہ اپنی قوم کے بہت سے آدمیوں کے ساتھ آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ آپ کے ساتھ

www.toobaaelibrary.com

تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی کا ایک ٹکڑا تھا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے مسیلمہ کو اپنے اصحاب میں بیٹھے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: ——

"اگر تُو مجھ سے کھجور کی ٹہنی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو بھی میں تجھے نہیں دوں گا۔ اور تُو اللہ تعالیٰ کے اَمر سے تجاوز نہیں کرے گا اور اگر تُو نے پیٹھ پھیر دی تو اللہ تجھے بے دست و پا کر دے گا۔ اور میں نے تیرے بارے میں جو رویا دیکھی ہے اسے دیکھ رہا ہوں اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا" ——

پھر آپ واپس آ گئے، حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ میں نے تیرے بارے میں جو رویا دیکھا ہے اسے دیکھ رہا ہوں، دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے مجھے بتایا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ——

"میں سویا ہُوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو ان کے معاملے نے مجھ کو پریشان کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے نیند میں مجھے وحی کی کہ انہیں پھُونک مار، تو میں نے انہیں پھُونک ماری تو وہ اُڑ گئے تو میں نے اس کی یہ تاویل کی کہ میرے بعد دو کذّاب ظاہر ہوں گے ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ ——"

پھر امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہ مجھے معمر نے ہمام بن امیہ سے بتایا کہ اس نے حضرت ابوہریرہؓ کو بیان کرتے سُنا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ——

"میں سویا ہُوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانے عطا کئے گئے اور میری ہتھیلی میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے تو مجھے یہ اَمر گراں گزرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ میں انہیں پھُونک ماروں۔ پس میں نے انہیں

www.toobaaelibrary.com

پھونک ماری اور اس کی تاویل ان دو کذابوں سے کی جن کے درمیان میں موجود تھا یعنی صاحبِ صنعاء اور صاحبِ یمامہ ——"

(تاریخ ابنِ کثیر ص ۱۰۸ ج ۵)

فتنہ کے وقت شام میں ایمان ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوابِ مبارک

ابی ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت مدینہ میں اور بادشاہت شام میں ہوگی، یہ حدیث بہت غریب ہے اور ابوادریس کے طریق سے بحوالہ حضرت ابو درداء روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک خط دیکھا جسے میرے سرہانے کے نیچے سے اُٹھایا گیا تو میں نے خیال کیا کہ اسے لے جایا جائے گا، پس میری نگاہ نے اس کا پیچھا کیا تو اُسے شام کی طرف لے جایا گیا۔ بلاشبہ جب فتنہ پڑے گا تو ایمان شام میں ہوگا ——

اور سعید بن عبدالعزیز نے اسے عن عطیہ ابن قیس عن یونس بن میسرہ عن عبداللہ بن عمر روایت کیا ہے اور ولید بن مسلم نے اسے عن عضیر بن عن سلیمان عن عامر عن ابی امامہ روایت کیا ہے اور یعقوب بن سفیان نے عن نضر بن محمد بن سلیمان اسلمی الحمصی عن ابیہ عن عبداللہ بن قیس روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نور کے ایک بلند ستون کو اپنے سر کے نیچے سے نکلتے دیکھا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹک گیا —— (تاریخ ابنِ کثیر ص ۸۷ ج ۵)

www.toobaaelibrary.com

ورقہ ابن نوفل کے جنتی ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

ترمذی میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ ورقہ نے آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی لیکن اعلانِ دعوت سے پہلے ہی وفات ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ورقہ کو خواب میں دیکھا کہ سفید لباس میں ہے۔ اگر وہ اہلِ نار میں سے ہوتے تو کسی اور لباس میں ہوتے ——

فتح الباری کتاب التفسیر سورۃ اقرا، مسند بزار اور مستدرک حاکم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ورقہ کو برا مت کہو میں نے اس کے لئے جنت میں ایک باغ یا دو باغ دیکھے ہیں (سیرت المصطفیٰ ص ۱۴۳ ج ۱)

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے اسلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ فرمایا کہ میں نے خواب میں ابوجہل کے لئے جنت میں ایک خوشہ دیکھا۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو آپ نے اُمّ سلمہؓ سے فرمایا اُس خواب کی تعبیر یہ ہے (اصابہ ترجمہ عکرمہ) —— (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۴۵)

اسی طرح ابوجہل نے یہ خواب دیکھا تھا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس کا یہ خواب اس کے بیٹے (اپنے ایک جز) حضرت عکرمہؓ کے متعلق پورا ہوا —— (تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۶)

www.toobaaelibrary.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرو بن العاص رضؓ کے کثرتِ صدقہ کے متعلق خواب

علقمہ بن رمثہ بلوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں عمرو بن العاص رضؓ کو بحرین بھیجا اور خود ایک دوسرے سریہ میں نکلے، ہم لوگ بھی ہمرکاب تھے آپ پر کچھ غنودگی طاری ہوگئی، بیدار ہوئے تو فرمایا کہ خدا عمرو پر رحم کرے، یہ دعا سن کر ہم میں سے ہر شخص اس نام کے اشخاص کا ذکر کرنے لگے، دوبارہ پھر آنکھ جھپک گئی، پھر ہوشیار ہو کر فرمایا، خدا عمرو پر رحم کرے۔ جب تیسری مرتبہ آپ نے فقرہ کو دوہرایا تو ہم لوگوں سے ضبط نہ ہو سکا اور پوچھا، آپ کا ارشاد کس عمرو کے متعلق ہے، فرمایا عمرو بن العاص رضؓ ——

ہم لوگوں نے سبب پوچھا، فرمایا کہ مجھ کو وہ وقت یاد آگیا، جب میں لوگوں سے صدقہ منگواتا تھا، تو وہ بہت وافر صدقہ لاتے تھے اور جب میں پوچھتا کہ کہاں سے لاتے ہو تو کہتے خدا نے دیا — ایک موقع پر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا خدایا عمرو بن العاص رضؓ کی مغفرت فرما۔ میں نے جب ان کو صدقہ کے لئے بلایا تھا تو وہ صدقہ لائے تھے —— (سیر الصحابہؓ ج ۲ ص ۱۴۹ حصہ دوم مہاجرین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عقدِ مبارک سے قبل خواب میں صدیقہ عائشہ رضؓ کا دکھلایا جانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.toobaaelibrary.com

(ایک دن) مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں دوبار خواب میں دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ تم حریر کا لباس پہنے ہوئے ہو اور کوئی (پس پردہ) مجھ سے کہہ رہا ہے ——
"انہیں دیکھو! یہ تمہاری بیوی ہیں، دیکھو یہ تمہارے سامنے کھڑی ہیں۔"
اس کے بعد آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "یہ سُن کر میں نے کہا، اگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے تو یقیناً ایسا ہو کر رہے گا —— نیز حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا سے) ارشاد فرمایا، "(ایک دفعہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ تم حریر کے لباس میں ملبوس ایک فرشتہ کے ساتھ میرے سامنے آئیں اور فرشتہ مجھ سے بولا "یہ آپؐ کی بیوی ہیں" پھر جب تمہارے مُنہ سے نقاب اُٹھا تو میں نے دیکھا کہ وہ تم ہی تھیں۔" ایک روایت میں حضورؐ کی حدیث کی رُو سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے فرمایا تھا: "میں نے تمہیں تین رات خواب میں دیکھا ——"
ترمذیؒ ایک حدیث کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو (خواب میں) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے سبز رنگ کے لباس میں پیش کرنے والے اور یہ کہنے والے کہ "یہ دُنیا اور آخرت دونوں جگہ آپؐ کی زوجہ ہیں" جبریلؑ تھے۔
(تاریخ ابنِ کثیر ص ۱۸۴ و ۱۸۵ ج ۳)

فتح قسطنطنیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا خواب

یزید پہلا شخص ہے جس نے یعقوب بن سفیان کے قول کے مطابق سنہ ۴۹ھ میں قسطنطنیہ شہر سے جنگ کی اور خلیفہ بن خیاط نے سنہ ۵۰ھ بیان کیا ہے۔ پھر اس نے سرزمینِ رُوم سے اس غزوہ سے واپس آنے کے بعد اس سال لوگوں کو حج کروایا اور

www.toobaaelibrary.com

حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ـــــ قیصر کے شہر سے جنگ کرنے والی پہلی فوج مغفور ہے ـــــ اور وہ دوسری فوج تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ حرام کے پاس اپنے خواب میں دیکھا تھا اور حضرت اُمِّ حرام نے عرض کیا تھا دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا تو اوّلین میں سے ہے۔ یعنی حضرت معاویہؓ کی فوج میں شامل ہو گی جب وہ قبرص سے جنگ کریں گے ـــــ پس حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے زمانے میں ۲۷ھ میں قبرص کو فتح کیا اور حضرت اُمِّ حرام بھی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ نے قبرص میں وفات پائی۔ پھر دوسری فوج کا امیر آپ کا بیٹا یزید بن معاویہؓ تھا اور حضرت اُمِّ حرام نے یزید کی اس فوج کو نہیں پایا اور یہ دلائل النبوّۃ میں سے سب سے بڑی دلیل ہے ـــــ (تاریخ ابن کثیر ص ۱۱۵ جلد ۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ کو جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے دیکھنا

ـــــ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اپنے گھر میں تھیں انہوں نے مدینہ میں شور سُنا، دریافت کیا یہ کیا ہے؟ ـــــ لوگوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا سامانِ تجارت کا قافلہ شام سے آیا ہے۔ ہر قسم کا سامان اس میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سات سو اونٹوں کا قافلہ تھا۔ اور کہتے ہیں کہ تمام مدینہ آواز سے گونج اُٹھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا تھا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو دیکھا کہ جنّت میں وہ گھسٹتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں یہ بات جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو پہنچی تو کہنے لگے کہ اگر مجھ سے ہو سکا تو میں

www.toobaaelibrary.com

جنّت میں کھڑے ہو کر داخل ہوں گا ـــــ پس ان تمام اُونٹوں کو مع ان کے پالان اور ان کے لدے ہوئے بوجھوں کے اللہ کے راستہ میں دیدیئے ـــــ
(از حیاۃ الصحابہؓ ص ۱۸۷ ج ۲)

خلافتِ شیخینؓ کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا ہوں اور اس پر ڈول رکھا ہے۔ میں نے اس کنویں سے جس قدر ڈول خدا کو منظور تھے نکالے۔ پھر ابوبکرؓ نے اس ڈول کو لے لیا اور انہوں نے ایک ڈول بلکہ دو ڈول اس کنویں میں سے نکالے اور اُن کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ اُن کی کمزوری کو معاف فرما ـــ پھر وہ ڈول پُر بن گیا۔ اور اس کو عمرؓ نے لے لیا۔ میں نے کسی طاقت ور انسان کو نہیں دیکھا کہ عمرؓ کی طرح پانی بھر سکتا ہو۔ یہاں تک کہ تمام لوگ سیر ہو گئے ـــــ

اور ابنِ عمرؓ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ابوبکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول عمرؓ نے لے لیا اور اُن کے ہاتھ میں جا کر وہ ڈول پُر بن گیا۔ میں نے کسی طاقت ور کو نہیں دیکھا کہ عمرؓ کی طرح پانی بھرتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چھک گئے۔
(بخاریؒ و مسلمؒ) ـــــ (از سیرت خلفائے راشدین ص ۱۸۰ و ۱۸۱)

www.toobaaelibrary.com

آغازِ وحی سے پہلے خواب

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے اس قول کی تصدیق کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر آغاز نزول وحی کا سلسلہ رؤیائے صادقہ سے شروع ہوا تھا اور وہ بھی اس طرح جیسے سحر کا منظر سامنے آکر فوراً نگاہوں سے اوجھل ہوجائے، محمّد بن اسحٰق یسار کی، عبید بن عمر اللیثی کے حوالے سے بیان کردہ روایات سے بھی جو حدیث بیان کی ہے وہ یہ ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے بحالت خواب جبریل علیہ السّلام) کو دیکھا جن کے ہاتھ میں ایک نورانی کتاب تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا "پڑھو" میں نے کہا "مجھے پڑھنا نہیں آتا" تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر اتنا دبایا کہ میں نے محسوس کیا کہ میرا دم نکل جائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے دوبارہ پڑھو کہہ کر مجھے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ یہ حدیث متعدد علی التواتر روایات کے ذریعہ بہت سی دوسری کتابوں میں تحریر کی گئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جبریل علیہ السلام کو پہلے پہل بحالتِ خواب دیکھا تھا اور اس کے بعد ہی وہ حالتِ بیداری میں آپ کے رُوبرو آئے تھے۔

(تاریخ ابن کثیر ص ۲۱ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

مشیر کسریٰ موبذان کا بعثتِ نبوی علیہ السلام کے سلسلہ میں خواب

حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن سہل الخرائطی اپنی کتاب "ہواتف الجان" میں حسبِ دستور مختلف حوالوں سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقتِ ولادت کسریٰ کے ایوان میں سخت زلزلہ آیا اور اس کے ایوان کے چودہ کنگرے (گنبد ٹوٹ کر) گر پڑے نیز اس کے ایوان کے آتشکدے (اگن گھر) کی آگ یکایک بجھ گئی بلکہ سارے فارس کے تمام آتشکدوں کی آگ بجھ گئی جب کہ ایک ہزار سال سے اس وقت تک کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس کے علاوہ بحیرہ ساوہ بھی جوش کھا کر اُبلنے لگا ——

کسریٰ نے یہ دیکھ کر اپنے مشیر موبذان کو طلب کیا اور اس کو یہ واقعہ سُنا کر اس کے بارے میں اس کی رائے معلوم کی ——

موبذان بولا کہ اس نے اس کے علاوہ گذشتہ شب ایک خواب دیکھا جس میں اس نے دیکھا کہ عرب کی طرف سے انسانوں کے غول کے غول اونٹوں پر سوار فارس کی طرف اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے دریائے دجلہ بھی عبور کر لیا ہے —— کسریٰ نے موبذان کا یہ خواب سُن کر اُس سے پوچھا کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے ——؟

موبذان نے جواب دیا: اس کی تعبیر کسی عالم سے پوچھنی چاہیئے ——

چنانچہ کسریٰ نے یمن میں اپنے نائب السلطنت نعمان بن منذر کو لکھا کہ وہ فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو اور اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لائے جو بڑا عالم ہو اور کسریٰ اس سے جو سوال کرے اس کا جواب دے سکے ——

کسریٰ یہ شاہی فرمان ملتے ہی نعمان بن منذر کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہو گیا

www.toobaaelibrary.com

اور اپنے ساتھ کسریٰ کے حسب الحکم عبدالمسیح بن عمرو بن حیّان بن نفیلہ غسّانی کو لایا۔
کسریٰ نے عبدالمسیح کو تمام واقعہ اور موبذان کا خواب سُنا کر اس سے اس کی تعبیر پوچھی وہ بولا کہ اس خواب کے بارے میں اگر حضور مجھے حکم دیں تو میں خیال ظاہر کر سکتا ہوں لیکن میری گذارش یہ ہے کہ اس کے بارے میں میرے ماموں سطیح سے جو شام میں قیصر رُوم کی طرف سے اس کا نائب السلطنت ہے دریافت کیا جائے کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس کے بارے میں بتا سکتا ہے ——

کسریٰ کو عبدالمسیح کی یہ بات پسند آئی اور اس نے اپنے کچھ آدمی اس کے ساتھ کر کے اسے اس کے ماموں سطیح کے پاس دریافتِ حال کے لئے بھیج دیا۔
عبدالمسیح نے دمشق پہنچ کر سطیح کو سارا واقعہ سُنایا اور اس سے کہا کہ فارس کے بادشاہ کسریٰ کی خواہش ہے کہ وہ اس کے بارے میں اظہارِ خیال کرے ——
جس وقت عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس شام پہنچا تھا وہ اس وقت اپنی زرّیں مسند پر بڑی تمکنت سے بیٹھا تھا۔ عبدالمسیح کی باتیں سُن کر اس نے ان کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ کسی سوچ میں غرق ہو گیا ——
عبدالمسیح نے اس کے عدم التفات کو دیکھ کر شکایتاً کچھ شعر پڑھے تو سطیح بولا: جو کچھ تم نے بیان کیا اگر وہ صحیح ہے اور جو خواب موبذان نے دیکھا ہے وہ اس نے صحیح طور پر بیان کیا ہے تو سمجھ لو کہ ایک دن نہ صرف کسریٰ کے ہاتھ سے ایران کی سلطنت چھن جائے گی بلکہ یہ شام بھی جس پر آج کل میں قیصر روم کی طرف سے حاکم بنا بیٹھا ہوں انہی ناقہ سواروں کے قبضے میں چلا جائے گا جنہیں موبذان نے خواب میں دریائے دجلہ عبور کرتے دیکھا ہے ——"
پھر جیسا کہ تاریخ کے صفحات میں ثبت ہے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں نے فارس فتح کر لیا ——

www.toobaaelibrary.com

کہتے ہیں کہ سطیح نصرانی اور کاہن تھا اور اس کا بھانجا عبدالمسیح بھی عیسائی تھا اس نے جب اپنے ماموں سطیح کا جواب کسریٰ کو فارس واپس آکر سنایا تو وہ بولا کہ ابھی تو میری اولاد میں چودہ بادشاہ حکومت کریں گے، اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا ——

حافظ ابوبکر کے علاوہ بیہقی نے بھی اپنے ہاں اس سے ملتی جلتی روایت پیش کی ہے، بہرکیف جیسا کہ تواریخ کی صحیح روایات سے ثابت ہے جب فارس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، اس وقت وہاں کا بادشاہ یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا اور اسی کے زمانے میں ایوانِ کسریٰ میں زلزلے اور اس کے چودہ برج گرنے کا واقعہ پیش آیا تھا ——

اس وقت تک فارس پر یزدگرد کے اسلاف تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال حکومت کر چکے تھے جن میں سے فارس کا پہلا بادشاہ کیومرث تھا۔

(تاریخ ابن کثیر ۵۷۳ تا ۵۷۵ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خواب میں دیکھنا!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں بیت اللہ کے پاس ہوں۔ تو میں نے ایک گندم گوں آدمی ایسا حسین و جمیل دیکھا کہ شاید تو نے ایسا حسین شخص نہ دیکھا ہو اور اس نے لمبے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور ایسے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں کہ کیا کہنے کے ہوں گے اُن کے پاؤں سے پانی ٹپک رہا ہے، دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے بیت اللہ شریف کے طواف میں مشغول ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ــــــ

پھر میں نے ایک اور شخص کو خواب میں دیکھا کہ بہت ہی گھنگھرالے بالوں والا ہے۔ اس کی دائیں آنکھ کُل ہے۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ کون ہے؟ تو بتلایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے ــــــ

(الاشارات فی علم العبارات ص ۳۲۲ ج ۲)

رفعتِ دُنیا و آخرۃ اور دین کی بہتری کا خواب

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

رات میں نے خواب دیکھا کہ ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں تو ہمارے پاس رطب لائے گئے ــــــ تو میں نے اس سے یہ تعبیر سمجھی کہ دنیا و آخرت میں ہمارے لئے (منجانب اللہ) رفعت مندی ہے اور ہمارا دین بہتر دین ہے۔

www.toobaaelibrary.com

اہلِ عرب و عجم کے اتباع کے بارے میں رسول اللہ کا خواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ کالی بکریاں میرے پیچھے پیچھے آرہی ہیں اور ان کے پیچھے سفید چلی آرہی ہیں ——— عرض کیا ———

یارسول اللہ! اس کی تعبیر یہ ہے کہ اہلِ عرب آپؐ کا اور عجم اہلِ عرب کا اتباع کریں گے ——— (تعطیر الانام فی تعبیر المنام صـ۳ ج۱)

سائبان سے گھی اور شہد ٹپکنے کی تعبیر

ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ :———

میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک سائبان سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اسے کھا رہے ہیں۔ کوئی زیادہ اور کوئی کم ———

حضرت ابی بکر صدیق رضؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اجازت ہو تو میں اس کی تعبیر عرض کروں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا بالکل اور آپ ہی اس کے اہل ہو۔ فرمایا۔ یہ سائبان تو قرآنِ کریم اور گھی اس کی تلاوت اور شہد اس کا میٹھا پن ہے۔

الاشارات فی علم العبارات (صـ۴ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عمرؓ کا محل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے خواب میں اپنے کو جنت میں دیکھا تو اس میں یہ نظر آیا کہ ایک عورت ایک محل کے گوشے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ تو بتلایا گیا کہ یہ حضرت عمرؓ کا محل ہے۔ میں نے ارادہ کیا میں اس محل میں داخل ہوں مگر حضرت عمرؓ کی مجھے غیرت یاد آگئی اور میں اپنے ارادہ سے رُک گیا ——— تو حضرت عمرؓ رونے لگے اور عرض کیا:

یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

(الاشارات فی علم العبارات صـ ۳۲۳ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے وصال فرمائے جانے کا خواب

حدیث میں ہے کہ:———

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:———

ہم دونوں ایک بلندی کی طرف جا رہے ہیں تو میں دونے آپ سے آگے بڑھ گیا ہوں ——— حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جنابِ رحمت میں پہلے بُلوالیں گے اور میں آپ کے بعد اڑھائی سال زندہ رہوں گا———

(تعطیر الانام فی تعبیر المنام صـ ۳ ج ۱)

www.toobaaelibrary.com

صرف چار دینار باقی بچنے کے خواب کی تعبیر،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے پورے چوبیس دینار ملے ہیں مگر وہ سب کے سب ضائع ہو گئے اور صرف یہ میرے پاس بچے ہیں ——

آپؐ نے تعبیر ارشاد فرمائی کہ تو جماعت کی نماز ضائع کرتا ہے اور تنہا نماز پڑھتا ہے —— (الاشارات فی علم العبارات ص ۶۸/۲)

(پانچوں نمازوں کے بارے میں موجودہ خواب کو سامنے رکھا جائے تو خواب اور تعبیر میں مطابقت نہیں ہو پاتی، اس لئے کہ نمازیں پانچ ہیں چار نہیں اور بقایا بچنے والے دینار چار ہیں اور اگر ان روایات کو سامنے رکھا جائے جن میں یہ فرمایا نماز باجماعت کا ثواب پچیس گنا ملتا ہے۔ پھر اگرچہ خواب میں چوبیس دینار کا ملنا مذکور ہے، مگر جماعت کی اضاعۃ کے بعد بیس دینار کا ضائع ہونا صحیح معلوم نہیں ہوتا) ——

(واللہ اعلم بالصواب)

www.toobaaelibrary.com

خواب میں سر کٹا ہوا دیکھنے پر رسول اللہ ؐ کی تعبیر

ایک شخص نے خواب عرض کیا ——

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں نے دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں اس کے پیچھے پیچھے ہوں —— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ خواب میں شیطان کی چھیڑ خوانی کا تذکرہ نہ کریں ——

(تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۱۲۴)

خواب میں رُوح کو گود میں لے کر آسمان پر پہنچ جائے تو اس کی تعبیر

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے خواب میں ایسا دیکھا ہے کہ روح میرے جسم سے باہر نکلتی ہے اور مجھ کو گود میں لیا ہے اور پھر آسمان پر گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وصیت کر تیری رُوح اپنی جگہ پر پہنچی ہے پھر اسی دن اس شخص نے دُنیا سے سفر کیا ——

(تعبیر الرویا کلاں ص ۲۰۵)

www.toobaaelibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ خواب جادو کی اطلاع

صحیح بخاری کی روایت حضرت عائشہؓ سے یہ ہے کہ آپؐ پر ایک یہودی نے سحر کیا تو اس کا اثر آپ پر یہ تھا کہ بعض اوقات آپؐ محسوس کرتے تھے کہ فلاں کام کر لیا ہے مگر وہ نہیں کیا ہوتا۔ پھر آپؐ نے ایک روز حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہے کہ میری بیماری کیا ہے۔ اور فرمایا کہ (خواب) میں دو شخص آئے، ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا، ایک پاؤں کی طرف، سرہانے والے نے دوسرے سے کہا کہ ان کو کیا تکلیف ہے۔ دوسرے نے کہا کہ یہ مسحور ہیں، اُس نے پوچھا کہ سحر ان پر کس نے کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے جو یہودیوں کا حلیف منافق ہے۔ اُس نے پوچھا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ اُس نے بتلایا کہ ایک کنگھے اور اُس کے دندانوں میں، پھر اُس نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اس نے بتلایا کہ کھجور کے اُس غلاف میں جس میں کھجور کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ بئر ذروان (ایک کنویں کا نام ہے) میں ایک پتھر کے نیچے مدفون ہے۔ آپ اُس کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کو نکال لیا، (اور فرمایا کہ مجھے خواب میں یہی کنواں دکھلایا گیا تھا) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے اس کا اعلان کیوں نہ کر دیا کہ (فلاں شخص نے یہ حرکت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دیدی اور مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی شخص کے لئے تکلیف کا سبب بنوں۔ (مطلب یہ تھا کہ اس کا اعلان ہوتا تو لوگ اس کو قتل کر دیتے یا تکلیف پہنچاتے۔) (معارف القرآن جلد ۸ صـ ۸۴۶)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام

پہلے حضراتِ انبیاء علیہم السلام کے خواب

www.toobaaelibrary.com

حضرت آدم علیہ السلام کا تخلیق حوّا علیہا السلام سے قبل ان کو خواب میں دیکھنا،

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی تخلیق سے قبل آدمؑ نے خواب میں ایک عورت کو اپنے سرہانے بیٹھے دیکھا تھا اور اس سے پوچھا تھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا تھا کہ میں ایک عورت ہوں۔ اور اس خواب کے بعد ہی اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے حضرت حوّاؑ کو تخلیق فرمایا تھا اور انہیں ان کی شریک حیات (زوجہ) بنایا تھا۔

(ابنِ کثیر ص ۱۶۵)

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خواب میں ذبح کرنا،

حضرت ابراہیمؑ نے خواب دیکھا تھا کہ وہ اپنے نوجوان بیٹے اسماعیلؑ کو راہِ خدا میں ذبح کر رہے ہے۔ انہوں نے یہ خواب دوبارہ دیکھا اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب رویائے صادقہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب دوبارہ دیکھا اور چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کی راہِ خدا میں قربانی دینا اپنے لئے فرضِ عین سمجھا ——

انہوں نے پہلے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو اپنا خواب سنایا اور انہیں یہ بھی بتایا کہ ان کا خواب سچا ہے لیکن انہوں نے امتحاناً اس کے بارے میں حضرت اسماعیلؑ کی رائے معلوم کی تو جیسا قرآن پاک سے ثابت ہے انہوں نے یہ جواب دیا کہ آپ اپنے ربّ کا حکم پورا کیجئے مجھے انشاء اللہ ہر حال میں صابر و شاکر پائیں گے ——

اپنے بیٹے کی رائے معلوم کرنے کے بعد اور انہیں ثابت پا کر حضرت ابراہیمؑ انہیں ایک پہاڑی کے دامن میں لے گئے اور پیشانی کے بل لٹا کر ان کی گردن پر چھری پھیر دی، لیکن کئی بار کوشش کے باوجود اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ مستند روایات کے مطابق ان کی چھری اور ان کے بیٹے کی گردن کے درمیان کوئی تانبے کی پتری آجاتی تھی ——

آخر کار انہوں نے اپنی کوشش کو اپنے نزدیک کامیاب سمجھ کر جو دیکھا تو قریب ہی ایک مینڈھا ذبح کیا ہوا پڑا تھا۔ اور حضرت اسماعیلؑ صحیح و سالم

www.toobaaelibrary.com

موجود تھے، اس کے بعد غیب سے آواز آئی: "ابراہیم علیہ السلام تم اس امتحان میں جو ہمیں منظور تھا کامیاب ہوئے ——"

یہ صدائے غیب سُن کر حضرت ابراہیمؑ سربسجدہ ہو گئے اور باپ بیٹے دونوں نے اپنے پروردگار کے اس رحم و کرم کا شکریہ ادا کیا ——

(ابن کثیر صـ ۲۲۲ ج ۱)

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب میں سورج، چاند، اور ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھنا!

قرآن شریف میں حضرت یوسفؑ کے اس خواب کا ذکر ہے جس میں انہوں نے دیکھا تھا اور اپنے والد حضرت یعقوب کو سُنایا تھا کہ انہیں گیارہ ستارے اور چاند سورج سجدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کو حضرت یوسفؑ کی زبان سے سُن کر اُن کے والد گرامی حضرت یعقوبؑ نے فرمایا تھا کہ وہ اپنا خواب اپنے بھائیوں کو نہ سُنائیں کہ وہ اُسے سُن کر اُن سے حسد کرنے لگیں گے، کیونکہ شیطان انسانوں کو بہکا سکتا ہے۔ (سورۂ یوسف)

(ابن کثیر صـ ۲۴۶ ج ۱)

www.toobaaelibrary.com

عزیزِ مصر کا خواب اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر

حضرت یوسف علیہ السلام ابھی زندان ہی میں تھے کہ وقت کے فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں اور سات دُبلی اور دُبلی گائیں موٹی کو نگل گئیں اور سات سرسبز و شاداب بالیں ہیں اور سات خشک، اور خشک بالوں نے سرسبز کو کھا لیا، بادشاہ صبح اُٹھا تو پریشان خاطر تھا اور اس عجیب و غریب خواب سے حیران، فوراً دربار کے مشیروں سے اپنا خواب کہا اور خواب کی تعبیر چاہی، درباری بھی اس کو سن کر فکر و تردّد میں پڑ گئے اور جب حل نہ کر سکے تو اپنی درماندگی و بیچارگی کو چھپانے کے لئے کہنے لگے، بادشاہ یہ خواب نہیں ہے بلکہ پریشان کُن خیالات ہیں جن کا کوئی خاص مطلب نہیں ہے ہم سچے خواب کی تعبیر تو دے سکتے ہیں لیکن پریشان خیالات حل نہیں کر سکتے۔

—— بادشاہ کو درباریوں کے اس جواب سے اطمینان نہ ہوا کہ اس اثنار میں ساقی کو اپنا خواب اور یوسفؑ کی تعبیر کا واقعہ یاد آ گیا، اُس نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر کچھ مہلت دیجئے تو میں اس کی تعبیر لا سکتا ہوں، مجھے یہاں سے جانے کی اجازت دیجئے، بادشاہ کی اجازت سے وہ اُسی وقت قید خانہ پہنچا اور حضرت یوسفؑ کو بادشاہ کا خواب سُنایا اور کہا کہ آپ اس کو حل کیجئے کیونکہ آپ سچّائی اور تقدّس کے پیکر ہیں۔ آپ ہی اس کو حل کر سکتے ہیں —— اور کیا عجب ہے کہ جن لوگوں نے مجھے بھیجا ہے جب میں صحیح تعبیر لے کر اُن کے پاس واپس جاؤں تو وہ آپ کی حقیقی قدر

www.toobaaelibrary.com

ومنزلت معلوم کرلیں ——

حضرت یوسف علیہ السلام کا کمال صبر و استقلال اور جلالت قدر کا اندازہ کیجیے، ساقی کو نہ ملامت کی اور نہ برسوں تک بھولے رہنے پر جھڑکا اور نہ عطاءِ علم میں بخل سے کام لیا اور نہ سوچا کہ جن ظالموں نے مجھ کو بے قصور زندان میں ڈالا ہے وہ اگر تباہ ہو جائیں اور اس خواب کا حل نہ پا کر برباد ہو جائیں تو اچھا ہے، ان کی یہی سزا ہے، نہیں ایسا کچھ بھی نہیں کیا بلکہ اسی وقت خواب کی تعبیر دی اور اپنی جانب سے اس سلسلہ میں صحیح تدبیر بھی بتلادی اور ساقی کو پوری طرح مطمئن کر دیا ——

اس خواب کی تعبیر اور اس کی بناء پر جو کچھ تم کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہو گے اور یہ تمہاری خوش حالی کے سال ہوں گے، جب کھیتی کے کٹنے کا وقت آئے تو جس قدر مقدار تمہارے سال بھر کھانے کے لئے ضروری ہو اس کو الگ کر لو اور باقی غلّہ کو اُن کی بالوں ہی میں رہنے دو تاکہ محفوظ رہے اور گلے سڑے نہیں ——

اس کے بعد سات برس بہت سخت مصیبت کے آئیں گے وہ تمہارا جمع کیا ہوا تمام ذخیرہ ختم کر دیں گے، اس کے بعد پھر ایک برس ایسا آئیگا کہ خوب پانی برسے گا، کھیتیاں ہری بھری ہوں گی اور لوگ پھلوں اور دانوں سے عرق اور تیل نہایت کے ساتھ نکالیں گے یعنی موٹی گائیں اور بالیں خوش حالی کے سال ہیں اور دُبلی گائیں اور بالیں خشک سالی کے برس جو خوش حالی پیداوار کو کھا جائیں گے ——

(قصص القرآن ص ۳۰۵ و ۳۰۶)

www.toobaaelibrary.com

زندانِ مصر میں دو قیدیوں کا خواب اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو نوجوان اور قید خانہ میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک شاہی ساقی تھا اور دوسرا شاہی باورچی خانہ کا داروغہ، ایک روز دونوں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اُن میں سے ساقی کہنے لگا، میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں، اور دوسرے نے کہا میں نے یہ دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیوں کا خوان ہے اور پرند اس سے کھا رہے ہیں ——

دوستو! جس نے یہ دیکھا ہے کہ وہ انگور نچوڑ رہا ہے وہ پھر آزاد ہو کر بادشاہ کے ساقی کی خدمت انجام دے گا اور جس نے روٹیوں والا خواب دیکھا ہے اس کو سولی دی جائے گی اور پرند اس کے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے جن باتوں کے بارہ میں تم نے سوال کیا تھا وہ فیصل ہو چکی اور فیصلہ یہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ساقی اور داروغۂ باورچی خانہ پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے بادشاہ کے کھانے پینے کی چیزوں میں زہر ملایا ——

جب تحقیقات ختم ہو گئی تو داروغہ پر جرم ثابت ہو گیا اور ساقی کو بری کر دیا گیا ——

(قصص القرآن)
ص ۳۰۰ / ص ۳۰۲

www.toobaaelibrary.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون کا خواب

فرعون نے ایک خوفناک اور گھبراہٹ سے بھرپور خواب دیکھا:
تفصیل اس کی کچھ اس طرح سے ہے کہ:۔۔۔۔
کہ ایک آگ ملک شام سے نکلی اور مصر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پورے مصر کے تمام شہری ٹھکانوں اور قلعوں کو خاک کے ڈھیروں میں تبدیل کر دیا ۔۔۔۔ تو فرعون ہانپتے کانپتے ہوئے بیدار ہوا۔ اور اپنے بااعتماد لوگوں کو بلا کر ان سے اپنے خواب کا تذکرہ کیا ۔۔۔۔

انہوں نے یہ تعبیر دی کہ اگر تو نے اپنا خواب صحیح بیان کیا ہے تو ملک شام سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں سے ایک بچہ، تیرے ملک اور تیرے اہل وعیال کو ہلاک کر ڈالے گا ۔۔۔۔

فرعون نے اسی وقت آرڈی ننس جاری کر دیا کہ جو بچہ پیدا ہو اسے اسی وقت مار دیا جائے۔ (منتخب الکلام فی تفسیر الاعلام صـ۱۳۸ ج ۱)

(قصص القرآن میں اس بارے میں یہ بھی ہے کہ پہلے فرعون نے دایا عورتوں سے کہا تھا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مار دیا جائے۔ تو عورتیں اپنی نسوانی کمزوری سے یہ کام سرانجام نہ دے سکیں اور فرعون کے پوچھنے پر بنی اسرائیل کی عورتیں کمزور نہیں ہیں مضبوط ہیں۔ بچہ جننے میں دوسرے کے مدد کی محتاج نہیں ہوتیں، خود ہی بچہ جن لیتی ہیں اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ پھر فرعون نے سرکاری سطح پر اس میں مزید سختی کر کے بنی اسرائیل کے بچوں کو مروانا شروع کر دیا)

www.toobaaelibrary.com

ظالم بادشاہ کی حمایت کے بارے میں خواب

ایک شخص حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ میں نے ایک بڑا ہی پُر رونق باغ خواب میں دیکھا کہ اس میں قسما قسم کے پھل ہیں اور اس میں ایک بڑا خنزیر بیٹھا ہوا ہے ـــــ مجھ سے یہ کہا گیا کہ اس باغ کا مالک خنزیر ہے ـــ مجھے بڑا تعجب ہوا ـــ میں نے دیکھا کہ اس باغ میں بہت سے خنزیر اس بڑے خنزیر کی اجازت سے پھل کھا رہے ہیں ـــــ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی تعبیر میں ارشاد فرمایا: ـــــ کہ یہ بڑا خنزیر ظالم بادشاہ ہے اور باقی خنزیر حرام کھانے والے علماء ہیں جو اس ظالم بادشاہ کی جائز و ناجائز میں ہاں ملاتے ہیں اور اپنے دین اور اپنی آخرت کو اللہ کی سزا سے بے خوف ہو کر دنیا کے بدلے میں بیچ رہے ہیں ـــــ

(الاشارات فی علم العبارات ص ۳۶۱ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضؓ کے خواب اور تعبیرات

www.toobaaelibrary.com

اسلام اور قرآن کریم کے بارے میں خواب

رسولِ کریمؐ سے منقول ہے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوئے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک لوہے کے قبّے میں ہوں اور اس کے اُوپر سے شہد آرہا ہے۔ تو کوئی ایک گھونٹ لے رہا ہے اور کوئی دو اور بعض کثرت سے پی رہے ہیں ——— حضرت ابوبکر صدیقؓ عرض پیرا ہوئے یارسول اللہ! اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اس کی تعبیر عرض کروں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ آپ ہی اس کے اھل ہیں ———

تو یہ تعبیر دی کہ: ———

لوہے کا قبہ تو اِسلام ہے، شہد قرآنِ کریم ہے۔ جو ایک یا دو گھونٹ لے رہا ہے تو وہ ایک یا دو سورتیں سیکھ رہا ہے۔ اور جو مسلسل پی رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو سارے قرآن کریم کو یاد کر رہے ہیں ———

(الاشارات فی علم العبارات ص۲ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

فتح شام کے بارے میں
حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خواب اور اس کا پس منظر

واقدی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام اور عراق کی طرف لشکرانِ اسلام کو روانہ کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ رضی خداوند تعالیٰ سے فتح و نصرت کی دُعا، مانگ رہے تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے آپ کے دِل میں بے حد قلق اور اضطراب تھا۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رنج و اَلم کے آثار آپ کے چہرۂ مبارک سے معلوم کرکے عرض کیا کہ جناب کو کس چیز کا رنج ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے مسلمانوں کی افواج کا غم ہے۔ مجھے خداوند تعالیٰ کی ذات سے قوی اُمید ہے کہ وہ اُن کو دشمنوں پر فتح دیں گے اور خدا نہ کرے کہ مجھے اُن کی وجہ سے کوئی غم اُٹھانا پڑے —

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ واللہ! مجھے کبھی کسی لشکر کے خروج سے آج تک اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی کہ اس لشکر کے جانے سے ہوئی جو ملک شام کی طرف گیا ہے کیونکہ اللہ عزّوجل نے اپنے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کی فتح اور تسخیر کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ عزّوجل کا قول اور وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا واللہ! مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قول بالکل حق اور بجا ہے اُس میں کسی طرح شک و شُبہ نہیں ہم بالضرور رُوم اور فارس پر کامیاب و فتح یاب ہوں گے۔ مگر ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اسی جنگ میں ہوگی یا کسی دوسرے موقع پر حاصل ہوگی اور کس لشکر کے ہاتھ سے ہوگی —

www.toobaaelibrary.com

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے کہا یہ صحیح ہے لیکن باری تعالیٰ جل مجدہٗ سے ہمیں اچھا ہی گمان اور نیک ہی توقع رکھنی چاہیئے ——

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رات خواب دیکھا کہ عمرو ابن عاص مع اپنے ساتھیوں کے ایک تنگ و تاریک گھاٹی کے اندر سخت پریشانی کی حالت میں ہیں۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ میں اس سے نکلوں، آپ نے گھوڑے کو مہمیز کیا اور آپ کی فوج نے بھی آپ کا اتباع کیا۔ آپ یہاں سے نکلے اور اچانک ایک ایسے سرسبز و شاداب مقام پر پہنچ گئے جو بہت زیادہ وسیع اور تر و تازہ مقام تھا۔ آپ نے یہاں پڑاؤ کیا اور اس جگہ انہیں بہت آرام ملا، اس خواب کو دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعبیر دی کہ مسلمانوں کو انشاء اللہ فتح ہوگی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شروع شروع میں عمرو بن عاص اور اُن کی فوج کو بہت دِقّت کا سامنا ہوگا اور بعد میں کامیابی ہوگی ——

(فتوح الشام ص ۳۶، ۳۷)

www.toobaaelibrary.com

درخت کے ستر پتے خواب میں دیئے جانے پر حضرت ابوبکرؓ کی تعبیر

ایک شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے خواب میں ایک درخت کے ستر پتے شمار کرکے دیئے گئے ہیں ——— آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر ستر لکڑیاں پڑیں گی ——— اور اسی ہفتے میں اس پر ستر چھڑیاں ماری گئیں ———

پھر اس شخص نے دوسرے سال میں وہی خواب ستر پتوں والا دیکھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تعبیر دریافت کی ——— آپ نے فرمایا تجھے ستر ہزار درہم ملیں گے ——— اس شخص نے عرض کی یا امیر المؤمنین! گذشتہ سال میں نے یہی خواب دیکھا تھا۔ اس کی تاویل ستر چوب (لکڑی) تھی اور میں نے اس سال بھی یہی خواب دیکھا ہے اور اس کی تاویل ستر ہزار درہم ہے۔ آپ مجھے اس تاویل کے فرق کا پتہ دیں ——— آپ نے فرمایا۔ گذشتہ سال تو نے خواب فصل خزاں میں دیکھا تھا اس وقت سب درخت خشک تھے اور پتے گراتے تھے۔ اس کی تاویل وہی تھی ——— اور اس سال موسم بہار ہے اور درختوں کا رخ ترقی کی طرف ہے اس کی تاویل یہی ہے ——— پھر اس خواب دیکھنے والے نے ستر ہزار درہم پائے ———

(از تعبیر الرؤیا کلاں ص۲۷)

سوراخ سے بیل نکلا ہوا دیکھنے پر حضرت ابی بکر صدیقؓ کی تعبیر

حدیث شریف ——— میں ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی تعبیر چاہی ——— اس نے

www.toobaaelibrary.com

خواب یہ دیکھا کہ ایک چھوٹے سے سوراخ سے بڑا بیل نکلا ہے اور اس نے ہر چند چاہا کہ پھر اس سوراخ میں جائے لیکن وہ نہ جا سکا۔ آپؓ نے یہ تعبیر ارشاد فرمائی کہ وہ بیل بات ہے جو اپنی جگہ سے نکلتی ہے۔ تو پھر وہ اپنی جگہ پر واپس نہیں جا سکتی۔

(تعبیر الرویا کلاں صـ۳۷۱)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضؓ کے خواب

www.toobaaelibrary.com

حضرت عمرؓ کا حضرت قدامہؓ کے بارے میں خواب کہ ان سے متعلق بحال کیا جائے

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے قدامہؓ بن مظعون کو بحرین پر عامل بنایا اور یہ حضرت حفصہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کے ماموں ہیں۔ عبدِ قیس کے سردار حضرت جارودؓ بحرین سے حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور عرض کیا اے امیرالمؤمنین! قدامہؓ نے شراب پی اور مست ہوگیا اور میں نے اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے کام کو دیکھا ہے۔ مجھ پر حق تھا کہ آپ کی طرف اس کا مرافعہ کروں۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ حضرت جارودؓ نے کہا حضرت ابوہریرہؓ۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کے ساتھ گواہی دیتے ہو؟ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے انہیں پیتے ہوئے تو نہیں دیکھا لیکن میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مست تھے اور قے کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم نے اپنی گواہی دینے میں غور سے کام لیا ہے۔ پھر قدامہؓ کی طرف لکھا کہ بحرین سے میرے پاس آئیں ——— چنانچہ قدامہؓ بحرین سے آئے اور جارودؓ نے کہا کہ ان پر کتاب اللہ کا حکم جاری کیجئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم مدعی ہو یا گواہ؟ اور فرمایا تم اپنی گواہی ادا کر چکے ہو، ———

راوی کہتے ہیں یہ سن کر جارودؓ خاموش ہوگئے پھر اگلے روز حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا ان پر اللہ کی حد قائم کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جہاں تک میرا تمہارے متعلق خیال ہے تم مدعی ہو اور تمہارے ساتھ ایک آدمی نے گواہی دی، جارودؓ نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم اپنی زبان کو روک لو، نہیں تو میں تمہیں تکلیف دوں گا، یہ سن کر جارودؓ نے کہا اے عمر! یہ تو حق بات نہیں ہے کہ تمہارا چچیرا بھائی شراب پیئے اور تم مجھے تکلیف پہنچاؤ؟ حضرت

www.toobaaelibrary.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ ہماری گواہی میں شک کر رہے ہیں تو ولید کی بیٹی کے پاس جو قدامہؓ کی بیوی ہیں آدمی بھیج کر اُن سے پوچھئے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ہندؓ بنت ولید کے پاس آدمی بھیجا اور اُن سے قسم دے کر پوچھا اُس نے بھی اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی، حضرت عمرؓ نے قدامہؓ سے کہا' میں تم پر حد لگاؤں گا حضرت قدامہؓ نے کہا ——— اگر میں نے پی بھی ہے جیسے آپ فرماتے ہیں تو تمہارے لیے یہ نہیں ہے کہ تم مجھے حد لگاؤ ———

حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کیوں۔؟ قدامہؓ نے کہا اللہ عزّوجل فرماتا ہے کہ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ترجمہ: ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں ——— "

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے اس کی تاویل میں غلطی کی تم جب اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس سے ضرور بچو گے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تم لوگوں کا قدامہؓ پر کوڑے لگائے جانے کے بارے میں کیا خیال ہے ——؟

حضرات صحابہؓ نے کہا جب تک یہ مریض ہیں ہم نہیں دیکھتے کہ ان پر کوڑے لگائے جائیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کچھ دنوں خاموش رہے۔ پھر ان کے کوڑے لگائے جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں کی قدامہؓ پر کوڑے

www.toobaaelibrary.com

لگائے جانے کے بارے میں کیا رائے ہے۔؟ لوگوں نے کہا جب تک یہ بیمار ہیں، ہمارا خیال یہ ہے کہ ان کے آپ کوڑے نہ لگائیں ـــــ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے کوڑوں کے نیچے رہ کر ملاقات کریں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ پاک سے اس حال میں ملوں کہ یہ حد میری گردن میں ہو، میرے پاس مکمل کوڑا لاؤ، اس کے بعد آپ نے ان کے بارے میں حکم کیا اور انہیں کوڑے لگائے ـــــ اور حضرت عمرؓ حضرت قدامہؓ سے خفا ہو گئے اور ان سے ترکِ تعلقات کر لئے۔ حضرت عمرؓ نے حج کیا، اور حضرت قدامہؓ نے بھی حج کیا اور یہ قدامہؓ سے ناراض ہی تھے۔ جب یہ دونوں حج کر کے لوٹے تو حضرت عمرؓ منزلِ سقیا میں سو گئے جب اپنی نیند سے بیدار ہوئے، فرمایا میرے پاس جلد سے جلد قدامہؓ کو لاؤ، پس خدا کی قسم! ایک آنے والا میرے خواب میں آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم قدامہؓ سے صلح کر لو! اس لئے کہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ لہٰذا تم جلد سے جلد انہیں میرے پاس لاؤ، جب لوگ قدامہؓ کے پاس پہنچے تو قدامہؓ نے ان کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ اگر وہ آنے سے انکار کریں تو ان کو کھینچ کر میرے پاس لاؤ (چنانچہ وہ آئے) اور حضرت عمرؓ نے ان سے بات چیت کی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی ـــــ

(حیاۃ الصحابہؓ از صـ۴۰۷ تا صـ۴۰۹)

www.toobaaelibrary.com

معرکۂ نہاوند میں کسریٰ کی امانت (جواہرات کی دو ٹوکریاں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں، اس کے بارے میں حضرت عمرؓ کا خواب اور اس سلسلہ کا پس منظر،

حضرت نعمان بن مقرنؓ تیار کھڑے تھے اور یہ جمعہ کے دن کے شروع کا واقعہ ہے۔ لوگوں نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا۔ مگر حضرت نعمان نے ان کو روکا اور حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ جنگ نہ کریں۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور ہوائیں چلنے لگیں اور مدد نازل ہونے لگے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ——— اور لوگوں نے حملہ کرنے کے بارے میں حضرت نعمان سے اصرار کیا مگر انہوں نے حملہ نہ کیا ——— اور آپ ایک ثابت قدم آدمی تھے ——— جب زوال کا وقت ہوا تو آپ نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی اور اپنے ایک سیاہی مائل سرخ ٹٹو پر جو زمین کے قریب ہی تھا سوار ہوئے اور ہر ایک جھنڈے کے پاس کھڑے ہونے لگے اور انہیں صبر کی تلقین اور ثابت قدم رہنے کا حکم دینے لگے اور مسلمانوں کو بتانے لگے کہ وہ پہلی تکبیر کہیں تو لوگ حملے کے لئے تیار ہو جائیں اور دوسری تکبیر کہیں تو کسی کا سامان تک باقی نہ رہے ——— پھر تیسری تکبیر کے ساتھ وہ بہادرانہ حملہ کر دیں، پھر آپ اپنی جگہ پر واپس آ گئے اور ایرانیوں نے بھی عظیم تیاری کی اور خوفناک صف بندی کی ———

وہ ایسی تعداد اور تیاری میں تھے کہ اس کی مثل کبھی دیکھی نہیں گئی اور ان میں سے بہت سے لوگ سختی کے ساتھ ایک دوسرے سے مل گئے اور انہوں نے اپنے پیچھے آہنی گوکھرو پھینک دیئے تاکہ فرار کرنا اور ایک جگہ سمٹ جانا ممکن نہ رہے۔ پھر حضرت نعمان بن مقرن نے پہلی تکبیر کہی اور جھنڈے کو حرکت دی، پس لوگ

www.toobaaelibrary.com

حملہ کے لئے تیار ہو گئے، پھر آپ نے دوسری تکبیر کہی اور ـــــ کو حرکت دی تو وہ تیار ہو گئے، پھر آپ نے تیسری تکبیر کہی اور حملہ کر دیا اور لوگوں نے بھی مشرکین پر حملہ کر دیا اور حضرت نعمان کا جھنڈا ایرانیوں پر جھپٹنے لگا جیسے عقاب شکار پر جھپٹتا ہے اور انہوں نے تلواروں سے مصافحہ کیا اور شدید جنگ کی جس کی مثال کسی پہلے معرکہ میں نہیں دیکھی گئی اور نہ سننے والوں نے اس قسم کے معرکہ کے متعلق کبھی سنا ہے زوال سے لے کر اندھیرا چھانے تک مشرکین میں سے اس قدر آدمی مارے گئے جنہوں نے سطح زمین کو خون سے ڈھانپ دیا یہاں تک کہ جانور اس میں لتھڑے جاتے تھے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت نعمان بن مقرنؓ کا گھوڑا اس خون میں پھسل گیا اور آپ گر پڑے اور ایک تیر آکر آپ کے پہلو میں لگا جس نے آپ کا کام تمام کر دیا۔ اور آپ کے بھائی حضرت سوید کے سوا کسی کو اس کا علم نہ ہوا ـــــ اور بعض کا قول ہے کہ نعیم کے سوا کسی کو اس کا علم نہ ہوا ـــــ

اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ اور آپ کی موت کو پوشیدہ رکھا اور حضرت حذیفہ بن الیمان کو جھنڈا دیا ـــــ اور حضرت حذیفہ نے اپنے بھائی نعیم کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور حال واضح ہونے تک ان کی موت کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا۔ تاکہ لوگ شکست نہ کھائیں۔ پس جب رات کی تاریکی ہو گئی تو مشرکین نے پیٹھ دے کر بھاگتے ہوئے شکست کھائی اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور کفار میں سے تیس ہزار کو زنجیروں سے باندھا گیا اور ان کے ارد گرد خندق کھودی گئی، ـــــ

پس جب انہوں نے شکست کھائی تو وہ خندق میں گر پڑے اور وادیوں میں تقریباً ایک لاکھ آدمی موجود تھا اور وہ اپنے ملک کی وادیوں میں پے در پے

www.toobaaelibrary.com

گرنے لگے اور جو لوگ میدانِ کارزار میں مارے گئے تھے ان کے علاوہ تقریباً ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمی مارے گئے اور ان میں سے صرف بھگوڑا ہی بچ سکا اور ان کا امیر الیفرزان، میدانِ کارزار میں پچھڑ گیا اور بچ گیا اور شکست کھا گیا اور حضرت نعیم بن مقرن نے اس کا تعاقب کیا اور حضرت قعقاعؓ کو اپنے آگے بھیجا اور الیفرزان نے ہمدان کا قصد کیا ——

پس حضرت قعقاعؓ اُسے جا ملے اور اُسے ہمدان کی گھاٹی کے پاس آ لیا اور اس گھاٹی سے بہت سے خچر اور گدھے، شہد اُٹھائے ہوئے آئے، پس ان میں سے الیفرزان اس پر چڑھنے کی سکت نہ پا سکا اس لئے کہ اس کی موت آ گئی تھی، سو وہ پیدل چل پڑا اور پہاڑ میں اُلجھ گیا اور حضرت قعقاعؓ نے اس کا تعاقب کر کے اُسے قتل کر دیا اور مسلمانوں نے اس روز کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے شہد کے بھی لشکر ہیں۔ پھر انہوں نے اس شہد کا اور اس کے ساتھ جو بوجھ تھے انہیں غنیمت بنایا اور اس گھاٹی کو ثنیۃ العسل (شہد کی گھاٹی) کا نام دیا گیا پھر حضرت قعقاعؓ بقیہ شکست خوردوں کو ہمدان میں جا ملے اور اس کا اور حوی کا اور اس کے اردگرد کا محاصرہ کر لیا تو وہاں کے حکمران خرشوم نے آپ کے پاس آ کر آپ سے مصالحت کر لی، پھر حضرت قعقاعؓ اور آپ کے مسلمان ساتھی حضرت حذیفہ کے پاس واپس آ گئے اور معرکہ کے بعد وہ بزورِ قوت نہاوند میں داخل ہو گئے اور انہوں نے مقتولین سے چھینے ہوئے سامان اور مغانم کو ناظمِ غنیمت حضرت السائب بن الاقرع کے پاس جمع کرایا اور جب اہلِ ماہ نے اہلِ ہمدان کی خبر سُنی تو انہوں نے حضرت حذیفہ کی طرف آدمی بھیج کر آپ سے ان کے لئے امان لے لی اور ایک شخص جسے الہرند کہا جاتا تھا —— اور وہ ان کے آتش کدہ کا مالک تھا —— آیا اور اس نے حضرت حذیفہ سے امان طلب کی اور اس نے کسریٰ کی ایک امانت انہیں دے دی اور یہ شخص قیمتی جواہرات سے بھری ہوئی دو ٹوکریاں لے کر آیا۔

www.toobaaelibrary.com

جن کی قیمت نہیں ڈالی جا سکتی، مگر مسلمانوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور متفقہ رائے یہ ہوئی کہ اسے خاص طور پر حضرت عمرؓ کے لئے بھیج دیا جائے اور انہوں نے اسے حضرت السائب بن اقرع کے ہاتھ اخماس اور قیدیوں کے ساتھ بھیج دیا اور ان سے پہلے فتح کی بشارت حضرت طریف بن سہم کے ہاتھ بھیجی پھر حضرت حذیفہ نے بقیہ غنیمت کو غنیمت حاصل کرنے والوں میں تقسیم کر دیا اور بہادروں کو کچھ زیادہ بھی دیا ——

اور جو لوگ پیچھے سے مسلمانوں کی پشت کی حفاظت کے لئے گھات میں بیٹھے تھے اور جو ان کے مددگار تھے اور ان کی طرف منسوب تھے ان کا حصّہ بھی لگایا۔

اور حضرت امیر المؤمنین ان حاملہ عورتوں کی طرح جن کے بچّہ جننے کے دن قریب ہوتے ہیں، شب و روز ان کے لئے اللہ سے دعا کرتے تھے اور ضرورتمندوں کی طرح اللہ سے عاجزی کرتے تھے، ان کے بارے میں اطلاع ملنے میں دیر ہو گئی اسی دوران میں مدینہ سے باہر ایک آدمی نے سوار کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ وہ کہاں سے آیا ہے، اس نے جواب دیا نہاوند سے، پھر پوچھا لوگوں نے کیا کہا ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ نے ان پر فتح دی ہے اور امیر قتل ہو گیا ہے اور مسلمانوں کو بہت غنیمت ملی ہے اور سوار کو چھ ہزار اور پیدل کو دو ہزار درہم ملے ہیں ——

پھر وہ شخص اس سے آگے بڑھ گیا اور اس شخص نے مدینہ آ کر لوگوں کو بتایا اور خبر پھیل گئی حتیٰ کہ امیر المؤمنین تک بھی پہنچ گئی۔ آپ نے اس شخص کو طلب کیا اور پوچھا کہ اُسے کس نے بتایا ہے۔ اس نے کہا ایک سوار نے

www.toobaaelibrary.com

آپؓ نے فرمایا، وہ میرے پاس نہیں آیا وہ شخص جنّات میں سے تھا اور ان کا ایلچی تھا اور اس کا نام عیثم تھا، پھر اس کے کئی دن بعد حضرت طریف فتح کی خوشخبری لے کر آئے اور فتح کے سوا ان کے پاس کوئی بات نہ تھی، آپ نے ان سے پوچھا حضرت نعمان کو کس نے قتل کیا ہے؟ انہیں اس بات کا کوئی علم ہی نہ تھا حتّٰی کہ وہ لوگ بھی آ گئے جن کے پاس اخماس تھے، انہوں نے حقیقت حال کو واضح طور پر بتایا، ـــــ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنّ بھی معرکہ میں شامل تھا اور اپنی قوم کو انتباہ کرنے کے لئے جلد واپس آ گیا اور حضرت عمرؓ کو حضرت نعمان کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ رو پڑے اور حضرت السائب سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سے کون کون مارا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ فلاں فلاں اعیان و اشراف مارے گئے ہیں ـــــ

پھر انہوں نے کہا کہ کچھ دوسری جماعتوں کے لوگ بھی مارے گئے ہیں جنہیں امیر المؤمنین نہیں جانتے ـــــ آپؓ رو کر فرمانے لگے امیر المؤمنین کا نہ جاننا انہیں کوئی نقصان دہ نہیں ہے لیکن اللہ انہیں جانتا ہے اور اس نے انہیں شہادت سے سرفراز فرمایا ہے وہ عمر کے جاننے کو کیا کریں گے۔ پھر آپؓ نے انہیں حسب دستور خمس کی تقسیم کا حکم دیا اور یہ دونوں ٹوکریاں حضرت عمرؓ کے گھر لے جائی گئیں اور ایلچی واپس آ گئے اور جب صبح ہوئی تو حضرت عمرؓ نے انہیں طلب کیا مگر نہ پایا، پس آپ نے ان کے پیچھے ایلچی بھیجا اور ایلچی انہیں کوفہ میں جا کر ملا ـــــ

حضرت السائب بن الاقرع کا بیان ہے کہ جب میں نے کوفہ میں اپنا اونٹ بٹھایا تو ایلچی نے میرے اونٹ کی کونچ پر اونٹ بٹھایا اور کہا امیر المؤمنین کو جواب دیجئے، میں نے پوچھا کس چیز کا، اس نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ پس ہم اپنے نشانات پر واپس آئے حتّٰی کہ میں آپؓ کے پاس پہنچ گیا۔ آپؓ نے فرمایا اے ابن ام السائب،

www.toobaaelibrary.com

مجھے اور تجھے کیا بلکہ ابن اُم السائب مجھے کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے، میں نے کہا یا امیر المؤمنین یہ کیا بات ہے۔ فرمایا تو ہلاک ہو خدا کی قسم! جس شب تو چلا گیا اس میں جونہی میں سویا تو اللہ کے فرشتوں نے ان دو ٹوکریوں کی طرف مجھے گھسیٹتے ہوئے رات گزاری اور وہ دونوں آگ سے شعلہ زن تھیں۔ وہ فرشتے کہنے لگے ہم ضرور ان دونوں سے تجھے داغ دیں گے اور میں کہنے لگا میں انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دوں گا۔ تیرا باپ نہ رہے انہیں لے جا کر فروخت کر دے اور ان کو مسلمانوں کے عطیات وارزاق میں تقسیم کر دے، بلاشبہ وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا دیا ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ تو ان کے ساتھ ہے ——

حضرت السائب کا بیان ہے کہ میں ان دونوں ٹوکریوں کو لے کر کوفہ کی مسجد میں آ گیا اور تاجروں نے مجھے گھیر لیا اور عمرو بن حریث مخزومی نے ان دونوں ٹوکریوں کو دو لاکھ میں مجھ سے خرید لیا۔ پھر وہ ان دونوں ٹوکریوں کو لے کر اعاجم کے علاقے کی طرف چلے گئے اور ان کو چار لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پس اس کے بعد اہل کوفہ ہمیشہ ہی بہت ہی مال دار رہے، ——

سیف کا بیان ہے کہ پھر آپ نے ان دونوں ٹوکریوں کی قیمت کو غنیمت حاصل کرنے والوں میں تقسیم کر دیا اور ان دونوں ٹوکریوں کی قیمت سے ہر سوار کو چار ہزار درہم ملے، شعبی کا قول ہے کہ اصل غنیمت سے ہر سوار کو چھ ہزار اور پیادہ کو دو ہزار درہم ملے اور مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار تھی ——

راوی بیان کرتا ہے کہ نہاوند ۱۹ھ کے شروع میں حضرت عمرؓ کی امارت کے ساتویں سال فتح ہوا —— (تاریخ ابن کثیر از صفحہ ۲۲۹ تا صفحہ ۲۳۱ جلد ہفتم)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عمرؓ کا خواب میں حضرت ساریہؓ کے مقابل کفار کا میدانِ کارزار اور انکی افواج کو دیکھنا،

سیف نے اپنے مشائخ سے بیان کیا ہے کہ ساریہ بن زنیم نے نسا اور دارابجرد کا قصد کیا اور اس کے مقابلے میں ایرانیوں اور کردوں کی عظیم افواج جمع ہوگئیں اور مسلمانوں کو ایک امرِ عظیم اور بہت سی فوج کا اچانک سامنا کرنا پڑا، حضرت عمرؓ نے اس شب خواب میں ان کے میدانِ کارزار اور دن کے وقت ان کی تعداد کو دیکھا اور یہ کہ وہ ایک صحرا میں ہیں اور وہاں ایک پہاڑ ہے اور اگر وہ اس کا سہارا لے لیں تو وہ ایک ہی جانب سے آسکیں گے، دوسرے دن آپ نے "الصلاۃ جامعۃ" کا اعلان کر دیا حتیٰ کہ وہ ساعت آگئی جس میں آپؓ نے ان کے اجتماع کو دیکھا تھا۔ تو آپؓ لوگوں کے پاس گئے اور منبر پر بیٹھ گئے اور لوگوں سے خطاب کیا اور جو کچھ دیکھا تھا اس کا حال بیان کیا۔ پھر فرمایا۔ یا ساریہ جبل! اے ساریہ پہاڑ کی طرف چلے جاؤ، پھر ان کے پاس آکر فرمایا، بلاشبہ اللہ کے لشکر ہیں شاید کوئی لشکر انہیں یہ بات پہنچا دے ——

راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو فرمایا تھا انہوں نے پہنچا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دشمن پر فتح دی اور انہوں نے شہر کو فتح کر لیا۔ اور سیف نے ایک دوسری روایت میں اپنے شیوخ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے روز حضرت عمرؓ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپ نے فرمایا، یا ساریہ بن زنیم الجبل الجبل، اے ساریہ بن زنیم پہاڑ کی طرف چلے جاؤ، پس مسلمانوں نے وہاں ایک پہاڑ کی پناہ لے لی اور دشمن نے نہ صرف ایک جانب سے ان پر قدرت پائی

www.toobaaelibrary.com

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان پر فتح دی اور انہوں نے شہر کو فتح کر لیا اور بہت سی غنیمت حاصل کی اور ان غنائم میں سے جواہرات کی ایک ٹوکری بھی تھی جسے حضرت ساریہؓ نے مسلمانوں سے حضرت عمرؓ کے لئے مانگ لیا ——

اور جب وہ اخماس کے ساتھ آپ کے پاس پہنچی تو ایلچی خمس لے کر آ گیا اور اس نے حضرت عمرؓ کو ہاتھ میں عصا پکڑے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو صفوں میں کھانا کھلاتے پایا، حضرت عمرؓ نے جب اُسے دیکھا تو فرمایا بیٹھ جاؤ —— اور آپ نے اسے نہ پہچانا —— اس شخص نے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور جب وہ فارغ ہو گئے تو حضرت عمرؓ اپنے گھر کو چل دیئے اور وہ شخص آپ کے پیچھے چل پڑا اور اس نے اجازت طلب کی تو آپ نے اُسے اجازت دے دی۔ کیا دیکھتا ہے کہ آپ کیلئے روٹی، تیل اور نمک رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نزدیک ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ، ایلچی بیان کرتا ہے کہ میں بیٹھ گیا تو آپ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، کیا آپ کھانا نہیں کھائیں گی؟ اس نے کہا میں آپ کے پاس ایک شخص کی آہٹ سُن رہی ہوں، آپ نے فرمایا بے شک۔ وہ کہنے لگیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ مَردوں کے سامنے باہر آؤں تو آپ اس لباس کے سوا میرے لئے کوئی اور لباس خرید لیں، آپ نے فرمایا، کیا تو راضی نہیں کہ تجھے اُمِّ کلثوم بنتِ علیؓ اور عمرؓ کی بیوی کہا جائے۔ وہ کہنے لگیں، یہ بات مجھے بہت کم کفایت کرنے والی ہے۔ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا نزدیک ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ، پس اگر وہ راضی ہوتیں تو یہ کھانا اس سے اچھا ہوتا جسے تُو دیکھ رہا ہے۔ پھر دونوں نے کھانا کھایا۔ اور جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا یا امیر المؤمنین! میں ساریہ بن زنیم کا ایلچی ہوں۔ آپ نے فرمایا خوش آمدید۔ پھر آپ نے اُسے قریب کیا حتّٰی کہ اس کا گھٹنا آپ کے گھٹنے کو چھونے لگا۔ پھر آپ نے اس سے مسلمانوں کے متعلق دریافت کیا۔ پھر ساریہ بن زنیم کے متعلق پوچھا۔

www.toobaaelibrary.com

تو اس نے آپ کو اس کے متعلق بتایا پھر اس نے آپ سے جواہرات کی ٹوکری کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اُسے فوج کے پاس واپس لے جانے کا حکم دیا اور اہلِ مدینہ نے حضرت ساریہؓ کے ایلچی سے فتح کے متعلق پوچھا تو اس نے انہیں بتایا، انہوں نے اس سے پوچھا، کیا انہوں نے معرکہ کے روز کوئی آواز سُنی تھی ؟ اس نے جواب دیا، ہاں ہم نے ایک آواز کو کہتے سُنا ــــ " یا ساریۃ الجبل " اور ہم ہلاکت کے قریب تھے پس ہم نے اس کی پناہ لے لی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دے دی ــــ

(تاریخ ابن کثیر ص ۲۶۵، ۲۶۶ ج ۷)

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ، کا اپنے وصال کے سلسلہ میں خواب

ایک روز جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مُرغ نے میرے تین چونچیں ماریں اور اس کی تعبیر میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت اب قریب ہے ــــ (از سیرت خلفائے راشدین ص ۱۵۹)

ایک انصاری کا حضرت عمرؓ کے مقامِ آخرت کے بارے میں خواب

حضرت سالم بن عبداللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری آدمی سے سُنا وہ کہہ رہے تھے میں نے اللہ سے دُعا کی کہ مجھے حضرت عمرؓ کی خواب میں زیارت کرائے، میں نے حضرت عمرؓ کو دس سال بعد دیکھا اور وہ

www.toobaaelibrary.com

اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے تھے۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا معاملہ کیا گیا؟ فرمایا ابھی فارغ ہو کر آرہا ہوں اور اگر میرے ربّ کی رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔ (حیاۃ الصحابہؓ ص۷۶۰ ج۳)

حضرت عمرؓ کا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سلسلہ میں خواب

ایک روز خواب سے بیدار ہو کر آپؓ نے فرمایا کہ اس وقت میں ایک شخص کو دیکھ رہا تھا جو عمر بن خطابؓ کی نسل سے ہوگا اور عمر بن خطابؓ کی روش اختیار کرے گا۔ یہ اشارہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف تھا کہ وہ آپ کے صاحبزادے حضرت عاصمؒ کے نواسے ہیں۔ (از سیرت خلفائے راشدین ص۱۵۸)

www.toobaaelibrary.com

یقینی تعبیر

ایک شخص نے حضرت عمرؓ ابن الخطاب سے آکر عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پہلے میں سرسبز اور شاداب زمین میں داخل ہوا، اور پھر بنجر اور بے آباد میں پہنچ گیا ——— پھر سرسبز و شاداب زمین میں داخل ہوگیا لیکن پھر وہاں سے نکل کر بے آباد اور ویران زمین میں پہنچ گیا ———

آپؓ نے فرمایا :———

اوّل تو اسلام قبول کرے گا، پھر کفر اختیار کرے گا۔ لیکن پھر مسلمان ہوجائے گا مگر پھر کافر ہوجائے گا اور کفر پر ہی مرے گا۔ اس نے کہا کہ میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ایسے ہی بات بنائی ہے ———

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا :———

جیسے یوسف علیہ السلام کے ساتھی (کے مصلوب ہونے) کے بارے میں تعبیر پوری ہوکر رہی، ——— تیرے بارے میں بھی تعبیر دی جاچکی۔

(الاشارات فی علم العبارات صفحہ ۳۵۵)

www.toobaaelibrary.com

فتح شام کے بارے میں حضرت عمرؓ کا خواب

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عوف مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور کی روایت سے بیان ہے کہ یرموک کے میدان میں جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے رُومیوں کا شیرازہ پراگندہ کر دیا انہیں ہزیمت دے دی اور جو کچھ ازل میں مقدّر ہو چکا تھا وہ ہو بہو پورا ہو گیا تو خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے شبِ ہزیمتِ روم میں یہ خواب دیکھا کہ گویا حضرت آقائے دوجہاں جناب محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے روضۂ اقدس میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کے عاشقِ صادق اور یارِ غار حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آپ کے پاس بیٹھے ہُوئے ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا اور اپنے آقا و مولا محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مخاطب ہُو کے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! میری تمام تر توجّہ مسلمانوں کی طرف منعطف ہے، میں نہیں جانتا کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ اُن کے دشمنوں کے مقابلہ میں کیا کیا۔ میں نے سُنا ہے کہ رُومیوں کی تعداد آٹھ لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جواب میں ارشاد فرمایا عمر! خوش رہو تمہیں بشارت ہو کہ اللہ عزّ و جل نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور ان کے دشمنوں کو ہزیمت دی۔ اُن میں سے اتنے مارے گئے۔ اس کے بعد حضور سرورِ کون و مکان نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ	ہم نے اُن لوگوں کے واسطے جو زمین میں نہ بُرائی چاہتے ہیں اور نہ فتنہ و فساد اس دنیا

www.toobaaelibrary.com

وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (القرآن) | گھر کو مقرر کیا ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے ــــ

کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو تمام مسلمان سجدہ ریز ہونے کے لئے مسجد میں آئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی اور انہیں اپنے خواب سے مطلع فرمایا، مسلمانوں نے اس سے بشارت حاصل کی اور بہت خوش ہوئے اور سمجھ لیا کہ شیطان نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شکل سے متشکل اور متمثل نہیں ہو سکتا جو کسی قسم کا شُبہ رہ سکے ــــ

راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نیز دس مہاجرین و انصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہ فتح شام کی خوش خبری لے کر مدینہ طیبہ میں آئے تو اس کا مضمون رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد کے بالکل مطابق تھا۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے پڑھ کر سجدۂ شُکر ادا کیا، مسلمانوں کو سُنایا تو اُن کی زبانوں سے تہلیل و تکبیر اور درود شریف نیز شُکر ایزدی تعالیٰ کی آوازیں بلند ہوئیں ــــ

(فتوح الشام للواقدیؒ صـ ۴۰۸، ۴۰۹)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضؓ کے

خواب

www.toobaaelibrary.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان غنی رضؓ کو محاصرہ کے وقت پانی عطا فرمانا

حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب حضرت عثمان رضؓ محصور ہو گئے تو جس روز آپ قتل ہوئے آپ نے روزہ کی حالت میں دن گزارا اور جب افطار کا وقت آیا تو آپ نے ان سے شیریں پانی طلب کیا مگر وہ پانی دینے سے باز رہے اور کہنے لگے اس کنوئیں سے لے لو، الدار میں ایک کنواں تھا جس میں کوڑا پھینکا جاتا تھا۔ حضرت نائلہ رضؓ بیان کرتی ہیں۔ آپ نے روزہ افطار نہ کیا اور میں نے سحر کے وقت پتھریلی زمین پر ہمسایوں کو دیکھا تو میں نے ان سے شیریں پانی مانگا انہوں نے مجھے پانی کا ایک کوزہ دیا اور میں اسے لیکر آپ کے پاس آئی۔ اور میں نے کہا، میں آپ کے لئے یہ شیریں پانی لائی ہوں حضرت نائلہ رضؓ بیان کرتی ہیں آپ نے دیکھا تو فجر طلوع ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا میں نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے، میں نے پوچھا آپ نے کھانا کہاں سے کھایا ہے اور میں نے آپ کے پاس کسی کو کھانا پانی لاتے نہیں دیکھا ؟۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھت سے مجھ پر جھانکا اور آپ کے پاس پانی کا ایک ڈول ہے، آپ نے فرمایا اے عثمان، پانی پیو، میں نے پانی پیا اور سیر ہو گیا آپ نے فرمایا اور پیو، میں نے پانی پیا حتیٰ کہ سیراب ہو گیا، آپ نے پھر فرمایا، لوگ آپ پر الزامات لگاتے ہیں۔ اگر آپ نے ان سے جنگ کی تو آپ فتح پائیں گے۔ اگر آپ نے انہیں چھوڑ دیا تو آپ ہمارے پاس افطار کریں گے ——

حضرت نائلہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے اسی روز آپ رضؓ کو قتل کر دیا ——

—— (تاریخ ابن کثیر ص ۳۶۱ ج ۷)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خواب

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا تاکہ انہیں سلام کروں اور آپ محصور تھے، جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا۔ میرے بھائی کے لئے مرحبا میں نے آج رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دریچی میں یا اس گھر کی دریچی میں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے عثمانؓ! ان لوگوں نے تیرا محاصرہ کر رکھا ہے۔؟ میں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا تجھے پیاسا کر دیا ہے؟ (یعنی پانی روک لیا ہے؟) میں نے کہا جی ہاں! تو آپؐ نے دریچی میں سے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا میں نے اسے پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا، اور میں اس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں۔ اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہارا منشاء ہو تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جائے اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرنا، میں نے اس بات کو اختیار کر لیا ہے کہ آپؐ کے پاس افطار کروں گا۔ پس یہ اسی دن شہید کر دیئے گئے ——

(تاریخ ابن کثیر ص ۳۶ ج ۷ و حیاۃ الصحابہؓ ص ۳۳ ج ۲)

حضرت عثمانؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

کثیر بن صلت نے بیان کیا کہ جس روز حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے اس روز سوئے اور بیدار ہونے کے بعد فرمایا اگر تم یہ نہ کہو کہ عثمانؓ فتنہ کی تمنا کرتا ہے تو میں تم سے بیان کروں، راوی بیان کرتا ہے کہ

www.toobaaelibrary.com

ہم نے عرض کیا اللہ آپ کی اصلاح کرے آپ بیان کیجئے۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں کہ اس طرح کہیں جیسے کہ آپ کو لوگ کہتے ہیں ـــــ تو فرمایا کہ میں نے اپنے اس خواب میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ تو ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا ـــــ ایک روایت میں ہے کہ یہ جمعہ ہی کا روز تھا ـــــ (از حیاۃ الصحابہؓ ص ۵۵ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کے خواب

www.toobaaelibrary.com

حضرت علیؓ کا حضرت عمرؓ کی فراستِ ایمانی کے سلسلہ میں خواب

ایک روز حضرت علیؓ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ نے خواب دیکھا کہ فجر کی نماز میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے پڑھی اور آپ محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ ایک عورت ایک طبق چھوہاروں کا لائی اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے رکھ دیا، آپ نے ایک چھوہارا میرے منہ میں رکھ دیا۔ اور پھر دوسرا چھوہارا اٹھا کر میرے منہ میں دیا ـــــ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور دل میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا شوق تھا اور زبان پر ان چھوہاروں کی حلاوت باقی تھی۔ اس کے بعد میں وضو کر کے مسجد میں گیا اور حضرت عمرؓ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اور وہ بالکل اسی طرح محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن قبل اس کے کہ میں کچھ بولوں ایک عورت آئی اور اس کے ہاتھ میں ایک طبق چھوہاروں کا تھا۔ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑی ہوگئی اور وہ طبق حضرت عمرؓ کے سامنے لا کر رکھا گیا۔ انہوں نے اسی طرح دو چھوہارے یکے بعد دیگرے میرے منہ میں رکھے اور باقی دوسرے صحابہ کرامؓ کو تقسیم کر دیئے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ مجھے اور دیں ـــــ تو فرمایا کہ اے بھائی اگر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رات کو تمہیں اس سے زیادہ دیئے ہوتے تو میں بھی زیادہ دیتا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے تعجّب ہوا کہ جو خواب میں نے رات کو دیکھا وہ سب ان کو معلوم تھا ـــــ تو فرمایا اے علیؓ! مومن نورِ ایمان سے دیکھ لیتا ہے۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنینؓ! آپ سچ کہتے ہیں، میں نے خواب دیکھا تھا اور آپ کے ہاتھ سے بھی چھوہاروں کی وہی لذّت پائی جو رسولِ خدا

www.toobaaelibrary.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے ملے تھے۔
(از سیرت خلفائے راشدین ص۱۵۸، ص۱۵۹)

حضرت علیؓ کو اپنے مبارز کے خواب کا کشف

غزوہ خیبر میں حضرت علیؓ کا مقابلہ مرحب یہودی سے ہوا تو حضرت علیؓ رجز پڑھتے ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے ——

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ
کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْہِ الْمَنْظَرَہْ

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔ شیرِ بن کی طرح نہایت مہیب ہوں ——

کہا جاتا ہے کہ مرحب نے اس رات یہ خواب دیکھا کہ ایک شیر اس کو پھاڑ رہا ہے۔ حضرت علیؓ کو بطور کشف اس کا علم ہو گیا۔ حضرت علیؓ کا انا الذی سمتنی اُمی حیدرہ، سے اس طرف اشارہ تھا کہ اے مرحب جس شیر کو تو نے خواب میں دیکھا ہے وہ شیر میں ہی ہوں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے جس وقت یہ رجز پڑھنا شروع کیا، مرحب سنتے ہی کانپ گیا اور بہادری کا سارا نشہ کافور ہو گیا۔
واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم —— (سیرۃ المصطفےٰ ص۴۲۰ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کا خواب میں زنا کرنے والے پر مقدمہ کا فیصلہ

حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کے زمانہ میں ایک صاحب تشریف لائے اور ایک دوسرے شخص کو بھی ساتھ لائے اور عرض کیا یا امیرالمؤمنین! اس شخص نے خواب میں میری ماں کے ساتھ زنا کیا ہے جس کا یہ اقرار کرتا ہے۔ اس کے اُوپر حَد جاری فرمائی جاوے۔ حضرت نے فرمایا کہ خواب کے زنا پر کہیں حَد کا حکم دیا جا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت اس نے زنا کا اقرار کیا ہے اس سے میری سخت توہین ہوئی۔ اس کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا، اس کو دھوپ میں کھڑا کر دو اور جلّاد کو حکم دیا کہ اس کے سایہ پر سو دُرّے لگا دو کیونکہ خود اس شخص نے تو زنا کیا نہیں ہے اس کے وجود ظلی نے اس کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ اس کے سایہ کو جو اس کا وجود ظلی ہے دُرّے لگا دیئے گئے۔

(از حسن العزیز ص۸۰، خواجہ عزیز الحسن صاحبؒ مجذوب)

حضرت علیؓ کا اپنی شہادت کے سلسلہ میں خواب

جس صبح کو (حضرت علیؓ کی شہادت کا واقعہ ہوا) اس شب میں آپ نے ایک خواب میں دیکھا اور حضرت حسن سے فرمایا کہ آج میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی اُمّت سے مجھے بہت اذیّت پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا تم اُن کے لئے اللہ سے بددُعا کرو، تو میں نے کہا یا اللہ! مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عنایت کر اور

www.toobaaelibrary.com

ان کو میرے بدلے کوئی بُرا شخص دے ـــ (از سیرت خلفائے راشدین صـ۲۳۶)

اور حیاۃ الصحابہؓ میں اس طرح ہے کہ :ـــــــ

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے مجھ سے میرے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم خواب میں ملے ہیں، میں نے آپؐ سے اس چیز کی شکایت کی جو مجھے آپ کے بعد اہلِ عراق کی طرف سے پہنچی، آپؐ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ آپ کو عنقریب آرام ملنے والا ہے ـــــــ

اس خواب کے بعد حضرت علیؓ صرف تین روز زندہ رہے ـــــ

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنے خواب میں دیکھا اور میں نے آپ کی اُمّت کی شکایت کی کہ مجھے جھٹلاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں اور میں رو دیا تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ! رو نہیں اور دیکھ! میں نے جو التفات کیا تو اچانک دو آدمی بندھے ہوئے تھے اور ایک بڑا پتھر ان دونوں کا سر پھوڑ رہا تھا۔ یہاں تک کہ اُن کا سر پھٹ جاتا تھا اور پھر جُڑ جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں میں صبح ہی صبح حضرت علیؓ کے پاس گیا جیسا کہ میں ہر روز ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ میں قصائیوں کے محلّہ میں لوگوں سے ملا انہوں نے بتایا کہ حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے ہیں ـــ (حیاۃ الصحابہؓ صـ۵۶۷ ج۲)

اور تاریخ ابنِ کثیر میں ہے کہ :ـ

حضرت حسن بن علیؓ نے مجھے بتایا کہ مجھے حضرت علیؓ نے بتایا کہ آج رات خواب میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھے نظر آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے آپ کی اُمّت کی کجی اور جھگڑے سے واسطہ پڑا ہے آپؐ نے فرمایا ان پر بددُعا

www.toobaaelibrary.com

کرو، میں نے کہا، اے اللہ! مجھے ان کے بدلے میں وہ آدمی دے جو ان سے بہتر ہو ---------- اور انہیں میرے بدلے میں وہ آدمی دے جو مجھ سے بڑا ہو ——— پس آپ باہر نکلے تو ایک شخص نے آپ کو مارا۔ اور قبل ازیں ہم اس حدیث کو بیان کر چکے ہیں جس میں آپؓ کے قتل کی پیش گوئی موجود ہے اور یہ کہ آپ کی ڈاڑھی آپ کی سر کی چوٹی سے رنگین ہو جائے گی۔ اور جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر دی تھی۔ اسی طرح وقوع میں آیا۔

(تاریخ ابن کثیر صہ ۷۳۵ ج ۸)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہن

حضرت امہات المومنین رضہ

کے

خوابہائے مبارکہ

www.toobaaelibrary.com

اُمّ المؤمنین صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

کہ آپؐ ان کے بعد کسی "دوشیزہ" سے نکاح نہیں فرمائیں گے

بخاری فرماتے ہیں: ہم میں سے اسماعیل بن عبداللہ اور میرے بھائی نے سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بیان کیا، وہ فرماتی ہیں:۔

میں نے (ایک روز) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا۔ میں نے (خواب) دیکھا تھا کہ ایک وادی ہے جس کے ایک درخت سے میں اس کے پھل کھا رہی ہوں، پھر میں نے دیکھا کہ اس درخت کے نیچے جو چشمہ ہے اس سے آپؐ کے اُونٹ کے سوا کوئی دوسرا اُونٹ پانی نہیں پی رہا ہے"۔ یہ سُن کر آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا "تمہارے خیال میں وہ کون سا درخت اور چشمہ ہو سکتا ہے؟" میں نے عرض کیا "میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ آپؐ میرے سوا کسی دوشیزہ سے شادی نہیں کریں گے ——— (تاریخ ابن کثیر صفحہ ۱۸۵ جلد ۳)

حضرت صدیقہ عائشہ رضؓ پر جادو کا خواب میں علاج

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو صدیقہ کر دیا تھا۔ ایک سندی نے کہا تم پر جادو ہے۔ بولیں کس نے کیا ہے؟ بولا ایک لونڈی نے جس کی گود میں بچہ تھا اور بچے نے اس پر پیشاب کر دیا تھا۔ آپؓ نے اس سے پوچھا، کیا تو نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ بولی ہاں!

www.toobaaelibrary.com

پوچھا کیوں؟ بولی تاکہ آپ مجھے پہلی فرصت میں آزاد کر دیں۔ پھر حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی کو بلوا کر اسے فروخت کرا دیا۔ پھر صدیقہ عائشہؓ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آپ سے کہتا ہے کہ تین کنوؤں کا پانی ملا کر اس سے نہا لیجیے، چنانچہ آپ نے ایسا کیا اور اللہ کے حکم سے اچھی ہو گئیں ——

(کتاب الروح ص۲۹۵)

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت کا خواب میں خشک شدہ ہاتھ دکھلانا

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ میں صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اتنے میں ایک عورت آئی۔ اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ یہ عورت بولی —— میں آپ کے پاس اپنے ہاتھ کی وجہ سے حاضر ہوئی ہوں۔ میرے والد ہاتھ کے فراخ تھے۔ ایک دن میں نے خواب میں حوض دیکھے جن پر لوگ جمع ہیں اور ان کے ہاتھوں میں گلاس ہیں۔ جو ان کے پاس آتا ہے اسی کو پانی پلا دیتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو بھی دیکھا۔ پوچھا امی جان کہاں ہیں۔ فرمایا دیکھو وہ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ فرمایا۔ انہوں نے بس یہی ٹکڑا صدقہ میں دیا تھا۔ اتنے میں لوگوں نے ایک گائے ذبح کی اور اس کی چربی پگھلا کر ان پر ملنے لگے۔ اور وہ چیخ رہی ہیں۔ ہائے پیاس ہائے پیاس۔ میں نے گلاس بھر کر انہیں پانی پلا دیا۔ اوپر سے آواز آئی اسے جس نے پانی پلایا، اللہ اس کا ہاتھ خشک کر دے۔ آخر میرا ہاتھ خشک ہو گیا جو آپ کے سامنے ہے ——

(کتاب الروح ص۲۹۱)

www.toobaaelibrary.com

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا عقدِ نبوی سے پہلے خواب اور اس کا اپنے خاوند کے پاس تذکرہ !

حضرۃ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پہلے شوہر کی زندگی میں ایک خواب دیکھا تھا ان سے بیان کیا تو بولے کہ شاید میری موت کا زمانہ قریب ہے اور تمہارا نکاح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہوگا۔ چنانچہ یہ خواب حرف بہ حرف پورا ہوا ——— (سیر الصحابہؓ صـ۳۲)

حضرت صفیہؓ کا خواب کہ چاند میری گود میں گر پڑا،

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ کی دونوں آنکھوں میں کچھ نیلاپن تھا تو ان سے حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری دونوں آنکھوں میں نیلا نشان کیسے ہے ؟ حضرت صفیہؓ نے کہا کہ میں نے اپنے شوہر سے کہا تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا چاند میری گود میں گر پڑا ہے۔ تو اس نے مجھے طمانچہ مارا تھا اور کہا تھا کہ کیا تو ملکِ یثرب کا ارادہ رکھتی ہے ؟ حضرت صفیہؓ کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اپنے باپ اور شوہر کے قتل کئے جانے پر بغض تھا، آپؐ مجھ سے اس کا عذر بیان کرتے اور فرماتے ——— اے صفیہ! تیرا باپ تمام عرب کو میرے خلاف چڑھا لایا تھا اور ایسا کیا ویسا یہاں تک کہ اللہ پاک نے میری طبیعت سے اس کینہ کو دور کر دیا۔

(از حیاۃ الصحابہ صـ۷۷۸ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

البدایہ والنہایہ میں اس کی مزید تفصیل اس طرح ہے کہ :—

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچے تو وہ اس سے چند روز پہلے ہی اپنے ایک چچازاد بھائی کی زوجیت میں آئی تھیں اور انہی دنوں میں انہوں نے ایک روز خواب میں دیکھا تھا کہ چاند آسمان سے اُتر کر ان کی خوابگاہ میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ خواب جب انہوں نے اپنے شوہر کو سنایا تو اس نے اُن کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا —

"کیا تجھے یثرب (مدینہ) کا اشتیاق اور اس کے حکمران کے آغوش کی تمنا ہے ؟" —

اس کے بعد ہی سے صفیہؓ کا دل خود بخود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھنچنے لگا اور ان کے دل میں آپؐ کی غائبانہ محبت پیدا ہو گئی۔ پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جب حیی بن اخطب کا قلعہ مجاہدین اسلام نے فتح کیا تو ان کے شوہر مسلمانوں سے دست بدست لڑائی میں مارا گیا اور وہ مال غنیمت اور دوسری عورتوں کے ساتھ ایک کنیز کے طور پر لشکر اسلام میں لائی گئیں —

ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ جب خیبر میں گرفتار شدہ عورتوں کو جمع کیا گیا تو صفیہؓ کو جن کے حسن و جمال کی خیبر میں پہلے ہی شہرت تھی۔ دحیہ کلبی نے اپنے حصے کے مال غنیمت میں آنحضرتؐ سے صفیہ کو بھی مال غنیمت میں بطور کنیز مانگ لیا اور آپؐ نے انہیں ان کے سپرد فرما دیا —

یعقوب بیان کرتے ہیں کہ صفیہ کو دحیہ کلبی کے سپرد کئے جانے کے بعد کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) صفیہ بنت قریظہ و بنی نضیر کی سیدہ ہے۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ آپؐ اسے اپنی کنیزی میں لے لیں۔ پھر جب کچھ دوسرے لوگوں کا بھی اصرار

www.toobaaelibrary.com

ہوا تو آپؐ نے دحیہ کلبی کو بلا کر اُن سے فرمایا کہ اگر وہ کچھ خیال نہ کریں تو کوئی اور کنیز اپنے لئے پسند کرلیں اور صفیہ کو آپؐ کی خدمت کے لئے رہنے دیں۔ چنانچہ دحیہ کلبی نے فوراً ہی بخوشی آپؐ کے ارشاد کی تعمیل کردی، اس کے بعد جیسا کہ ابوداؤد نے یعقوب بن ابراہیم اور عُلیہ کی زبانی عبدالعزیز بن صہیب اور ابن انس کے حوالے سے بیان کیا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صفیہ بنت حیئ ابن اخطب کو ان کی مدّت عدّت گزرنے کے بعد ان کی مرضی معلوم کرکے اور انہیں آزاد کرکے اپنی زوجیت میں لے لیا تھا ——

ابوداؤدؒ بیان کرتے ہیں کہ ان سے محمد بن خلاد باہلی، بہز بن اسد، حماد بن سلمہ اور ثابت نے ابن انس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دحیہ کلبی کو صفیہ کی باقاعدہ قیمت اَدا کرکے لیا تھا اور پھر انہیں آزاد کرکے انہیں اپنی زوجیت میں داخل کیا تھا اور اس طرح ان کے اس خواب کی انہیں تعبیر مل گئی تھی جو انہوں نے خبر میں دیکھا تھا —— (البدایہ والنہایہ ص ۶۱۵ و ۶۱۶ ج ۴)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا شہادتِ حضرت حسینؑ کے بارے میں خواب

۶۱ھ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی، حضرت اُمّ سلمہ رضؓ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے ہیں۔ نہایت پریشان ہیں، سر اور ریش مبارک غبار آلود ہے پوچھا یا رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا "حسین رضؓ کے مقتل سے واپس آرہا ہوں"۔ حضرت اُمّ سلمہ رضؓ بیدار ہوئیں تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسی حالت میں زبان سے نکلا اہل عراق

www.toobaaelibrary.com

نے حسینؓ کو قتل کیا، خدا ان کو قتل کرے، اور حسینؓ کو ذلیل کیا، خدا ان لوگوں پر لعنت کرے ۔۔۔ (سیر الصحابیّات)

حضرت اُمِّ حبیبہؓ کا عقدِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں آنے سے قبل خواب اور اس کی مکمّل سرگزشت!

حضرت اُمِّ حبیبہ بنتِ ابوسفیانؓ بیان کرتی ہیں کہ میں سرزمینِ حبشہ میں تھی اور مجھے کوئی وہم و گمان نہ تھا کہ اتنے میں نجاشی (شاہِ حبشہ) کی پیغام رساں ایک جاریہ جس کو ابرہہ کہا جاتا ہے جو میرے پاس نجاشی کی طرف سے کپڑے اور تیل لایا کرتی تھی، اس نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اُسے اجازت دی۔ اس جاریہ نے کہا کہ شاہِ حبشہ نے تم سے کہا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے میرے پاس لکھا ہے کہ میں تمہاری شادی حضورؐ سے کر دوں۔ حضرت اُمِّ حبیبہؓ کہتی ہیں، میں نے کہا اے اللہ تجھے خیر کی بشارت دے اور جاریہ نے کہا تم سے بادشاہ نے کہا ہے کسی ایسے کو وکیل بنا دو جو تمہاری شادی کر دے، حضرت اُمِّ حبیبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کے پاس آدمی بھیج کر انہیں اپنا وکیل بنا دیا اور میں نے پیغام لانے والی ابرہہ باندی کو دو کنگن چاندی کے اور دو پازیب چاندی کی جو میرے پاس تھیں اور کئی انگوٹھیاں چاندی کی جو پیر کی ہر انگلی میں تھیں اس خوشی میں دیں کہ اس نے مجھے اس نکاح کی بشارت دی۔ جب شام کا وقت ہوا نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو اور جتنے اس جگہ مسلمان تھے ان سب کو جمع کیا اور نجاشی نے یہ خطبہ پڑھا:۔۔۔

www.toobaaelibrary.com

"تمام تعریف اُس اللہ پاک کی جو مالک ہے، مقدّس ہے امن کا دینے والا ہے، عزیز اور جبّار ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور بے شک محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپؐ وہی ہیں کہ جن کی عیسیٰ بن مریمؑ نے بشارت دی ہے ——

امّا بعد! جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حکم دیا ہے کہ میں آپؐ کا نکاح اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ سے کر دوں، سو میں نے جس بات کی طرف حضورؐ نے بُلایا منظور کر لیا، (راوی کہتے ہیں کہ) نجاشی نے مہر میں چار سو دینار دیئے تھے اور اس کے بعد قوم کے سامنے وہ دینار تھیلے میں سے نکال کر ڈال دیئے۔ اُن کے بعد حضرت خالد بن سعیدؓ نے کہا "تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اُسی کی میں تعریف بیان کرتا ہوں اور اُسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس بات کی میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں اللہ پاک نے ہدایت اور ایسا دینِ حق دے کر بھیجا کہ وہ تمام دینوں پر غالب ہو کر رہے گا۔ اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناپسند ہو ——

امّا بعد! جس چیز کی طرف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بُلایا ہے میں نے منظور کیا اور میں نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ سے آپؐ کا نکاح کر دیا۔ اللہ تعالیٰ، جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر برکت نازل فرمائے"۔ نجاشی نے وہ دینار حضرت خالد بن سعیدؓ کے حوالے کئے، حضرت خالد بن سعیدؓ نے ان پر قبضہ کیا، پھر اس مجمع نے چلنے کا

www.toobaaelibrary.com

ارادہ کیا تو نجاشی نے کہا، ابھی بیٹھے رہو اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کی سنّت ہے کہ جب وہ شادی کرتے ہیں تو شادی پر کھانا کھایا جاتا ہے چنانچہ اس نے کھانا طلب کیا اور سب نے کھانا کھایا اور اس کے بعد واپس ہوئے ——"

حضرت اسمٰعیل بن عمرو بن سعید بن عاصؓ فرماتے ہیں، کہ حضرت اُمّ حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے شوہر عبیداللہ بن جحش بدترین اور قبیح صورت میں ہیں۔ میں گھبرا گئی اور میں نے اپنے دل میں کہا، خدا کی قسم! ان کی حالت تو بدل گئی، جب صبح ہوئی تو عبیداللہ بن جحش نے کہا۔ اے اُمّ حبیبہ! میں نے دین کے بارے میں بہت غور کیا سو کسی دین کو نصرانیت سے اچھا نہیں دیکھا (العیاذ باللہ) اور میں نے دینِ نصرانیت اختیار کر رکھا تھا پھر میں دینِ محمدی میں داخل ہوا اس کے بعد نصرانیت کی طرف لوٹ گیا۔ حضرت اُمّ حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا، خدا کی قسم! تیرے لئے خیر نہیں اور میں نے اس سے وہ خواب جو اس کے لئے دیکھا تھا، بیان کیا، اُس نے اس خواب کی کوئی پرواہ نہیں کی اور شراب کی طرف متوجہ ہوا، یہاں تک کہ مر گیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی آنے والے نے مجھ سے کہا، اے اُمّ المؤمنین! (یہ کلمہ سُن کر) میں گھبرا گئی اور میں نے اس خواب کی تعبیر لی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مجھ سے ضرور شادی کریں گے۔ حضرت اُمّ حبیبہؓ کہتی ہیں کہ کچھ دن نہیں گذرے میری عدّت تمام ہوئی اور مجھے پہلے سے کوئی علم نہیں تھا کہ اتنے میں نجاشی کی پیغام رساں آ گئی ——

اس کے بعد راوی نے اُوپر جیسی روایت ذکر کی اور اس کے آخر میں اس قول کے بعد کہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد متفرق ہو گئے۔ یہ اضافہ ہے حضرت اُمّ حبیبہؓ نے کہا کہ جب میرے پاس مال آیا تو میں ابرہہ باندی کو جو مجھے بشارت دے کر گئی تھی قاصد بھیج کر بُلایا اور میں نے اس سے کہا اس دن میں نے

www.toobaaelibrary.com

جو تجھے دیا تھا اور میرے پاس مال نہیں تھا۔ یہ پچاس مثقال سونا ہے اسے لے لے اور اپنی ضروریات میں اس سے امداد حاصل کر! تو اس نے وہ تھیلا نکالا جس میں وہ تمام سامان تھا جو میں نے اُسے دیا تھا اور اس نے مجھے واپس کرتے ہوئے کہا کہ بادشاہ نے مجھے قسم دے دی ہے کہ میں تیرے مال میں کسی طرح پر کوئی کمی واقع نہ کروں اور میں ہی وہ باندی ہوں جو اس کے تیل اور کپڑوں کی نگرانی کا کام کرتی ہوں اور میں نے بھی دینِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اختیار کر لیا ہے۔ اور میں اللہ کے لئے اسلام لے آئی ہوں اور بادشاہ نے اپنی تمام عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ سب تمہارے پاس جو کچھ اُن کے پاس عطر ہے بھیجیں، چنانچہ جب اگلا دن ہُوا تو وہ کنیز میرے پاس عود اور ورس (یہ خوشبودار گھاس ہوتی ہے) اور عنبر اور زباد (یہ ایک قسم کی بلّی کی طرح جانور ہے جس سے خوشبو لی جاتی ہے) بڑی کثیر تعداد میں لائی اور میں ان سب کو لے کر حضورؐ کی خدمت میں آئی تھی۔ آپؐ یہ چیزیں میرے پاس دیکھتے اور انکار نہ فرماتے تھے اس کے بعد حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے فرمایا کہ ابرہہ باندی نے مجھ سے کہا، میری تم سے ایک خاص حاجت ہے کہ میرا حضور علیہ السّلام سے سلام کہنا اور آپؐ کو اس بات کی اطلاع دینا کہ میں نے آپ کا دین اختیار کر لیا ہے ——

حضرت اُمِّ حبیبہؓ کہتی ہیں وہ جاریہ مجھ پر بہت مہربان رہی۔ یہ وہی جاریہ ہے جس نے مجھ کو رخصت کیا اور سامان دیا اور جب کبھی میرے پاس آتی تھی تو کہا کرتی تھی کہ میری اس حاجت کو نہ بھول جانا ——

حضرت اُمِّ حبیبہؓ کہتی ہیں کہ جب ہم حضورؐ کی خدمت میں آئے تو میں نے آپؐ سے بیان کیا جس جس طرح پر کہ منگنی ہوئی تھی اور جو میرے ساتھ ابرہہ باندی نے کیا تو حضور علیہ السّلام مسکرا دیئے اور میں نے اس کا سلام آپ کو پہنچایا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر بھی اللہ کا سلام، اللہ کی رحمت، اللہ کی برکت ہو ——

(حیاۃ الصحابہؓ ج ۲ ص ۷۲ تا ۷۳)

www.toobaaelibrary.com

حضرت جویریہؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ مبارک میں آنے سے تین روز قبل کا خواب

حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تشریف آوری سے تین رات قبل یہ خواب دیکھا کہ چاند (یثرب) سے نکلتا ہے اور میری گود میں آجاتا ہے۔ میں نے اچھا نہ سمجھا کہ کسی کو اس بات کی اطلاع دوں یہاں تک کہ حضور آئے۔ جب ہم سب گرفتار کئے گئے تو مجھے اس خواب کے وقوع کی امید بندھ گئی۔ حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے مجھے قید سے نجات دی اور مجھ سے شادی کرلی۔ خدا کی قسم! میں نے آپؐ سے اپنی قوم کے بارے میں کوئی گفتگو نہیں کی، یہاں تک کہ خود ہی مسلمانوں نے ان سب کو آزاد کر دیا، اور مجھے تو ایک لڑکی سے جو میرے چچا کی بیٹیوں میں سے تھی اس بات کی خبر لگی (کہ مسلمانوں نے میری قوم کو آزاد کر دیا) سو میں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس کی تعریف بجالائی۔ (حیاۃ الصحابہؓ ج صـ۷۸۱)

نیز البدایہ والنہایہ میں اس طرح ہے کہ:۔

واقدی خود جویریہ بنت حارث کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے قبل بنی مصطلق کی بستی میں اپنے مکان کے اس کمرے میں جو ان کی خواب گاہ تھا ایک شب خواب میں یثرب

www.toobaaelibrary.com

(مدینہ) کی طرف سے چاند کو اُترتے دیکھا تھا لیکن انہوں نے آپؐ کی زوجیت میں آنے سے قبل بنی مصطلق میں کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا تھا تا آنکہ ان کے اس خواب کی تعبیر ان کے سامنے آگئی ـــــ (تاریخ ابن کثیر ص۵۷ ج۴)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک عورت کا اپنے گناہوں کا بدلہ خواب میں ملنے کا تذکرہ

بن مسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت صدّیقہؓ کے پاس ایک عورت تھی، بولی میں سعید نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ان باتوں پر بیعت کرلی تھی کہ میں شرک سے، چوری سے، زنا، قتلِ اولاد، کسی پر بہتان باندھنے سے ہر گناہ سے بچوں گی، چنانچہ میں اس عہد پر اب تک قائم ہوں۔ اللہ بھی اپنا عہد پورا کرے گا اور مجھے عذاب سے محفوظ رکھے گا ـــــ

پھر اس نے خواب میں ایک فرشتہ دیکھا۔ اس نے کہا، تم تو زینت کرتی ہو اور اسے ظاہر کرتی ہو، نعمتوں کا شکر نہیں ادا کرتی، ہمسائی کو تکلیف دیتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو ـــــ پھر فرشتے نے اس کے چہرے پر پانچ انگلیاں رکھ کر کہا۔ ان پانچ گناہوں کے بدلے یہ پانچ ہیں۔ اگر تم اور گناہ کروگی تو ہم اور بڑھادیں گے، صبح کو بیدار ہوئی تو پانچوں انگلیوں کے نشان اس کے چہرے پر موجود تھے ـــــ (کتاب الروح ص۲۹۲)

www.toobaaelibrary.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا خواب کہ میری گود میں تین چاند گرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کے سامنے ایک رویا پیش کی اور آپ سب لوگوں سے بڑھ کر تعبیر جانتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رویا میں دیکھا کہ تین چاند میری گود میں گرے ہیں۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اگر تو اپنی رویا میں سچی ہے تو تیرے گھر میں روئے زمین کے باشندوں میں سے تین بہترین آدمی دفن ہوں گے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو آپ نے فرمایا، اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ تیرے چاندوں میں سے بہترین چاند ہے۔

(البدایہ والنہایہ ص ۴۶۵ ج ۵)

www.toobaaelibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الصحابۃ الکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خوابہائے مبارکہ

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابوخزیمہؓ کا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ

بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ وہ آنحضرت ابوخزیمہؓ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب آپؐ سے بھی ذکر کیا، آپ لیٹ گئے اور فرمایا لو اپنا خواب پورا کر لو، انہوں نے آپؐ کی پیشانی مبارک کے اوپر سجدہ کیا۔ [1] ——

—— (ترجمان السنۃ صـ ۳۵۸ ج ۲)

لیکن سیر الصحابہؓ میں یہ خواب حضرت خزیمہؓ کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ :— ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مبارک کا بوسہ لے رہا ہوں، اس کو انہوں نے آپؐ سے بیان کیا تو فرمایا کہ آپ اپنے خواب کی تصدیق کو سکتے ہو، چنانچہ حضرت خزیمہؓ نے اٹھ کر پیشانی اطہر کا بوسہ لیا۔ (سیر الصحابہؓ جلد ۲ حصہ اول)

---

[1] کسی کے دل کی حسرت اگر اس طرح پوری ہوتی ہے بھلا اس فیاض بارگاہ میں اس سے کیا بخل ہو سکتا تھا۔ کتنی فروتنی فرمائی کہ کھڑے سے لیٹ گئے اور اپنے جسم مبارک کو بھی اسی خاک پر لٹا دیا جس پر وہ اپنے خدا کو سجدہ کیا کرتا تھا —— پھر اس سے کہا کہ اپنے خدا کو سجدہ کر خواہ اس زمین پر ہو یا اس جسم پر، گویا سجدہ کا رخ بدلنے نہ پائے مکان سجدہ خواہ کچھ رہے ——

سبحان اللہ! وہ کیسے خوش نصیب ہوگا جسے آج اپنے بزرگ و برتر خدا کے لئے وہ مکان ہاتھ آگیا جو عرش و کرسی سے بھی افضل تھا۔ جواب میں اس طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ یہ صورت بھی صرف رویاء مومن کی تصدیق کی خاطر گوارا کی گئی ورنہ یہ نفس سجدہ کے لئے کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ قربان جائیے ان صحابہؓ پر جنہوں نے یہ سارا ماجرا دیکھا اور پھر کسی نے یہ درخواست نہ کی۔ دراصل

(بقیہ حاشیہ صـ ۱۲۷ پر)

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابی امامہؓ کا خواب میں مشروب پینے سے ہمیشہ کے لئے احساس تشنگی کا ختم ہونا

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کی طرف دعوت و تبلیغ کے لئے بھیجا کہ میں ان کو اللہ کی طرف بلاؤں اور انہیں اسلام کے احکام سکھلاؤں۔ میں اپنی قوم کے پاس ایسے وقت پہنچا جب کہ وہ اونٹوں کو پانی پلا کر ان کا دودھ دوھ کر پی چکے تھے مجھے دیکھتے ہی بولے مرحبا مرحبا، آؤ صدی بن عجلان آؤ، ـــــ اس کے بعد کہا ہم لوگوں کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تم بھی اس آدمی کے پیرو ہو چکے ہو۔ میں نے کہا نہیں میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تم پر اسلام کو پیش کروں اور اس کے احکامات بتاؤں ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ بڑی لگن کھانے کی لے آئے اور اس کو سامنے رکھ دیا اور سب نے جمع ہو کر کھانا شروع کر دیا، مجھ سے کہا آؤ صدی تم بھی کھاؤ۔ میں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے میں تم لوگوں کے پاس ایک ایسی ذات گرامی کے پاس سے آرہا ہوں جس نے تم پر ان سب جانوروں کو حرام قرار دیا ہے، جب تک کہ تم اس کو اللہ کا نام لے کر اللہ کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق ذبح نہ کر لو، لوگوں نے کہا ذرا بتاؤ تو وہ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ آیت اتری ہے۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ (ع-۱) (مائدہ) ترجمہ تم لوگوں پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور جو جانور گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو یا جو چوٹ دیکر مارا گیا ہو یا جو گر کر مر گیا ہو یا جو سینگ سے

(بقیہ حاشیہ) ـــ وہ اس حقیقت کو سمجھ گئے تھے کہ یہ صرف ایک امتی کی دلداری ہے، شریعت نہیں ـــــ (ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۵۸)

www.toobaaelibrary.com

بھونکا گیا ہو یا جس کو درندے نے پھاڑ دیا ہو، یہ سب حرام کر دیا گیا مگر وہ جانور جس کو تم اللہ کے نام پر اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے ساتھ ذبح کرو اور وہ جانور بھی حرام کیا گیا جو بت کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بات بھی حرام کی گئی کہ تیروں کے ذریعہ حصہ بانٹ کرو یہ سب باتیں گناہ کی ہیں ——

میں ان پر برابر اسلام کی دعوت و تبلیغ کرتا رہا مگر وہ کسی طرح اسلام لانے پر تیار نہ ہوئے میں نے ان سے کہا خدا تمہیں سمجھے، ذرا مجھے پانی تو پلا دو، میں بہت پیاسا ہوں، انہوں نے کہا ہم ہرگز نہ پلائیں گے اور ہم تجھے پیاسا ہی رکھیں گے تاکہ تم مر جاؤ، میرے سر پر جو پگڑی تھی اُسے میں نے اچھی طرح سے لپیٹا اور اپنا سر پگڑی پر ٹیک کر میں دھوپ میں سخت حرارت میں لیٹ گیا (اس لئے کہ سایہ میں بھی جگہ نہ دی) میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی شیشے کے ایک ایسے پیالہ میں کہ اُس سے زیادہ خوبصورت پیالہ کسی نے نہ دیکھا ہوگا، اور اس میں ایک ایسی پینے کی چیز ہے کہ شاید ہی دنیا کا کوئی شربت اس سے زیادہ لذیذ ہو، اس نے مجھ کو دیا میں نے اُسے پیا اور پیتے ہی میری آنکھ کھل گئی، پس خدا کی قسم! نہ مجھے پیاس رہی اور نہ اُس کے بعد کبھی پیاس کا احساس ہوا، میں اب نہیں جانتا کہ پیاس کیسی ہوتی ہے۔

قوم میں سے ایک آدمی نے لوگوں سے کہا کہ تمہاری ہی برادری کا ایک بھائی تمہارے پاس آیا تم لوگوں نے اُس کی کوئی خاطر خواہ تواضع نہ کی، یہ سُن کر وہ لوگ میرے پاس دودھ لائے میں نے کہا، اب مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں رہی اور میں نے اپنا پیٹ کھول کر ان لوگوں کو دکھایا (کہ دیکھو کس قدر سیراب اور پُر ہے) خدا کی یہ غیبی امداد دیکھ کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

(حیاۃ الصحابہؓ از ص ۱۱۴ تا ۱۱۶)

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابی امامہؓ کے لئے فرشتوں کو دعائیں کرتے ہوئے خواب میں دیکھنا

حضرت ابو امامہؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ جب بھی آپ اندر جاتے ہیں یا باہر آتے ہیں یا کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں تو فرشتے آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ابو امامہؓ نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو تمہارے لئے بھی وہ دعا کر سکتے ہیں، پھر یہ آیت پڑھی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا سے رَحِیْمًا تک گویا اس طرف اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت اور ملائکہ کی دعا تمہارے ذکر پر متفرع ہے۔ جتنا تم ذکر کرو گے اتنا ہی ادھر سے ذکر ہوگا ——— (فضائل ذکر ص۴۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا حضرت عمرؓ کی شہادت کے بارے میں خواب

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ ہوں جہاں بہت سے راستے ہیں اس کے بعد سارے راستے ختم ہو گئے ایک پٹیہ رہ گئی میں اس پر چلا یہاں تک کہ ایک پہاڑ پر پہنچا تو اس پر حضورؐ تھے اور آپؐ کے پہلو کے قریب ابو بکرؓ تھے۔ حضور علیہ السلام حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ آجاؤ تو میں نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ خدا کی قسم امیر المؤمنین کی وفات ہو گئی، ایک دفعہ میرے جی میں آئی کہ میں اس بات کو حضرت عمرؓ کی طرف لکھوں، پھر میں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ میں خود ان کو ان کی مرگ کی خبر دوں۔ ——— (از حیاۃ الصحابہؓ ص۵۵۵ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت اُمِّ شریکؓ کا خواب میں پانی پی کر سیراب ہونا،

یحییٰ ابن سعید نے بیان کیا کہ حضرت اُمِّ شریک دوسیہؓ نے ہجرت کی، راستہ میں ایک یہودی کا ساتھ ہو گیا انہیں روزہ کی حالت میں شام ہو گئی تو یہودی نے اپنی بیوی سے کہا اگر تو نے اسے پانی دیا تو تو جانے کہ میں تیرے ساتھ کیا کروں گا؟ حضرت اُمِّ شریکؓ نے اسی پیاس کی حالت میں رات گذاری، آخر رات میں دیکھا کہ ان کے سینے پر ایک ڈول رکھا ہے اور ایک تھیلا ہے تو انہوں نے پانی پیا اس کے بعد سب کو اندھیرے اُٹھا دیا، تو یہودی نے کہا میں نے اس عورت کے پانی پینے کی آواز سنی ہے تو حضرت اُمِّ شریکؓ نے کہا، خدا کی قسم! تیری عورت نے مجھے پانی نہیں پلایا ہے، راوی نے بیان کیا اور ان کے پاس ایک کُپّی تھی اس کے بعد اس گھی کی برکت کا قصہ نقل کیا ہے ——

(از ص ۱۶۷ حیاۃ الصحابہ ج ۳)

برکت کا قصہ بروایت حضرت ابوہریرہؓ اس طرح سے ہے :-

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت قبیلہ دوس کی تھیں ان کو اُمِّ شریکؓ کہا جاتا تھا۔ رمضان میں اسلام لائیں بیہقی نے ان کی ہجرت کے بارے میں یہ ساری حدیث بیان کی ہے اور ان کا یہودی کے پاس ٹھہرنا اور یہ بات کہ یہ پیاسی ہوئیں تو اس یہودی نے انہیں پانی پلانے سے بھی انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ یہودی بنیں تو یہ سو گئیں، انہوں نے خواب میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو انہیں پانی پلا رہا ہے، جب بیدار ہوئیں تو انہیں مطلق پیاس کا اثر نہیں رہا۔ جب یہ حضورؐ کی خدمت میں پہنچیں تو اپنی ساری سرگزشت حضورؐ سے بیان کی۔ آپؐ نے ان سے اپنے لئے

www.toobaaelibrary.com

رشتہ کی بات کی انہوں نے اپنے آپ کو اس مرتبہ کے قابل نہ سمجھا اور عرض کیا بلکہ میری شادی جس سے چاہیں آپ کرادیں تو آپؐ نے حضرت زیدؓ سے ان کی شادی کرادی اور ان کے پاس ایک کُپّی گھی تھا، آپؐ کے ہدیہ کے لئے تو انہوں نے اپنی جاریہ سے کہا اسے آپؐ کے پاس لے جا، وہ آپؐ کے برتن میں خالی کر آئی۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا، کہ جب اس کُپّی کو تو لوٹا کر لے جائے اسے لٹکا دینا اور اس کا مُنہ بند نہ کرنا، اس کے بعد حضرت اُمِّ شریکؓ داخل ہوئیں تو اس کُپّی کو بھرا ہُوا دیکھا تو جاریہ سے کہا کہ کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ اسے حضورؐ کے پاس لے جا؟ اس نے کہا کہ میں یہ گھی تو آپؐ کو دے آئی تھی، گھر والوں نے اس بات کا تذکرہ حضورؐ سے کیا۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ اس کا مُنہ بند نہ کریں تو وہ کُپّی اسی طرح بھری ہوئی رہی۔ یہاں تک کہ ایک روز حضرت اُمِّ شریکؓ نے اس کا تسمہ بند کر دیا اور اس کو جونا پا تو وہ تیس صاع تھا اور اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ ——— (حیاۃ الصحابہؓ ص۷۱۵ ج۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابو عبیدہؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا اور فتح دمشق کی بشارت دینا۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے جس رات (دمشق کے سلسلہ میں) مصالحت کی تھی۔ اس روز بعد از ادائے فرض نماز یہ خواب دیکھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

تُفْتَحُ الْمَدِيْنَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

انشاء اللہ تعالیٰ اسی رات کو یہ شہر فتح ہو جائے گا۔

آپ نے دریافت کیا تھا کہ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں آپ کو بہت عجلت میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کا کیا سبب ہے؟"

آپؐ نے فرمایا تھا مجھے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے جنازہ میں شریک ہونا ہے ——— یہ دیکھ کر آپ بیدار ہوئے تھے اور ادھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کی بشارت آکر دی تھی ——— اور چونکہ آپ نے یہ خواب دیکھ لیا تھا اس لئے ان سے باعتماد ارشاد مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کسی قسم کی شہادت نہیں لی تھی۔

(فتوح الشام للواقدیؒ صـ ۱۴۹)

حضرت ابو ھبیرہؓ کو ترک جہاد پر خواب میں عتاب

حضرت ابو ہبیرہ بن عبد العزیز بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو سابق الایمان

www.toobaaelibrary.com

اور صاحب ہجرتین ہیں۔ فرماتے ہیں۔ میں جنگِ حبشہ میں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہمراہ غزوۂ بدر، احد، اور حنین میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ رہا ہوں۔ میں نے کہا تھا کہ ایسے معرکے کبھی دیکھنے میں نہ آویں گے۔ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات ہوگئی تو مجھے اس سانحہ فاجعہ سے نہایت سخت صدمہ گذرا اور میں آپؐ کی وفات کے بعد مدینہ منوّرہ میں نہ ٹھہر سکا مکّہ معظمہ چلا آیا اور وہیں اقامت اختیار کرلی۔ جہاد سے علیحدہ رہنے اور شریک نہ ہونے کی وجہ سے میرے اُوپر خواب میں عتاب کیا گیا۔ میں روانہ ہوکر شام آیا میری بیوی اُم کلثوم بنت سہل بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو میرے ساتھ تھیں، یہاں آکر جنگِ اجنادین سریہ خالد بن ولید بہ تعاقب توما وہربیس، سریہ عبداللہ بن جعفرؓ میں شریک ہُوا اور قلعہ ابوالقدس میں میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ شریک تھا۔ میں یہ جنگ ابوالقدس دیکھ کر پچھلے تمام غزوات کو جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے واقع ہوئے تھے، بھُول گیا ——

(فتوح الشام للواقدیؒ صـ ۱۸۹، ف ۱۹)

جنگِ یرموک میں فتح و نصرت کے سلسلہ میں حضرت ابوعبیدہ ابن الجراحؓ اور ایک خولانی کا خواب،

واقدیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اباد بن غالب حمیریؒ سے جو ایک معمر آدمی تھے اسی طرح سُنا ہے۔ جواد بن اسید سکاسکیؒ نے اپنے والد اسد بن علقمہ

www.toobaaelibrary.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ باہان (رومی لشکر کا سردار) نے جس وقت اپنی فوج کو ترتیب دی تھی تو میں لشکر میں تھا اور ہمیں اس کے متعلق کچھ خبر نہیں تھی، جس وقت صبح ہوئی مؤذنوں نے اذانیں دیں تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو باہان کے مکر سے بالکل ناواقف تھے مسلمانوں کو نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ والفجر ولیال عشر پڑھنی شروع کی، جس وقت آپ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ (یعنی البتہ تیرے رب گھات[1] میں ہیں) پر پہنچے تو ہاتفِ غیبی نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے حالانکہ وہ نماز میں تھے یہ کہا:۔

ظَفَرْتُمْ يَا لُقَوْمِ وَرَبِّ الْعِزَّةِ وَمَا يُغْنِيْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَمَا اَجْرَى اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى لِسَانِ اَمِيْرِكُمْ اِلَّا بِشَارَةً لَّكُمْ

"تم قوم پر فتح یاب ہو گئے، رب عزت کی قسم اُن کا مکر ان کو کسی چیز سے بے نیاز نہیں کریگا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اس آیت کو تمہارے امیر کی زبان پر محض تمہیں بشارت دینے کیلئے جاری کرایا ہے۔

مسلمانوں نے جس وقت اس آواز کو سُنا تو تعجّب کیا، دوسری رکعت میں آپ نے والشمس وضحہا شروع کیا اور جس وقت اس آیت پر پہنچے

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا۔

ان کے رب نے اُنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کیا اور ان سب چھوٹے بڑوں کو برابر کر دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی ہلاکت کے انجام سے نہیں ڈرتے۔

[1] مرصاد دراصل گذرگاہ یا شارع عام کو کہتے ہیں، چونکہ گزرگاہ پر بیٹھنے والا ہر گذرنے والے کو دیکھتا رہتا ہے۔ اس لئے اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہتے اور اسی لئے اسے کمین گاہ سے تعبیر کرتے ہیں ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

تو پھر اس ہاتف غیبی نے آواز دی اور کہا تَوَّ الْمَقَالُ[1] وَصَحَّ الرَّجْزُ هٰذِهٖ عَلَامَةُ النَّصْرِ۔ بات پوری ہوگئی، رجز صحیح ہوگئی۔ یہی علامت فتح کی ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تو مسلمانوں سے کہنے لگے، معاشر المسلمین! کیا تم نے ہاتف غیبی کی آواز سُنی ہے؟ انہوں نے کہا سُنی ہے اور اس نے یہ یہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! یہ ہاتف مدد و نصرت کی نشانی اور فائز المرامی کی علامت ہے اللہ عزّ وجل کی مدد و اعانت کی تمہیں بشارت ہو۔ واللہ باری تعالیٰ جل مجدہٗ تمہاری نصرت فرمائیں گے۔ اور قرونِ اوّل کے نافرمانوں کی طرح تمہارے دشمنوں پر عذاب مسلّط کریں گے ——

اس کے بعد آپ نے فرمایا، معاشر القوم! میں نے رات ایک ایسا خواب دیکھا ہے جو دشمنوں پر نصرت اور ملاء اعلیٰ کی طرف سے اعانت پر دلالت کرتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دریافت کیا اللہ سبحانہٗ ہمارے امیر کی شان دوبالا کریں۔ وہ کیا خواب ہے؟ آپ نے فرمایا:——

"میں نے دیکھا کہ میں گویا رُومی دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوا ہوں کہ اچانک ہمیں چند ایسے آدمیوں نے جو سفید کپڑے پہن رہے تھے اور ایسے سفید کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھے تھے، اور جن سے ایسا نور ٹپک رہا تھا کہ آنکھوں کو چکا چوند کئے دیتا تھا اور جو سبز عمامے باندھے زرد علم ہاتھ میں لئے سبز گھوڑوں پر سوار تھے ہمیں گھیر لیا اور جس وقت وہ میرے چاروں طرف صف بستہ ہو گئے تو کہنے لگے آگے بڑھو، دشمنوں سے پیش دستی کرو اور ان سے مطلق نہ ڈرو تم غالب ہو اور اللہ تبارک و تعالیٰ

[1] ایک نسخہ میں مقال کے بجائے فال ہے، یعنی فال پوری ہوگئی۔ ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

تمہارے ناصر و مددگار ہیں، اس کے بعد تمہارے اندر سے انہوں نے چند آدمیوں کو بُلایا اور اپنے پیالوں سے اُنہیں شراب پلائی جو اُن کے اندر موجود تھی، میں گویا اپنے لشکر کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ رُومیوں کے لشکر میں داخل ہو گیا ہے۔ اور جس وقت اُس نے ہماری طرف دیکھا ہے تو وہ ہزیمت کھا کر بھاگ پڑا ہے

یہ خواب سُن کر مسلمانوں نے کہا ایُّھا الأمیر! اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو نیکی بخشیں۔ یہ ایک بشارت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہماری آنکھوں کو اُس سے ٹھنڈک اور نُور بخشا ہے۔ قوم خولان سے ایک شخص کھڑا ہُوا اور کہنے لگا! ایُّھا الأمیر! اللہ جل جلالہٗ آپ کو صالح بنائیں، میں نے بھی رات ایک خواب دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا، انشاءَ اللہ تعالیٰ وہ عمدہ اور نیک ہی ہوگا باری تعالیٰ جل مجدہٗ تم پر رحم فرمائیں وہ کیا ہے؟ ——

اس نے کہا میں نے دیکھا گویا ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے ہیں اور جس وقت دشمن نے لڑائی شروع کی ہے تو آسمان سے سفید سفید چند طیور جن کے بازو (پَر) سبز اور خار (چنگل) کرگس جیسے تھے اُترے ہیں اور عقابوں کی طرح اُن کے سَر نوچنے اور توڑنے لگے ہیں اور جس وقت اُن میں سے کوئی شخص اُن کا مقابلہ کرتا ہے تو ایک ہی ضرب کے ساتھ اُس کے ٹکڑے کر کے رکھ دیتے ہیں"——

مسلمان اس خواب سے خوش ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تمہیں بشارت ہو، اللہ جلّ شانہٗ نے تمہاری تائید کر کے تمہیں غلبہ دیا اور وہ ملائکہ مقرّبین سے انشاءَ اللہ العزیز جنگِ بدر کی طرح تمہاری نصرت و اعانت فرمائیں گے اور فرشتے تمہاری طرف سے ہو کے رومیوں سے لڑیں گے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہٗ بھی بہت خوش ہوئے اور

www.toobaaelibrary.com

فرمانے لگے یہ بہت عمدہ اور سچّا خواب ہے۔ اس کی تعبیر مدد و نصرت ہے میں باری تعالیٰ کی ذاتِ گرامی سے مدد و اعانت کی اُمید اور متقین کی فتح کی آرزو رکھتا ہوں ـــــ (فتوح الشام از ص ۳۵۹ تا ص ۳۶۱)

فتح انطاکیہ کے بارے میں حضرت ابو عبیدہؓ کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خواب میں بشارت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب فلنطانوس نے عربوں کی طرف[1] جانے کا ارادہ کر لیا تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بادشاہ کا کوئی پیام لے کر اس کے پاس آئے اور جب وہ پیام پہنچا کے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو فلنطانوس نے اُن سے کہا تم بادشاہ کے کون سے مصاحب ہو؟ آپ نے فرمایا، میں یوقنا والیٔ حلب ہوں۔ اُس نے کہا تم نے اپنے شہر اور سلطنت کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ نے فرمایا، اُس پر رعب غالب ہو گئے تھے اور سب قصّہ بیان کر دیا مگر اسلام لانے کا نہ بیان فرمایا۔ اُس نے کہا میں نے سُنا تھا کہ حاکمِ حلب اپنے دین سے منحرف ہو کے عربوں کے دین میں شامل ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پہلے

[1] حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہو چکے تھے اور اب ہرقل کو محض دھوکہ دینے کی خاطر اس کے ساتھ تھے فلنطانوس والیٔ روما الکبریٰ ہرقل کی مدد کے لئے آئے تھے، عربوں کے مقابلے کیلئے انہوں نے ہرقل سے اجازت چاہی اور کہا کہ میں دو سو فرسخ سے محض اس لئے آیا ہوں کہ مسیح کو راضی کروں اور ان محمّدیوں سے لڑ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالوں ـــــ بادشاہ نے کہا کہ تم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

www.toobaaelibrary.com

ایسا ہی ہُوا تھا مگر بعد میں پھر بادشاہ اور اُس کے دین کی طرف رجوع کر آیا۔ اس نے کہا، تم پر اُن کے حالات کیا منکشف ہوئے؟ آپ نے فرمایا، ایّہا الملک! میں اُن کے دین میں داخل ہوا اُن کے کاموں سے واقف اور اُن کے بھیدوں سے مطلع ہوا، وہ قوم باطل کی طرف رجوع نہیں ہوتی اور نہ حق سے روگردانی کرتی ہے، رات کو مجاہدہ اور ریاضت کی وجہ سے نہیں سوتی، اپنے ربّ کے ذکر کے سوا کوئی کلام نہیں کرتی، مظلوم کا ظالم سے حق دلواتی ہے اس کے اغنیا اُس کے فقراء کی غم خواری کرتے ہیں۔ اس کے سردار مساکین کے لباس میں رہتے ہیں اور عزیز و ذلیل امرِ حق میں اُس کے نزدیک برابر ہیں۔

فلنطانوس نے کہا جب تم اُن کے سردار سے واقف اور اُن کی فضیلتوں سے آگاہ ہو گئے تھے تو پھر تمہیں کس نے منع کر دیا کہ تم اُن کے پاس نہ رہو؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے دین کی محبّت اور قوم کی صحبت ادھر کھینچ لائی کیونکہ میں نے اُن کی جدائی کو گوارا نہ کیا ——

فلنطانوس نے کہا کہ پاک نفوس اور محتاط عقلیں جب امرِ حق کو دیکھ لیتی ہیں تو انہیں خالص نجات دینے اور بُری زندگی سے خلاصی دلانے کیلئے یقین کی طرف کھینچ لیا کرتا ہے حتّٰی کہ وہ نفوس اور عقول اعلیٰ علیین کی طرف صعود کر جاتی ہیں ——

کہتے ہیں کہ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سُن کر وہاں سے چل پڑے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اپنی جگہ ٹھہرے رہو —— انہوں نے کہا عربوں نے ہمارے بزرگانِ بیت کی تذلیل اور پادریوں کی تحقیر کی، ہماری عزّت ختم کر دی۔ اب ہر چھوٹے بڑے پر جہاد فرض ہے خواہ بادشاہ ہو یا فقیر —— ایّہا الملک! جو شخص دُنیا کو محبّت کی آنکھ سے دیکھے گا، اس کے شہوات کی طرف کھنچے گا وہ طلب معاد سے باز رہے گا اللہ تعالیٰ سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

آپ کے قلب میں فلنطانوس کا قول گھر کر گیا اور آپ نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم! اس نے جتنی باتیں کہی ہیں وہ سب کی سب اُس کے صفحۂ دل میں نقش معلوم ہوتی ہیں۔ اس کا کلام صاف گواہی دے رہا ہے کہ اس کی عقل نے مذہب اسلام کی سچّائی کو قبول کر لیا ہے۔ آپ نے یہ بقیہ دن اسی اضطراب و قلق میں گزارا۔ رات ہوئی تو پھر چپکے سے آپ فلنطانوس کے پاس آئے اور اُسے گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے دیکھا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں، جب آپ اُس کے سامنے کھڑے ہوئے تو فلنطانوس نے آپ سے کہا یوقنا! اللہ تعالیٰ کے کون سے حجاب نے ظالمین کو متیقّن کے راستہ کی اتباع سے روک لیا ہے۔ جو شخص حق کی تلاش کرتا ہے وہ ضرور اُسے مل جاتا ہے اور جو باطل کی متابعت کرتا ہے باطل اُسے پکڑ لیتا ہے آپ نے فرمایا۔ ایّہا الملک! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا کہ کیا ہے؟ اُس نے کہا اگر تم بصیرت کی آنکھ اور دلیل و حجّت کی بصارت سے دیکھتے تو اُن کا مذہب کبھی نہ چھوڑتے، تم نے ایسی نعمتوں کی طرف توجّہ کی جو خود زوال کی طرف متوجّہ ہیں اور اپنی طرف دیکھنے والوں کو عذاب کی طرف لے جاتی ہیں ——

کہتے ہیں کہ آپ یہ سُن کر خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دیا اور اُس کے پاس سے چلے آئے خفیہ خفیہ اُس کے تجسّس میں رہے اور حال دریافت کرنے کی

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) غفلت کا نتیجہ ہے کہ تم برابر کمزور ہوتے چلے جا رہے ہو اور یہ روز بروز رعیّت پر ظلم اور اُن کے مال و اسباب پر زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔ بادشاہ (ہرقل) کا سب سے بڑا مصاحب جس کا نام سرجون تھا۔ چلّا کے کہنے لگا:۔ سردار! بادشاہ کا دل ایسی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسے وعظ بادشاہ خود بھی کہہ چکے ہیں والیٔ روم البجرنا نے بات کو ٹال دیا اور خاموشی اختیار کر لی۔ اور اس کے چیخنے چلّانے اور

www.toobaaelibrary.com

کوشش کی اور جو راستہ مسلمانوں کے لشکر کی طرف جاتا تھا وہاں بیٹھ گئے فلنطانوس گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خیمہ سے نکل کر اپنے بنی عم اور لگانوں کے پاس آیا وہ بھی سامان درست کر کے چلنے کے لئے تیار تھے، اُس کے بنی عم اور ساتھ چلنے والوں کی تعداد چار ہزار تھی، یہ اپنا مذہب چھوڑا اور دنیاوی عزت وتاج ترک کر کے مسلمانوں کے لشکر کی طرف چل دیئے، جب مسلمانوں کے قریب پہنچ گئے تو حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز آپ کے قبیلہ کے دو سو آدمی انہیں یہاں ملے جو پہلے سے انہی کی انتظار میں چھپے ہوئے بیٹھے تھے ——— حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فلنطانوس سے کہا ایہا الملک! کیا آپ نے مسلمانوں کے لشکر پر شب خون مارنے کا ارادہ کیا ہے؟ اُس نے کہا، نہیں بلکہ خدائے قدیم وازلی کی قسم! میرا ارادہ اُن کے پاس جا کے اُن کے دین میں داخل ہونے کا ہے۔ میں بھی منجملہ انہی کے ہو جاؤں گا جو شخص فنا کی آنکھ سے دُنیا کی طرف دیکھتا ہے وہ آخرت کے لئے کام کرنے لگتا ہے۔ اے یوقنا! تمہیں کیا چیز مانع ہے۔ تم بھی ہمارے ارادے میں ہمارا ساتھ دو اور جو ہم کرنے والے ہیں وہ تم بھی کرو۔ آپ نے فرمایا، ایہا الملک! آپ کو جاذب حق نے گمراہی کے راستہ سے کھینچ لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اور بات کو کاٹنے نیز بادشاہ کی خاموشی نے اس کے اندر عہد وفا میں تذبذب پیدا کر دیا ——— چنانچہ اس نے اپنے مقربین بارگاہ اور مخصوص احباب سے کہا کہ بادشاہوں کے سامنے مجھے ہرقل کا ایک مصاحب جھڑک کر ذلیل کر دے۔ کیا تمہیں یہ برداشت ہے؟ حالانکہ میرا نسب، میرا گھرانہ، میرا ملک بادشاہ سے اعلیٰ اور اقدم ہے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں عربوں سے مل جاؤں۔ ہم اتنی دُور سے آئے اس نے ہمیں رُسوا کیا ——— اوّل ان لوگوں نے کہا کہ آپ ملک، عزّت اور مذہب ترک کر کے ان عربوں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

تمام قصہ اُس سے بیان کیا اور کہا میرا ارادہ رومیوں پر ایک داؤ چلنے کا ہے فلطانوس نے انہیں بوسہ دیا اُن کی بات سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا تم اکیلے آدمی ہو یہ کام کس طرح کر سکتے ہو؟ ——

آپ نے فرمایا ایہا الملک! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو صحابہؓ جو بیس ہزار رومیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ میرے گھر میں ہیں میری رائے میں آپ جلدی نہ کریں اپنی قوم کے پاس واپس چلیں، میں ایک آدمی کو حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کروں گا جو انہیں ایک خفیہ راستے سے جسے ہم نے پہلے سے سوچ رکھا ہے لے آئے گا کل آپ مع اپنے لشکر کے ہرقل کے گرد رہیں۔ میں شہر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن دو سو صحابہؓ کو ہتھیار دے کر قید سے چھوڑ دوں گا، مسلمانوں کا لشکر اُدھر حملہ کر دے گا، آپ مع اپنے لشکر کے ہرقل پر ٹوٹ پڑنا اور خود بہ نفس نفیس ہرقل کو پکڑ کے اپنے قبضہ میں کر لینا۔ اگر جناب نے ایسا کیا تو گویا آپ نے جہاد کے فرض کو انجام دے دیا۔ میں اور میرے قبیلہ کے آدمی نیز دو سو صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جست کر کے شہر پر حملہ کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح ہم اُس سب کے مالک ہو جائیں گے اور اگر جناب کا یہ ارادہ ہے کہ میرا بھید کسی پر ظاہر نہ ہو اور میں اپنے دار السلطنت میں واپس چلا جاؤں تو آپ اپنے لشکر کی عنان کسی اپنے معتمد آدمی کے ہاتھ میں دے دیجئے ——

فلطانوس نے کہا۔ میں اسلام کو اُس وقت قبول کر رہا ہوں جبکہ میری

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے مل جائینگے؟ آپ نے کہا میں نے حق اور دائمی عزت کی بقا کی خاطر اپنے لئے اور آپ کے لئے عربوں کے راستے کو تجویز کیا۔ قوم نے ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا۔ آپ نے مال و اسباب درست کرنے کا حکم دے دیا —— اس تلخیص

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

نیّت دُنیا کی حکومت سے بیزار ہوگئی، مجھے تخت وحکومت کی ضرورت نہیں، جب یہ معاملہ طے ہوجائے گا اور میں اسلام کو مدد دے چکوں گا تو پھر مکّہ معظمہ میں جاکر حج کرکے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر شریف کی زیارت کروں گا اور وہاں سے واپس آکے بیت المقدس میں سکونت اختیار کرلوں گا اور اس وقت تک کہ میری رُوح اس قفسِ عنصری سے مفارقت نہ اختیار کرے میں وہیں رہوں گا۔ ہاں! یہ بتلاؤ کہ ہمارا پیام لے کر عربوں کے پاس کون شخص جائے گا اور عزم وارادے سے اُنہیں کون مطلع کرے گا؟ ——

آپ نے فرمایا:۔ اُن کے ہمارے پاس چند جاسوس ہیں جو اُن کے ذمّہ اور ہمارے معاہدہ کے لوگ ہیں۔ میں انہیں سب بتلادوں گا —— یہ باتیں ابھی ہو ہی رہی تھیں اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ فلنطانوس اور اُن کے سب آدمی شب کی تاریکی میں کھڑے ہوئے یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا آدمی انہیں اپنی طرف آتا دکھلائی دیا۔ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرو بن اُمیہ الضمریؓ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابیؓ ہیں ——

انہوں نے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے ساتھیوں کو سلام کیا اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا سردار! حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اسلام کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، جزاک اللہ خیرًا۔ انہوں نے خواب میں رسول اللہ صلّی اللہ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) کے ملاحظہ کرنے کے بعد حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ کا بیان سمجھ آسکے گا اور اس ذیل میں جو خواب حضرت ابو عبیدہؓ کو آیا اس سے مربوط ہوجائے گا۔
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتوح الشام للواقدیؒ)

www.toobaaelibrary.com

علیہ وسلّم کو دیکھا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں والئ رومتہ الکبریٰ کے حالات اُس کا اپنی قوم سے گفتگو کرنا، تم دونوں کا آپس میں باتیں کرنا اور جس چیز کا تم نے ارادہ کیا ہے اُس سب سے بلا کم وکاست آگاہ کر دیا ہے۔ نیز والئ رومتہ الکبریٰ کو بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کل انطاکیہ فتح ہو جائے گا اور رُومیوں کی اُس سے سلطنت اُٹھ جائے گی اور ہرقل کا ملک اس سے چھن جائے گا۔

فلنطانوس کا چہرہ خوشی کے مارے دمکنے لگا۔ ایمان میں زیادتی ہوئی اور اس کی زبان پر جاری ہُوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ۔ تمام تعریفیں اُن اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں اسلام اور ایمان کی طرف ہدایت کی۔

واقدی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ نے حُضورِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں فرماتے دیکھا کہ یا ابوعبیدہؓ! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمت کی تمہیں بشارت ہو۔ کل انطاکیہ صلح سے فتح ہو جائے گا۔ والئ رومتہ المدائن الکبریٰ اور یوقنا والئ حلب کے مابین یہ گفتگو ہوئی ہے اور ایسا معاملہ گزرا ہے۔ وہ دونوں تمہارے لشکر کے قریب ہی ہیں۔ تم اُن دونوں کے پاس اپنا حُکم بھیج دو۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بیدار ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اُس طرف روانہ کیا جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔

فلنطانوس نے جب یہ سُنا تو اُس کے بدن میں رعشہ پڑ گیا، رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ

www.toobaaelibrary.com

اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ـــــ واقعی یہی دین سچّا ہے۔ پھر یہ لوٹ کے بادشاہ کے لشکر کے پاس آئے اور اس کے گرد گھومنے لگے کہ گویا اس کا پہرہ دے رہے ہیں ـــــ

حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ والیٔ رُومۃ الکبریٰ کے پاس سے اپنے آدمیوں کو لے کر اُس ارادے سے جس کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں رخصت ہوئے تو راستہ میں انطاکیہ سے بادشاہ کا مصاحب آتا ہُوا دکھلائی دیا۔ مشعلیں اُس کے سامنے جل رہی تھیں اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضرت رفاعہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نیز دو سو قیدی اُس کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ان مصاحب سے دریافت کیا کہ انہیں کہاں لے جاتے ہو؟ اُس نے کہا بادشاہ نے اُن کے متعلّق یہ ارادہ کیا ہے کہ کل انہیں قتل کر کے ان کے سروں کو مسلمانوں کی طرف پھینک دیا جائے ـــــ

یہ سُن کر آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور دُنیا تنگ دکھائی دینے لگی، آپ نے اس سے فرمایا، ـــ بادشاہ کے سب سے بڑے مصاحب! تم جانتے ہو کہ کل ہمارے اُن کے مابین جنگ ہونے والی ہے۔ اگر تم نے انہیں قتل کر کے اُن کے سروں کو مسلمانوں کی طرف پھینک دیا تو جب وہ ہم میں سے کسی شخص کو گرفتار کر کے پکڑ کر لے جائیں گے تو کیا کچھ نہ کریں گے اللہ سے ڈرو اور اس کام میں جلدی نہ کرو، انہیں میرے پاس چھوڑ دو اور بادشاہ کو اس کام سے باز رکھو حتّٰی کہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کس کروٹ اُونٹ بیٹھتا ہے ـــــ

مصاحب نے انہیں یہاں چھوڑا اور بادشاہ کے پاس جا کے جو کچھ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا اچھا

www.toobaaelibrary.com

انہیں سردار یوقنا ہی کے پاس رہنے دو۔ مصاحب بادشاہ کا یہ پیام لے کر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ ملک ہرقل کہتا ہے کہ یہ تمہاری ہی حفاظت ہی میں رہیں گے حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ انہیں لے کر اپنے خیمہ میں آئے۔ اور ان قیدیوں کے انطاکیہ سے نکل آنے کا ملال کرنے لگے، کیونکہ آپ نے یہ ارادہ کر رکھا تھا کہ میں اُن کے ذریعہ شہر پر خروج کروں گا۔ آپ نے انہیں خیمہ میں لاکر اُن کی ہتھکڑیاں کاٹیں، ہتھیار دیئے اور جو ارادہ کر رکھا تھا اُس سے آگاہ کیا اور والیٔ روما البرنس کے متعلق کہ وہ بادشاہ پر حملہ کریں گے سب قصہ بتا دیا ——

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! کل جہاد کر کے ہم اپنے رب کو راضی کریں گے، چونکہ آپ کو قید میں آٹھ ماہ گزر گئے تھے، اس لئے آپ کے تمام زخم بھر آئے تھے۔ حضرت یوقنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنے قبیلہ کے آدمیوں کے پاس متفرق کر دیا اور ایک ایک آدمی کو ایک ایک کے پاس بھیج دیا۔

(فتوح الشام از ص ۵۵۹ تا ص ۵۶۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کو خواب میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشادِ گرامی کہ خالد بن ولیدؓ کفار کے نرغے میں ہیں، فوراً اس کی مدد کیلئے پہنچو ـــــ (اس کی کچھ تفصیل بھی)

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بسلسلۂ روات حضرت اسحاق[1] بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اجنادین وغیرہ کی ہر ایک لڑائی میں میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا ہوں۔ قنسرین اور حلب کے میدانوں میں بھی میں آپ کے لشکر میں موجود تھا۔ میں نے جہاد میں ہر جگہ نصرت، غلبہ اور بہتری ہی دیکھی۔

شیزر کے پڑاؤ میں ہم ایک روز پڑے ہوئے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خیمے میں رونق افروز تھے۔ دفعۃً آپ مسلمانوں کو آواز دیتے ہوئے اپنے خیمے سے باہر آئے آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔

النفیر النفیر! یا معاشر المسلمین لقد احیط بقرسان الموحدین ـــــ یعنی چلو اے مسلمانو چلو، بہادرانِ اسلام گھر گئے۔ مسلمان لبیک کہتے ہوئے چار طرف سے آپ کی طرف دوڑے اور دریافت کرنے لگے کہ حضرت! کیا ہوا؟ آپ نے کہا، میں ابھی ابھی سو رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھڑک کر جگایا اور سختی کے لہجہ میں فرمانے لگے:۔

یَا ابْنَ الْجَرَّاحِ اَنْتَ نَائِمٌ عَنْ نُصْرَةِ الْقَوْمِ الْکِرَامِ فَقُمْ	اے ابن جراح! کیا تم بزرگ قوم کی نصرت سے پڑے سو رہے ہو اٹھو

[1] ایک روایت میں بجائے اسحاق بن عبداللہ کے ابومسلم خفری ہیں۔ ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

اِلْحَقْ بِخَالِدٍ فَقَدْ اَحَاطَ بِهٖ	اور خالد سے جا ملو کیونکہ مردود
اللِّئَامُ فَاِنَّكَ تَلْحَقُ بِهٖ اِنْ شَاءَ	قوم نے انہیں گھیر لیا ہے انشاء اللہ
اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَشِيَّتِهٖ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	بمشیت ایزدی تم ان سے جا ملو گے۔"

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مسلمان یہ سنتے ہی (بے تابانہ) اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑے۔ زرہیں پہن اسلحہ لگا زین کے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی طرف جلدی جلدی دوڑنے لگے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار لشکر کے آگے آگے چلے جا رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر ایک سوار پر پڑی جو گھوڑا سرپٹ دوڑائے تمام لشکر سے آگے اڑا چلا جا رہا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر چند سواروں کو حکم دیا کہ گھوڑے بڑھا کر اس سوار سے جا ملیں۔ مگر چونکہ یہ سوار ہوا سے باتیں کرتا چلا جا رہا تھا اس لئے کوئی سوار اس تک نہ پہنچ سکا۔ جب تمام گھوڑے اس کا پیچھا دباتے دباتے ہانپنے لگے اور دم چھوڑ گئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لشکر کی رہبری کے لئے بھیجا ہے ——

راوی کا بیان ہے کہ جب ہمارے گھوڑے اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخر اس سوار کو آواز دی اور فرمایا کہ اے دوڑنے والے سوار اور اے بہادر اور جری شخص! الرحم الراحمین تجھ پر رحم فرمائے ذرا آہستہ آہستہ چل اور سبک روی کو کام میں لا۔ یہ سن کر وہ سوار کھڑا ہو گیا۔ آپ جس وقت اس کے پاس پہنچے تو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ سوار حضرت ابو تمیم حضرت خالد بن ولید

www.toobaaelibrary.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ آپ نے اُنہیں پہچان کر اُن سے فرمایا تمہیں کیا ہُوا، تم کیوں ہمارے آگے آگے دوڑی چلی جارہی ہو؟ انہوں نے کہا ایُّہاالأمیر! میں نے جس وقت آپ کی آواز سُنی کہ خالد دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے تو میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ان کے پاس تو جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے گیسوئے معنبر بھی موجود ہیں وہ کبھی بھی دشمنوں سے کسی طرح مغلوب ہونے والے نہیں ہیں۔ اچانک میری نگاہ جو اس خیال سے آپ کے کلاہ مبارک پر جس میں وہ کاکل مشکیں موجود ہیں پڑی تو میں فوراً سمجھ گئی کہ آپ آج اُسے یہیں بھُول گئے ہیں۔ میں اُسے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں بعجلت تمام آپ کے پاس پہنچانا چاہتی ہوں ——— آپ نے فرمایا، اُمِّ تمیم! تمہارا یہ کام محض خوشنودیٔ باری تعالیٰ کے لیے ہے اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں اس کی جزائے خیر عنایت فرمائیں گے ———

حضرت اُمِّ تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں قبیلۂ مزج کی عورتوں کی جماعت کے ساتھ چلی جارہی تھی، ہمارے گھوڑے پرندوں کی طرح ہَوا میں اُڑ رہے تھے، حتّٰی کہ ہم ایک لڑائی کے میدان میں جہاں غبار اُڑ رہا تھا پہنچے، یہاں نیزوں کی نوکیں، تلواروں کی دھاریں ہر چہار طرف ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ مگر مسلمانوں کی کوئی آواز کان میں نہیں آتی تھی۔ ہم نے بُرا سمجھا اور کہا کہ دشمن مسلمانوں پر غالب آچکے ہیں۔ اُسی وقت حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ امیر لشکر نے تکبیر کے نعروں کے ساتھ حملہ کر دیا، اُنہی کے ساتھ تمام مسلمان بھی حملہ آور ہو گئے ——— حضرت رافع بن عمیرۃ المطاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے کہ ہم نے اچانک تکبیر اور تہلیل کی آوازیں سنیں اور سمجھ لیا کہ باری تعالیٰ جل مجدہٗ نے ہمارے لئے کمک بھیج دی ہے

www.toobaaelibrary.com

ابھی تھوڑی دیر گذری تھی کہ مسلمانوں نے چاروں طرف سے مشرکوں کو گھیر گھیر کر مارنا شروع کر دیا، تلواریں بڑھ بڑھ کر کفّار کے لشکر توڑنے لگیں۔ آوازیں بلند ہوئیں اور ایک شور بپا ہو گیا ——

حضرت مصعب بن محارث[۵] لشکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صلیب پرستوں کو دیکھا کہ انہوں نے (دُم دَبا دَبا کر) بھاگنا شروع کر دیا تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنی زین پر نہایت ثابت قدمی کے ساتھ چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے تاکہ معلوم کر سکیں کہ یہ آوازیں کس کی ہیں اور کہاں سے آ رہی ہیں؟ آپ یہ معلوم کرنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ ایک سوار گرد و غبار میں سے نکل کر رومیوں کو چیرتا پھاڑتا ہماری طرف آتا دکھلائی دیا حتیٰ کہ ان تمام رُومیوں کو جو ہمارے گرد تھے مار مار کر ہمارے پاس میدان صاف کر دیا ——

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور دریافت کیا اے بہادر اور شیر دل سوار تو کون ہے؟ اُس نے کہا یا ابا سلیمان! میں ہوں آپ کی (بیوی) اُمّ تمیم۔ میں جناب کا وہ کلاہ مبارک لے کر حاضر ہوئی ہوں جس سے آنجناب باری تعالیٰ جل مجدہٗ کی طرف توسل کرتے اور جس کی وجہ سے درگاہِ ربّ العزّت سے مدد و نصرت طلب کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول کرتے اور درِ اجابت تک پہنچاتے ہیں اب آپ اسے لیجئے۔ خدا کی قسم! اسی شدنی امر کے لئے آپ اسے بھول آئے تھے جسے آپ دیکھ رہے ہیں، یہ کہہ کر انہوں نے اُسے پیش کیا ——

حضرت اُمّ تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جس وقت میں نے آپ کو

[۵] ایک نسخہ میں محارث ہے۔ ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

وہ کلاہ شریف دے دیا تو حضور پُرنور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک سے ایک کوندتی ہوئی بجلی کی طرح نور چمکنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم! حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس ٹوپی ـــــ کو اپنے سر پر رکھا ہی تھا کہ آپ نے ایک ہی حملے سے دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور اگلی صفوں کو مار مار کر پچھلی صفوں میں جا ملایا۔ مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ ایک نہایت جان توڑ حملہ کیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ رُومیوں نے پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگنا شروع کر دیا۔ کُشتوں کے پُشتے لگ گئے۔ زخمیوں اور قیدیوں کی قطاریں بندھ گئیں۔ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اُن پر ہر طرف سے ہلاکت چھا گئی۔ سب سے پہلے بھاگنے والوں میں جبلہ ابن ایہم تھا اور اس کے پیچھے پیچھے نصرانی عرب ـــــ

کہتے ہیں کہ جب علمبردارانِ توحید صلیب پرستوں کے تعاقب سے واپس آئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیز آپ کے تمام ساتھیوں نے تمام مسلمانوں اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا۔ اور خدائے توانا و برتر کا شکر ادا کر کے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ کا تمام بدن گلاب[۱] کا ایک پھول بنا ہوا تھا۔ آپ نے ان سے مصافحہ کیا فتح پر مبارک باد دی اور فرمایا یا ابا سلیمان! تم نے سوزشِ دل کو بجھا لیا اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لیا ـــ (از ص ۲۲۵ تا ص ۲۲۷ فتوح الشام للواقدیؒ)

---

[۱] یعنی خون میں بھر رہا تھا۔ ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

شاہِ اسکندریہ ارسطولیس کا خواب اور فتحِ اسکندریہ

حاکمِ سکندریہ ارسطولیس نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرف ایک پادری کو اس غرض سے بھیجا کہ مسلمانوں کا جائزہ لے۔ پادری نے بتایا کہ حاکمِ اسکندریہ کی مدد کیلئے شاہِ رقہ نے چار ہزار کا لشکرِ جرار بھیجا ہے، تاہم ارسطولیس صلح بھی چاہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہم تمہارے قیدی بھی رہا کردیں گے، حضرت خالدؓ نے فرمایا:۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے اپنے قیدی چھڑا لئے ہیں کفّار کی فوجوں کو قید و قتل کیا ہے۔ ہم نے ان پر اسلام پیش کیا ہے بعض مسلمان ہو گئے ہیں، باقی تہہ تیغ ہو گئے۔

ارسطولیس اس سے خوفزدہ ہو گیا، اور اپنی فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا رات کو اس نے عجیب خواب دیکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ارسطولیس سے کہہ رہے ہیں، کہ:۔

اگر تو میرا اُمّتی ہے تو اس رسولِ عربیؐ کو مان۔ بادشاہ نے ارکانِ دولت کے سامنے خواب بیان کیا، سب نے کہا یہ پراگندہ خیالات ہیں۔ مسیح علیہ السلام دو قدم بھی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نہیں چل سکتے ـــــ لیکن بالآخر شاہِ اسکندریہ مسلمانوں کے مقابلہ سے بھاگ گیا۔ اور یہ شہر فتح ہو گیا ـــــ (فتوحاتِ مصر و فارس صـ از ۵۵ تا ۵۷ ملخصاً)

www.toobaaelibrary.com

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں بخت نصر کا خواب اور حضرت دانیال علیہ السلام کی تعبیر

بخت نصر شاہ بابل نے ایک پریشان کن خواب دیکھا اور خواب دیکھ کر بھول گیا۔ اس سے اور بھی زیادہ حیران اور پریشان ہوا۔ بادشاہ نے یہ ماجرا دانیال علیہ السلام سے ذکر کیا، دانیال علیہ السلام نے وحی کے ذریعہ وہ خواب بتلایا اور پھر اس کی تعبیر بھی بتلائی ——

— بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک مورت ہے جو نہایت خوبصورت بھی ہے اور ہیبت ناک بھی ہے اور بادشاہ کے سامنے کھڑی ہے ——

— جس کا سر[1] خالص سونے کا ہے اور اس کا سینہ[2] اور بازو چاندی کے ہیں اور اس کا شکم[3] اور رانیں تانبے کی ہیں اور اس کی پنڈلیاں[4] لوہے کی ہیں اور اس کے پاؤں[5] کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہیں۔ بادشاہ اس عجیب وغریب مورت کو دیکھ رہا ہے

— کہ یکایک ایک پتھر نکلا بغیر اس کے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکالے خود بخود نکلا اور اس مورت کے پاؤں پر لگا، جو لوہے اور مٹی کے تھے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا —

اور لوہا اور مٹی اور تانبا چاندی اور سونا (جس سے وہ مورت بنی ہوئی تھی) ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور بستانی کھلیان کے بھوسے کے مانند ہو گئے اور ہوا انہیں اڑا کر لے گئی یہاں تک کہ ان کا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا —— (خواب ختم ہوا)

www.toobaaelibrary.com

بادشاہ نے یہ خواب دیکھا تھا مگر بھول گیا تھا حضرت دانیال علیہ السّلام کو بذریعہ وحی بتلایا گیا کہ بادشاہ نے یہ خواب دیکھا ہے، دانیال علیہ السّلام نے حسب وحی خداوندی خواب بیان کرکے بادشاہ کو اس کی تعبیر بتلائی کہ اس خواب میں یکے بعد دیگرے پانچ سلطنتوں کی طرف اشارہ ہے، سونے کے سر سے بادشاہِ بابل مُراد ہے اور تیری سلطنت سونے کی مانند ہے اور تیرے بعد ایک اور سلطنت آئے گی جو چاندی کے مانند ہوگی اور تیری سلطنت سے کمتر ہوگی، اس کے بعد ایک تیسری سلطنت آئیگی جو تانبے کی مانند ہوگی، پھر ایک چوتھی سلطنت آئے گی جو لوہے کی مانند مضبوط ہوگی ـــــ پھر ایک پانچویں سلطنت آئے گی جس کے پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہوں گے، یعنی اس سلطنت میں کچھ ضعف اور کچھ اضطراب ہوگا، لوہا اور مٹی ملا جُلا ہوگا یعنی وہ سلطنت قوّت اور ضعف کا مجموعہ ہوگی، کبھی اس میں قوّت اور کبھی ضعف ـــــ اس پانچویں سلطنت کے زمانے میں یکایک عالمِ غیب سے ایک پتھر نمودار ہوگا جو کسی کے ہاتھ سے کاٹ کر نکالا ہوا نہ ہوگا بلکہ منجانب اللہ خود بخود بلا سبب ظاہری کے آسمان سے اُترے گا اور اس آخری سلطنت کے پاؤں پر گرے گا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا تا آنکہ اس کو بستائی کھلیان کے بھوسے کے مانند بنادے گا اور ہَوا اس کو اُڑا کر لے جائے گی، یہاں تک کہ اس کا نام و نشان نہ رہے گا اور رفتہ رفتہ وہ پتھر پہاڑ بن کر تمام زمین کو بھر دے گا ـــــ

جاننا چاہیئے کہ اس تعبیر میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت اور آپؐ کی نبوّت و رسالت اور آپؐ کی آسمانی بادشاہت کو ایک پتھر سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ پتھر بہت جلد پہاڑ کی شکل میں تبدیل ہوجائے گا۔ یعنی اوّل اوّل وہ چھوٹی سی سلطنت ہوگی اور بعد میں تمام دنیا پر چھا جائے گی، چنانچہ عہدِ فاروقی میں قیصر و کسریٰ کی شوکت کا خاتمہ ہوگیا اور اس طرح هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کا وعدہ پورا اور هَلَكَ

www.toobaaelibrary.com

كِسْرىٰ فَلَا كِسْرىٰ بَعْدَهٗ وَ هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ
کی تصدیق ہوگئی ـــــ آسمانی بادشاہت کا پتھر زمین پر ایسا گرا کہ دُنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کو پیس کر رکھ دیا۔ اور جو شریعت آپؐ پر آسمان سے نازل ہوئی وہ قیامت تک باقی رہے گی ـــــ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۱۹، ۵۲۰ ج ۲)

براء بن معرورؓ کا اظہارِ اسلام کے سلسلہ میں خواب

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ان سے معبد بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ اُن کے بھائی عبدُ اللہ بن کعب (جو انصار میں سب سے زیادہ ـــــ تعلیم یافتہ شخص تھے، انہیں ان کے والد کعب نے جو عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کر کے مسلمان ہوئے تھے بتایا :۔

"جب ہم اپنی قوم کے ان حجّاج کے ساتھ جو اس وقت تک سب کے سب مشرک تھے مدینہ سے حسبِ معمول سالانہ حج کے لئے مکّے کے سفر پر روانہ ہوئے تو ہم میں ہماری قوم کے ایک بزرگ شخص براء بن معرور بھی شامل تھے۔ اور ابھی ہم راستے ہی میں تھے تو ہمارے ان بزرگ نے ایک روز ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں خود کو خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑھتے دیکھا ہے، حالانکہ ہم آج ظہر کے وقت شاید ہی منیٰ یعنی خانہ کعبہ تک مکّے میں پہنچ سکیں گے اور یہ بھی کہا کہ ہم لوگ مکّے میں جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں وہ سُنا ہے شام کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اُنہوں نے اس پر تعجّب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آخر انہیں ایسا خواب کیوں نظر آیا بہرحال جب ہم مکّے پہنچے تو وہاں ہم نے ایک شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا کہ ہم ان سے کہاں مل سکتے ہیں؟ اس نے ہم سے پوچھا "کیا آپ لوگ انہیں پہچانتے نہیں؟"۔ ہم نے کہا "نہیں"

www.toobaaelibrary.com

وہ بولا: اُن کے چچا عباس بن عبدالمطلب کو جانتے ہو؟" ہم نے کہا ہاں" اُنہیں تو جانتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ہاں بغرض تجارت کئی بار آچکے ہیں" یہ سُن کر وہ بولا۔ پھر تم مسجد میں چلے جاؤ جہاں عبّاس بیٹھے ہوں وہیں وہ بھی بیٹھے ہوں گے۔" چنانچہ ہم دونوں جب وہاں پہنچے تو ہم نے جناب عبّاس کو اور ان کے قریب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بیٹھے دیکھا تو انہیں سلام کیا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جناب عبّاس سے پوچھا" کیا آپ ان دو آدمیوں کو جانتے ہیں؟ وہ بولے جی ہاں، ان میں ایک تو براء بن معرور ہیں اور دوسرے کعب بن مالک ہیں"۔ اس کے بعد جب براء بن معرور نے آپؐ کو اپنا خواب سُنا کر حیرت کا اظہار کیا، تو آپؐ نے فرمایا: "تمہارے دل میں اسلام کی تمنّا تھی اور تم اس کے اظہار کا مسلمان ہو کر بھی انتظار کرتے رہے تھے، یہ اسی کا اظہار تھا"۔

— (تاریخ ابن کثیر ص ۲۰۴، ۲۰۵ ج ۳)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا خواب دیکھ کر شام سے مدینہ منوّرہ کا سفر،

حضرت بلالؓ نے ایک عرصہ تک شام میں متوطن رہنے کے بعد ایک روز رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا آپؐ فرما رہے ہیں "بلال یہ خشک زندگی کب تک؟ کیا تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کرو؟ اس خواب نے گذشتہ زندگی کے پُرلطف افسانے یاد دلائے، عشق و محبّت کے مرجھائے ہوئے زخم پھر ہرے ہوگئے، اسی وقت مدینہ کی راہ لی اور روضۂ اقدسؐ پر حاضر ہو کر مُرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا اور مضطربانہ جوش و محبّت کے ساتھ جگر گوشگانِ رسولؐ یعنی حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ

www.toobaaelibrary.com

کو چمٹا چمٹا کر پیار کر رہے تھے، ان دونوں نے خواہش ظاہر کی کہ آج صبح کے وقت اذان دیجئے، گو ارادہ کر چکے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ اذان نہ دیں گے ——— تاہم ان کی فرمائش ٹال نہ سکے، صبح کے وقت مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر نعرۂ تکبیر بلند کیا تو تمام مدینہ گونج اٹھا، اس کے بعد نعرۂ توحید نے اس کو اور بھی پُرعظمت بنا دیا لیکن جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا نعرہ بلند کیا تو عورتیں تک بیقرار ہو کر پردوں سے نکل پڑیں ——— اور تمام عاشقانِ رسول کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدینہ میں ایسا برا دیکھنے میں نہیں آیا تھا ——— (سیر الصحابہ ج ۲ ص ۲۱۲ حصہ اوّل مہاجرین)

حضرت بلال بن حارث رضؓ مزنی کا خواب ——— اور حضرت عمر رضؓ کو طلب بارش کے لئے تفہیم

مالک الدار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگوں کو قحط لگا۔ ایک شخص نے حضورؐ کی قبر کے پاس آ کر کہا اے اللہ کے رسولؐ! اپنی اُمّت کیلئے اللہ سے بارش طلب کیجئے، اس لئے کہ آپ کی اُمّت ہلاک ہوئی جا رہی ہے۔ اس شخص کے خواب میں حضورؐ تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا تو حضرت عمرؓ کے پاس جا اور انہیں میرا سلام پہنچا اور ان کو خبر دے کہ لوگ بارش طلب کر رہے ہیں اور ان سے کہہ کہ دانائی کو لازم پکڑ! دانائی کو لازم پکڑ چنانچہ یہ شخص ان کے پاس آیا اور ان کو اطلاع دی، یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے، اور پھر فرمایا، اے میرے ربّ! میں

www.toobaaelibrary.com

کوتاہی نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ میں اس کام سے عاجز آجاؤں ——

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ رمادہ ایک قحط اور بھوک تھی جو مدینہ والوں کو لگی اور ان لوگوں کو جو مدینے کے گرد اگرد تھے، پس ان سب کو ہلاکت کے قریب کر دیا، یہاں تک کہ وحشی جانور انسانوں میں پناہ پکڑنے لگے اور یہاں تک کہ آدمی بکری ذبح کرتا تھا اور اس کو اس کے قبیح اور دُبلا ہونے کی وجہ سے مکروہ سمجھتا تھا اگرچہ وہ انسان بالکل بے آب دانہ ہوتا، لوگ اسی حالت میں تھے اور حضرت عمرؓ شہر والوں سے اس طرح پر رہتے تھے جیسے گھر میں محصور کر دیئے گئے ہوں یہاں تک کہ بلال بن حارث مزنیؓ آئے، اور ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت چاہی اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے پاس قاصد ہو کر آیا ہوں، آپ سے حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں نے تم سے دانائی کا عہد لیا تھا اور تم اپنے پیروں پر کھڑے رہے (یعنی دعا کی بجائے اپنی تدبیروں میں لگے رہے، اس خواب میں دُعا مانگنے کی طرف اشارہ ہے۔) پس تم کیا کہتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ یہ خواب تم نے کب دیکھا ہے؟ کہا گذشتہ رات، تو حضرت عمرؓ نکلے اور لوگوں میں آواز دلوائی کہ نماز تیار ہے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے میری طرف سے کوئی ایسی بات جانی کہ اس بات کا غیر اس سے بہتر ہو؟ سب نے کہا، اے میرے اللہ نہیں، —— حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بلالؓ بن حارث ایسا ایسا کہتے ہیں (کہ دانائی کو لازم پکڑ) لوگوں نے کہا بلالؓ سچ کہتے ہیں، آپ اللہ سے اور مسلمانوں کے ذریعہ مدد طلب کیجئے۔ آپ نے مسلمانوں کے پاس اطلاع بھیجی اور حضرت عمرؓ اس بات سے رُکے ہوئے تھے (کہ دُعا مانگیں) اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اکبر! مصیبت اپنی مُدّت کو پہنچ گئی، پس

www.toobaaelibrary.com

دُور ہوگئی، جب کسی قوم کے لئے طلب کرنے میں اجازت دے دی گئی تو ان سے مصیبت دُور کر دیجاتی ہے۔ شہروں کے حکّام کی طرف لکھا کہ اہل مدینہ کی اور جو لوگ مدینہ کے گرداگرد ہیں ان کی امداد کرو، ان کی مشقّت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور لوگوں کو بارش طلب کرنے کے لئے نکالا، خود بھی نکلے اور اپنے ساتھ حضرت عباسؓ کو لے کر پاپیادہ چلے نہایت مختصر خطبہ دیا، پھر نماز پڑھی اور اس کے بعد گھٹنے کے بل بیٹھ گئے اور کہا اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اے میرے اللہ! ہماری مغفرت کر دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا۔

اس کے بعد واپس ہوئے ـــــ واپسی پر مکان نہیں پہنچے تھے، یہاں تک کہ پانی کے کھلوں میں گھسنا پڑا ـــــ

اور ایک روایت میں ہے کہ مزینہ کے گھر والوں نے جو جنگل کے رہنے والے تھے اپنے ساتھیوں سے کہا ہمیں مصیبت انتہا کو پہنچ گئی ہے، ہمارے لئے بکری ذبح کر، ساتھی نے کہا بکری میں کچھ نہیں ہے وہ لوگ اصرار کرنے لگے یہاں تک کہ ان کے لئے بکری ذبح کی جب اس کی کھال نکالی تو فقط سُرخ ہڈیاں نکلیں اس نے بلند آواز سے کہا ہائے محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) تو اس نے خواب میں دیکھا کہ حضورؐ اس کے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا بارش کی بشارت حاصل کر، عمر کے پاس جا اور ان سے میرا سلام کہہ اور ان سے کہنا کہ میرا تجھ سے وعدہ ہے اور تو وعدہ کا پورا کرنے والا ہے۔ وعدہ کے پورا کرنے میں بہت سخت ہے پس دانائی اختیار کر، دانائی اختیار کر اے عمرؓ! ـــــ

چنانچہ یہ صحابیؓ حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور ان کے غلام سے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قاصد کے لئے اجازت طلب کر، اس کے بعد پہلی حدیث کے معنیٰ ذکر کئے ہیں۔ (حیاۃ الصحابہؓ ص ۷۰۱ تا ۷۰۲ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

یحییٰ بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ابو معاویہ نے عن اعمش عن ابی صالح عن مالک ہم سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضؓ کے زمانے میں لوگوں کو قحط نے آلیا تو ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس آکر کہا یارسول اللہ! اپنی اُمّت کے لئے اللہ سے بارش طلب کیجئے، وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں پس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور فرمایا، حضرت عمرؓ کے پاس جا کر انہیں میرا سلام کہو اور انہیں بتاؤ کہ وہ سیراب کئے جائیں گے اور انہیں کہنا عقلمندی اختیار کرو، اس شخص نے آکر حضرت عمرؓ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں اسی کام میں کوتاہی کرتا ہوں جس سے میں عاجز آجاتا ہوں۔

(تاریخ ابن کثیر ص ۱۹۵ ج ۷)

حضرت بنتِ جرثوم کا اپنے والد ماجد کے بارے میں انتقال کا خواب

شام فتح ہونے کے بعد یہاں قیام پذیر ہو گئے، گو شام میں قیام تھا، لیکن جنگِ صفین میں غیر جانبدار رہے، سیدنا امیر معاویہؓ کے عہد میں سربسجدہ واصل بحق ہوئے ——— زندگی میں اکثر کہا کرتے تھے کہ خدا مجھ کو تم لوگوں کی طرح ایڑیاں رگڑ کے اور دم گھٹا کے نہ اُٹھائیگا۔ ان کا یہ کہنا بالکل صحیح نکلا، ایک شب کو آدھی رات گئے نماز میں مشغول تھے۔ ان کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ والد کا انتقال ہو گیا، اس خواب پریشان پر وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور آواز دی، معلوم ہوا نماز پڑھ رہے ہیں، تھوڑی دیر کے

www.toobaaelibrary.com

بعد دوسری آواز دی کوئی جواب نہ ملا، پاس جا کر دیکھا تو سر سجدہ میں تھا۔ اور روح پرواز کر چکی تھی ——— (سیر الصحابہ جلد ہفتم ص۲۶۶)

حضرت حسین بن علیؓ کی پیدائش کے بارے میں حضرت بنت حارثؓ کا خواب

ابھی آپ شکم مادر میں تھے کہ حضرت حارثؓ کی صاحبزادی نے خواب دیکھا کہ کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر ان کی گود میں رکھ دیا ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک ناگوار اور بھیانک خواب دیکھا ہے فرمایا کیا؟ عرض کیا ناقابل بیان ہے۔ فرمایا بیان کرو آخر کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار پر انہوں نے خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا یہ تو نہایت مبارک خواب ہے۔ فاطمہؓ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے گود میں لوگی۔

(سیر الصحابہ ج ۲ ص۱۴۶)

www.toobaaelibrary.com

بنی اسرائیل کے ایک شخص کو قبولیت صدقہ کی خواب میں بشارت

حضرت ابی ہریرہؓ روایت ہے کہ (بنی اسرائیل کے) ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات چھپکے سے صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو چھپکے سے ایک آدمی کے ہاتھ میں مال دے کر چلا آیا صبح کو لوگوں میں آپس میں چرچا ہوا کہ کوئی شخص رات کو ایک چور کو صدقہ دے گیا اس صدقہ کرنے والے نے کہا کہ یا اللہ چور پر صدقہ کرنے میں تیرے ہی لئے تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ بدحال کو دیا جاتا تو ہی بتا میں کیا کر سکتا تھا) —— پھر اس نے دوبارہ ٹھانی کہ آج رات کو پھر صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اس کو ایک عورت کو دے آیا (یہ خیال کیا ہو گا کہ یہ تو چوری کیا کریگی) صبح کو چرچا ہوا کہ رات کو کوئی شخص فلاں بدکار عورت کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے زنا کرنے والی عورت پر بھی (کہ میرا مال تو اس سے بھی کم درجہ کے قابل تھا) پھر تیسری مرتبہ ارادہ کیا کہ کہ آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ لے کر گیا اور اس کو ایک شخص کو دیدیا جو مالدار تھا صبح کو چرچا ہوا کہ رات کو ایک مال دار کو صدقہ دیا گیا۔ اس صدقہ دینے والے نے کہا یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر بھی، زنا کرنے والی عورت پر بھی اور غنی پر بھی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کرلے اور زانیہ پر اس لئے کہ وہ شاید زنا سے توبہ کرلے) جب وہ یہ دیکھے گی کہ بغیر منہ کالا کرائے بھی اللہ جل شانہ، عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی اور غنی پر اس لئے تاکہ اس کو عبرت حاصل ہو (کہ اللہ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ

www.toobaaelibrary.com

سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اس کو اللہ جل شانہٗ نے عطا فرمایا ہے، صدقہ کرنے لگے ـــــ (متفق علیہ مشکوٰۃ بحوالہ فضائل صدقات، ج ۱ صـ ۷۸ تا صـ ۸۵)

ف: ایک حدیث میں یہ قصہ اور طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ دوسرا قصہ ہو کہ اس قسم کے متعدد واقعات میں کوئی اشکال نہیں، اور اگر وہ یہی قصہ ہے تو اس سے اس قصہ کی کچھ وضاحت ہوتی ہے ـــــ

طاؤس رح کہتے ہیں کہ ایک شخص نے منت مانی کہ جو شخص سب سے پہلے اس آبادی میں نظر پڑے گا اس پر صدقہ کروں گا۔ اتفاق سے سب سے پہلے ایک عورت ملی اس کو صدقہ کا مال دیدیا، لوگوں نے کہا کہ یہ تو بڑی خبیث عورت ہے اس صدقہ کرنے والے نے اس کے بعد جو شخص سب سے پہلے نظر پڑا اس کو مال دیا، لوگوں نے کہا یہ تو بدترین شخص ہے۔ اس شخص نے اس کے بعد جو سب سے پہلے نظر پڑا اس پر صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا یہ تو بڑا مالدار شخص ہے۔ صدقہ کرنے والے کو بڑا رنج ہوا۔ تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اللہ جل شانہٗ نے تیرے تینوں صدقے قبول کر لئے۔ وہ عورت فاحشہ تھی لیکن محض ناداری کی وجہ سے اس نے یہ فعل اختیار کر رکھا تھا، جب سے تو نے اس کو یہ مال دیا ہے اس نے یہ برا کام چھوڑ دیا ـــــ دوسرا شخص چور تھا وہ بھی تنگدستی کی وجہ سے چوری کرتا تھا۔ تیرا مال دینے پر اس نے چوری سے علیحدگی اختیار کر لی ـــــ

تیسرا شخص مالدار ہے اور کبھی صدقہ نہ کرتا تھا۔ تیرے صدقہ کرنے سے اس کو عبرت ہوئی کہ میں اس سے زیادہ مالدار ہوں۔ اس لئے زیادہ صدقہ کرنے کا مستحق ہوں اب اس کو صدقہ کی توفیق ہو گئی ـــــ (کنز)

(فضائل صدقات حصہ اوّل صـ ۸۰)

www.toobaaelibrary.com

ہرقل کے فوجی افسر باہان کے سرداروں کے فاتحینِ شام صحابۂ کرامؓ کے بارے میں خواب

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس وقت باہان کو اُس (شکست) کی اطلاع کی گئی تو وہ اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہنے لگا بادشاہ (ہرقل) کو اس قوم کے حالات کی بہت زیادہ اطلاع تھی۔ مسیح کی قسم! تمہارے اندر ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے تم مغلوب ہو رہے ہو اور یہ قوم برابر فتح کرتی چلی آرہی ہے۔ اگر تم نے اپنی کثرت سے اُنہیں نہ پیس ڈالا تو تمہاری طرف سے کوئی اُن کے مقابلہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ اُس قوم کا ایک سردار اُس کے پاس آیا اور دیر تک اُس کے کان میں کچھ کہتا رہا اور جب وہ کہہ کر فارغ ہو گیا تو باہان کا چہرہ زرد پڑ گیا ——

لوگوں نے جس وقت اُس سے دریافت کیا کہ یہ آپ سے کیا کہہ گیا ہے۔؟ تو یہ گونگوں کی طرح خاموش ہو گیا اور کچھ جواب نہیں دیا۔ جبلہ ابن ایہم غسان کا بیان ہے کہ جس وقت اُسے اُن تینوں[1] آدمیوں کے متعلق جن میں وہ پہلا سردار بھی شامل تھا خبر کی گئی تو وہ کہنے لگے کہ وہ تمہارے اُوپر فتح پا کر رہیں گے اُسی وقت اُس کے پاس ایک سردار آیا اور وہ اُس کے کان میں کہنے لگا —

ایُّہا الملک! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ آدمی جو ابلق اور سبز گھوڑوں پر سوار اور تمام اسلحہ سے مسلّح تھے آسمان سے اُترے اور ان عربوں

---

[1] یہ تین کافر معرکۂ یرموک میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں آغازِ جنگ ہی میں جہنم واصل ہوئے۔ اس کی اطلاع باہان کو دی گئی تھی۔ (از مرتب غفرلہٗ)

www.toobaaelibrary.com

کو گھیر لیا۔ ہم بھی ان کے سامنے کھڑے تھے۔ ہمارے لشکر میں سے جو نکلتا رہا وہ برابر اس کو قتل کرتے رہے حتّٰی کہ ہمارے اکثر آدمیوں کا ڈھیر کر کے رکھ دیا۔ میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اب وہی بیداری میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے ایک آدمی نے نکل کر ہمارے تین آدمیوں کو قتل کر کے رکھ دیا ہے۔ میری رائے میں یہ آسمان ہی میں مقدر ہو چکا ہے کہ وہ ہم پر فتح یاب ہوں ——

کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی باہان کا دِل بیٹھ گیا اور ان کی کمر ٹوٹ گئی اور اُسے کوئی جواب نہیں دیا —— (فتوح الشام ص۳۵۵)

جب تمام آدمی اس سے علیحدہ ہو گئے تو محض ایک سردار اُس کے پاس رہ گیا۔ وہ کہنے لگا۔ بادشاہ! خدا کی قسم! اصل بات یہی ہے جو آپ نے فرمائی۔ ہم اپنے ظلم کی وجہ سے مغلوب ہوئے —— چلے جاتے ہیں۔ آپ یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ سوار سبز گھوڑوں پر آسمان سے اُترے۔ انہوں نے عربوں کو گھیرا۔ وہ تمام اسلحہ سے مسلّح تھے، ہم انہیں برابر گویا کھڑے دیکھ رہے تھے، ہمارا جو سوار بھی ان کی طرف جاتا ہے وہ اُسے فوراً قتل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اکثر آدمی مار ڈالے۔ غرض اس نے پہلے سردار کی طرح اپنا یہ تمام خواب من وعن اسی طرح بیان کیا (فتوح الشام ص۳۵۵)

www.toobaaelibrary.com

ثابت ابنِ قیسؓ کی خواب میں وصیّت اور حضرت صدّیق اکبرؓ کی طرف سے اس کا نفاذ

عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ثابت ابنِ قیس ابنِ شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی صاحبزادی نے بیان فرمایا کہ ثابت ابنِ قیس رضی اللہ عنہٗ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ جنگِ یمامہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئے (جن کے بارہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے موتِ شہادت کی پیش گوئی فرمائی تھی) اور مسیلمہ کذّاب سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے اور سالم مولیٰ حذافہ نے گڑھے کھود لیے (گویا خندق بنائی) کہ ان میں جم کر لڑیں گے، چنانچہ لڑے اور شہید ہو گئے، تو حضرت ثابت ایک اعلیٰ اور نفیس قسم کی زرہ پہنے ہوئے تھے ان کی لاشوں پر ایک مسلمان گزرا تو اس نے وہ زرہ چرا کر اُتار لی، تو اگلے ہی دن ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضرت ثابتؓ اسے فرما رہے ہیں کہ میں تجھے ایک وصیّت کرتا ہوں خبردار اسے بدخوابی یا تخیل سمجھ کر ضائع مت کر دینا اور وہ یہ کہ کل میں قتل ہوا تو ایک شخص میری لاش پر گذرا اور میرے سر سے زرہ اتار کر لے گیا۔ اس کا گھر فلاں جگہ ہے زرہ کی یہ علامتیں ہیں۔ تو خالد کے پاس جا کر کہنا کہ کسی آدمی کو بھیج کر اس شخص کے پاس سے میری زرہ نکلوا لیں اور جب تو مدینہ پہنچے تو خلیفۂ رسول اللہ حضرت صدّیقِ اکبرؓ کے پاس جانا اور انہیں بتلانا کہ ثابت بن قیسؓ کے ذمّہ اتنا قرضہ ہے اور فلاں میرا غلام ہے اُسے آزاد کر دیا جائے۔

چنانچہ یہ شخص خواب کی ہدایت کے مطابق اوّلاً حضرت خالد رضی اللہ عنہٗ کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ سُنایا۔ خالد رضی اللہ عنہٗ نے آدمی بھیج کر وہ زرہ نکلوائی

www.toobaaelibrary.com

اور صدیق اکبرؓ کو جب اس شخص نے واقعہ سُنایا تو انہوں حضرت ثابتؓ کی وصیّت جاری فرمادی۔ (عالم برزخ از حضرت حکیم الاسلامؒ) صـ۳۷، صـ۳۸)

سیر الصحابہؓ میں بھی اس خواب کا اس طرح تذکرہ ہے۔

بدن پر زرہ نہایت عمدہ تھی ایک مسلمان نے اُتارلی، ایک دوسرے مسلمان نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ثابتؓ ان سے کہہ رہے ہیں فلاں مسلمان نے میری زرہ اُتارلی ہے تم خالدؓ سے کہو کہ اس سے وصول کرلیں اور مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ سے کہنا کہ ثابت پر اتنا قرض تھا وہ اس زرہ سے ادا کریں اور میرا فلاں غلام آزاد کر دیں۔ حضرت خالدؓ نے زرہ لے لی۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس وصیّت پر عمل کیا۔

(سیر الصحابہ ج ۲ صـ۲۵۲ حصہ اوّل)

www.toobaaelibrary.com

غزوۂ بدر کی شکست کے بارے میں جہیم بن الصلت کا خواب

قریش پورے ساز و سامان کے ساتھ گاتے بجاتے بدر کے لئے روانہ ہوئے جب مقام جحفہ میں پہنچے تو جہیم بن صلت نے یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے اور ایک اونٹ اس کے ہمراہ ہے وہ آ کر کھڑا ہوا اور یہ کہتا ہے۔ قتل ہوا عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ابوالحکم بن ہشام یعنی ابوجہل۔ اور امیہ بن خلف اور فلاں فلاں۔ بعد ازاں اس شخص نے اونٹ کے ایک برچھا مار کر لشکر میں چھوڑ دیا، لشکر میں کوئی خیمہ ایسا نہ رہا جس پر اس کے خون کے چھینٹے نہ پڑے ہوں۔ ابوجہل کو جب اس خواب کی اطلاع ہوئی تو بہت برہم ہوا اور یہ کہا کہ یہ بنی عبدالمطلب میں دوسرا نبی پیدا ہوا ہے۔ کل کو جب مقابلہ ہوگا تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ جنگ میں ہم سے کون قتل ہوگا۔

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۷، ۶۸ ج ۱)

اور تاریخ ابن کثیر میں یہی خواب اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

جہیم بن صلت بن مخرمہ بن مطلب ابن مناف نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں آیا اور اس نے قریش کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا، اس نے قریش سے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ قریش کے جن لوگوں کو اس نے اس شخص کے ہاتھوں قتل ہوتے دیکھا وہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوالحکم بن ہشام، امیہ بن خلف اور قریش کے فلاں فلاں دوسرے دوسرے لوگ تھے۔ اس نے قریش کے ان سب اشراف کے نام بتائے جو بعد میں جنگ بدر میں مسلم مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ (تاریخ ابن کثیر ص ۳۳۹ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

حضرت جمیلہؓ زوجہ حضرت حنظلہؓ کا غسیل الملائکہ کی شہادت کے بارے میں خواب

ابو عامر فاسق جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اس معرکہ (اُحد) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ابوسفیان اور حضرت حنظلہ کا مقابلہ ہو گیا۔ حضرت حنظلہؓ نے دوڑ کر ابوسفیان پر وار کرنا چاہا لیکن پیچھے سے شدّاد بن اسود نے ایک وار کیا جس سے حضرت حنظلہؓ شہید ہوئے، لڑائی ختم ہونے کے بعد جب ان کی لاش کی تلاش کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——

"میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ حنظلہ کو اُبر کے پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے ہیں"۔ اسی وجہ سے حضرت حنظلہؓ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کی بیوی سے معلوم ہوا کہ حالتِ جنابت ہی میں جہاد کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔ اِسی حالت میں شہید ہوئے۔ (رواہ ابن اسحاق والحاکم وصححہ ورواہ ابن سعد وغیرہ خصائص کبریٰ ص۲۱۶ ج ۱) ——

جس روز حضرت حنظلہ شہید ہونے والے تھے۔ اسی شب ان کی بیوی نے یہ خواب دیکھا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا اور حنظلہ اس میں داخل ہوئے اور داخل ہونے کے بعد وہ دروازہ بند کر لیا گیا۔ بیوی اس خواب سے سمجھ چکی تھیں کہ حنظلہؓ اب اس عالم سے رخصت ہونے والے ہیں —— (سیرتِ مصطفیٰ ص۲۰۴، ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت حسنؓ کا خلفاء ثلاثہؓ کے بارے میں خواب

فلفلہ جعفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بن علیؓ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ عرش سے چمٹے ہوئے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی کمر پکڑے ہوئے ہیں اور حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کی اور حضرت عثمانؓ حضرت عمرؓ کی کمر پکڑے ہوئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ خون آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جا رہا ہے۔ حضرت حسنؓ نے یہ خواب بیان کیا اور ان کے پاس شیعہ کی ایک جماعت تھی تو حضرت حسنؓ نے کہا میں نے حضرت علیؓ کو نہیں دیکھا اور میرے نزدیک کوئی حضرت علیؓ سے اتنا زیادہ محبوب نہیں تھا کہ میں اُسے دیکھوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پکڑے ہوئے ہوں۔ لیکن میں نے خواب اسی طرح دیکھا ہے۔ پھر پوری حدیث ذکر کی ـــــ (ازحیاۃ الصحابہؓ ص۵۵۷ ج۳)

حضرت حسنؓ کا حضرت عثمان غنیؓ کی مظلومیت کے بارے میں خواب

ابویعلیٰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے فرمایا اے لوگو! میں نے گذشتہ رات ایک عجیب بات اپنے خواب میں دیکھی تھی۔ میں نے رب تعالیٰ کو عرش کے اُوپر دیکھا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ عرش کے ایک پایہ کے پاس کھڑے ہو گئے، اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ آئے انہوں نے حضورؐ کے کندھے پر ہاتھ رکھا ـــــ پھر حضرت عمرؓ آئے اور اپنا ہاتھ حضرت ابوبکرؓ کے کندھے پر رکھا ـــــ پھر حضرت عثمانؓ آئے اور انہیں اُچھالا گیا تھا انہوں نے کہا اے میرے اللہ! اپنے بندوں سے پوچھ کر مجھے کس معاملہ میں قتل کیا ہے؟ ـــــ

www.toobaaelibrary.com

حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آسمان سے دو پرنالوں نے زمین پر خون بہایا۔ راوی کہتے ہیں حضرت علیؓ سے کہا گیا، آپ اس چیز کو نہیں دیکھتے، جس بات کو حضرت حسنؓ بیان کر رہے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، جس طرح انہوں نے خواب دیکھا ہے اسی طرح بیان کر رہے ہیں ——

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ میں اس خواب کے بعد جو میں نے دیکھا ہے اس لڑائی میں شرکت نہ کروں گا، پھر پہلی جیسی روایت ذکر کی، مگر اس روایت میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ حضرت عمرؓ پر رکھا اور خون کو ان دونوں سے اس طرف بہتا ہوا دیکھا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت عثمانؓ کا خون ہے اللہ اس کو طلب کر رہا ہے —— (حیاۃ الصحابہؓ ص ۵۷۰ ج ۳ و سیرت خلفاء راشدین ص ۴۰۲)

حضرت حسنؓ کا خواب کی وجہ سے طلب عطیہ کا ترک

جب آپ اپنے تقویٰ کی وجہ سے مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے حضرت معاویہؓ کے لئے خلافت سے دست بردار ہو گئے تو حضرت معاویہ ہر سال آپ کو عطیہ دینا واجب تھا اور وہ آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور بسا اوقات آپ نے ان کو چار لاکھ درہم عطیہ دیا۔ اور ہر سال آپؓ کو ایک لاکھ —— وظیفہ دیا، ایک سال آپ نہ جا سکے اور عطیہ کا وقت آ گیا اور حضرت حسنؓ کو اس کی ضرورت پڑی —— اور آپ بڑے سخی تھے —— تو آپ نے حضرت معاویہ کو خط لکھنا چاہا کہ وہ عطیے کو ان کے پاس بھیج دیں۔ اور جب آپ اس رات کو سوئے تو آپ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے فرمایا —— اے میرے بیٹے! کیا تو مخلوق کی طرف اپنی ضرورت لکھتا

www.toobaaelibrary.com

ہے۔؟ اور آپؐ نے انہیں ایک دُعا سکھائی جو آپ مانگا کرتے تھے، پس حضرت حسنؓ نے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا اور آپ نے اس کا ذکر حضرت معاویہؓ سے کیا۔ اور ان سے جستجو کی۔ تو آپ نے فرمایا آپ کی طرف دو لاکھ دراہم بھیج دیئے جائے شاید انہیں ضرورت ہو۔ جس کی وجہ سے آپ نے ہمارے پاس آنا ترک کر دیا ہے۔ اور بغیر سوال کے وہ دراہم آپ کے پاس لے جائے گئے (تاریخ ابن کثیر ص ۸۵ ج ۸)

امام حسینؓ کا کوفہ جاتے ہوئے "ناقابل بیان خواب"

حضرت امام حسینؓ ترویہ کے دن ذی الحجہ ۶۰ھ کو کوفہ روانگی کی نیت سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ہیں تو عمرو بن سعید بن عاص اموی حاکم مکہ نے باصرار روکا اور اس سلسلہ میں آخری کوشش کے طور پر ایک خط سرکاری مُہر کے ساتھ آپ کی خدمت میں روانہ کیا ——

آپ نے وہ خط پڑھا اور فرمایا ——

"میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، اس میں آپ نے مجھے ایک حکم دیا ہے، میں اس کو پورا کروں گا۔ خواہ اس کا نتیجہ میرے موافق نکلے یا مخالف"۔ عبداللہ اور یحییٰ نے پوچھا، کیا خواب تھا؟ فرمایا میں نے اسے نہ کسی سے بیان کیا ہے اور نہ مرتے دم تک بیان کروں گا ——

اس گفتگو کے بعد عمرو بن سعید کے خط کا جواب لکھا کہ "جو شخص اللہ عزوجل کی طرف بُلاتا ہے، عملِ صالح کرتا ہے اور اپنے اسلام کا معترف ہے وہ خدا اس کے رسول سے اختلاف کیونکر کر سکتا ہے۔ تم نے مجھے امان، بھلائی اور صلۂ رحمی کی دعوت دی ہے۔ پس بہترین امان اللہ تعالیٰ کی امان ہے، جو شخص دُنیا میں خدا سے نہیں ڈرتا، خدا قیامت کے دن اس کو امان نہیں دے گا۔ اس لئے میں دُنیا میں خدا کا خوف

www.toobaaelibrary.com

چاہتا ہوں، تاکہ قیامت کے دن اس کی امان کا مستحق رہوں، اگر خط سے تمہاری نیت واقعی میرے ساتھ صلہ رحمی اور نیکی کی ہے تو خدا تم کو دنیا اور آخرت دونوں میں جزائے خیر دے۔ والسلام ——— (سیر الصحابہؓ ج ۲ ص۱۷)

حضرت امام حسینؓ کا کوفہ جاتے ہوئے قصر بنی مقاتل میں خواب

عذیب الہجانات سے بڑھ کر قصر بنی مقاتل میں قافلہ اترا یہاں ایک خیمہ نصب تھا۔ حضرت حسینؓ نے پوچھا کس کا خیمہ ہے معلوم ہوا عبیداللہ ابن حر جعفی فرمایا، انہیں بلا لاؤ! انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر جواب دیا میں صرف اسی لئے کوفہ سے چلا آیا تھا کہ اپنی موجودگی میں وہاں حسینؓ کا آنا پسند نہ کرتا تھا اس لئے اب میں ان کا سامنا کرنا نہیں چاہتا۔ آدمی نے آکر حضرت حسینؓ کو یہ جواب سنا دیا اسے سن کر حضرت حسینؓ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور اپنی مدد کے لئے کہا لیکن عبیداللہ نے آپ کو بھی وہی جواب دیا جو پہلے آدمی کو دے چکے تھے، حضرت حسینؓ نے فرمایا، اگر تم میری مدد نہیں کرتے تو کم از کم خدا کا خوف کر کے مجھ سے لڑنے والے زمرہ میں تو شامل نہ ہو۔ عبیداللہ نے کہا انشاء اللہ ایسا نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت حسینؓ اپنی فرودگاہ پر لوٹ آئے، تھوڑی رات گئے آنکھ لگ گئی تھی، پھر آپ انا للہ وانا الیہ راجعون اور الحمد للہ رب العالمین پڑھتے ہوئے بیدار ہو گئے، آپ کے صاحبزادہ زین العابدین نے پوچھا ابا! آپ نے الحمد للہ و انا للہ کیوں پڑھا؟ فرمایا میری آنکھ لگ گئی تھی۔ کہ میں نے خواب میں ایک سوار دیکھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ قوم جا رہی ہے اور موت اس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ خواب ہماری موت کی خبر ہے۔ شیر دل صاحبزادے نے جواب دیا۔ ابا جان! خدا آپ کو برے وقت

www.toobaaelibrary.com

سے بچائے۔ کیا ہم حق پر نہیں ہیں ؟ فرمایا، خدا کی قسم! حق پر ہیں۔ عرض کیا جب حق کی راہ میں موت ہے تو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ فرمایا خدا میری جانب سے تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ اس خواب کی صبح کو یہاں سے کوچ کا حکم دیا ——
(سیر الصحابہ ج ۶ ص ۱۷۹)

حضرت حسنؓ کا اپنے وصال کے بارے میں خواب

حضرت حسنؓ بن علیؓ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد لکھا ہوا ہے۔ آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔ حضرت سعید ابن المسیبؒ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر آپ نے یہ خواب دیکھا ہے تو آپ کی مدّت تھوڑی باقی رہ گئی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت حسنؓ بن علیؓ اس کے بعد کچھ دن ہی زندہ رہے۔ حتّٰی کہ آپ کی وفات ہو گئی —— (تاریخ ابن کثیر ج ۸ ص ۹۵)

حابس بن سعدؓ کا جنگِ صفین کے بارے میں خواب

حابس بن سعد طائیؓ نے خواب دیکھا کہ آفتاب اور ماہتاب میں باہم جنگ ہوئی اور ہر ایک کے ساتھ کچھ ستارے ہیں یہ خواب انہوں نے حضرت فاروقِ اعظمؓ سے بیان کیا آپ نے پوچھا تم کس کے ساتھ تھے، انہوں نے کہا، چاند کے ساتھ، حضرت فاروقِ اعظمؓ نے فرمایا : اب میں تم کو کسی کام پر مقرّر نہ کروں گا، تم تاریک نشانی کے ساتھ تھے، چنانچہ یہ

www.toobaaelibrary.com

جنگِ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے
(از سیرت خلفائے راشدین ص۱۶۰ و ۱۶۱)
لیکن تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص۲۲ ج۱ میں یہی خواب حضرت جابر بن سعید الطائی سے منسوب کیا گیا ہے ——— واللہ اعلم بالصواب)

آیت الکرسی کی عظمت

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو اس کے بھائی نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ: ———
میرے بھائی! کس عمل کو آپ نے افضل پایا ———
اُس نے کہا کہ قرآن کریم کو افضل پایا ———
پھر پوچھا کہ قرآن کریم کی کونسی آیت کو افضل پایا ———
انہوں نے کہا کہ آیت الکرسی کو افضل پایا ———
پھر پوچھا کہ لوگ اُمید رکھتے ہیں۔ اس نے کہا۔ ہاں! ———
فرمایا: "تم ایسی جگہ پر ہو کہ عمل کر سکتے ہو، مگر عمل کی قدر و منزلت نہیں جانتے۔ اور ہم ایسے مقام پر ہیں کہ عمل کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں دارالعمل نہیں ہے ———
(منتخب الکلام فی تفسیر الاعلام ص۱۸)

www.toobaaelibrary.com

سورۃ الضحیٰ، پیشانی پر لکھے ہوئے دیکھنے کی تعبیر

حضرت حسن رضؓ ابن علی رضؓ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی پیشانی مبارک پر وَالضُّحٰی وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی، لکھا ہوا خواب میں دیکھا۔ تو سعید ابن المسیب رحؒ سے تعبیر پوچھی انہوں نے فرمایا کہ وصیت کیجئے اور استغفار فرمائیں۔ چنانچہ ایک ہی رات بعد ان کا انتقال ہوگیا ——

(تعطیر الانام فی تعبیر المنام صـ۴۶ ج ۱)

حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام سے خواب میں انگشتری پر نقش کا استفسار

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما نے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی تو پوچھا کہ :-

"میں اپنی انگوٹھی پر کچھ نقش کروانا چاہتا ہوں تو کیا لکھواؤں ؟

انہوں نے ارشاد فرمایا :-

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ——

کیونکہ یہ کلمات انسان سے ہر قسم کے فکر و غم کو دور کرنے کا ذریعہ ہیں۔

(منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام صـ۵۵ ج ۱)

www.toobaaelibrary.com

حضرت خالد بن سعیدؓ کا خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا

حضرت خالد بن سعید بن العاص اپنے تمام بھائیوں سے پیشتر شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے اور ان کے اسلام لانے کی ابتداء اس طرح ہوئی انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو ایک آگ کے کنارے کھڑا کیا گیا اس آگ کی وسعت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا ہی کو اس کا علم ہے (کس قدر طویل و عریض و مرتفع تھی) اور خواب میں یہ بھی دیکھا کہ کسی آنے والے نے ان کے پاس آکر ان کو آگ میں دھکا دینا چاہا مگر ان کی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کمر پکڑے ہوئے ہیں اور آگ میں گرنے سے بچا رہے ہیں اس گھبراہٹ میں ان کی آنکھ کھل گئی اسی وقت زبان سے نکلا، خدا کی قسم یہ خواب سچا ہے۔ فوراً ہی حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خواب کا تذکرہ کیا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ (من جانب اللہ) بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہاں موجود ہیں۔ ان کی پیروی کرلو، تمہارے خواب کی تعبیر یہی ہے کہ تم آپؐ کی پیروی کرکے رہو گے اور اسلام میں داخل ہو گے اور اسلام ہی تم کو آگ میں داخل ہونے سے بچائے گا اور تمہارا باپ اس آگ میں جا چکا ہے، حضور علیہ السلام موضع اجیاد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت خالدؓ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول! اے محمدؐ! آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، میں تم کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی طرف بلاتا ہوں کہ محمدؐ، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور بت پرستی کو جس پر تم جم رہے ہو چھوڑ دو۔ یہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع رسانی کر سکتے ہیں۔ اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کون ان کی عبادت کرتا ہے، کون نہیں کرتا ——— حضرت خالدؓ فوراً ہی کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے کہ میں گواہی

www.toobaaelibrary.com

دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ——

حضور علیہ السلام ان کے اسلام لانے سے بہت خوش ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت خالدؓ گھر سے غائب ہو گئے اور ان کے والد کو ان کے اسلام لانے کا پتہ چل گیا، ان کی تلاش کے لئے آدمی بھیجے ان کو ان کے والد کے پاس لایا گیا۔ والد نے ان کو بڑی تنبیہ کی، ڈرایا دھمکایا اور جو کوڑا ہاتھ میں لئے ہوئے تھا اس سے اس قدر پٹائی کی کہ کوڑا ان کے سر پر توڑ دیا اور کہا خدا کی قسم! میں تیرا کھانا پینا بند کر دوں گا۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ اگر آپ کھانا پینا بند کر دیں گے تو اللہ پاک ضرور اتنا رزق مجھے دیگا جس سے میں زندگی گزار سکوں گا۔ اور یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے، حضور علیہ السلام ان کا ہر طرح خیال رکھتے اور یہ اکثر آپ کے ساتھ رہتے۔

(حیاۃ الصحابہؓ از حضرت امیر تبلیغ مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ)

حضرت خالد بن ولیدؓ کا قبول اسلام کے سلسلہ میں خواب

خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب میرے بھائی کا خط مجھے ملا، میرے حضرت دل میں مدینہ کی طرف نکلنے کا ایک نشاط پیدا ہوا اور میرے دل میں اسلام کی رغبت کر گئی اور مجھے اس بات سے انتہائی خوشی ہوئی کہ اس سرکار دوجہاںؐ نے مجھے پوچھا تو ہے۔ اور اسی دوران میں میں نے یہ خواب دیکھا کہ میں ایک قحط زدہ اور تنگ ملک میں ہوں۔ اور وہاں سے نکل کر ایک وسیع اور سرسبز و شاداب ملک میں پہنچ گیا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ خواب یقیناً کوئی معنی رکھتا ہے، چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا، میں نے جی میں کہا کہ میں اپنے اس خواب کا تذکرہ حضرت

www.toobaaelibrary.com

ابوبکرؓ سے ضرور کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس خواب کی تعبیر میں فرمایا کہ وہ تمہارا وسیع ملک کی طرف نکلنا یہی اللہ پاک کا اسلام کی ہدایت دینا ہے۔ وہ تنگ آبادی شرک کی تنگ آبادی تھی جس میں تم پھنسے ہوئے تھے۔ بہرحال میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضری کا پختہ ارادہ کرلیا ــــــ

اور اس فکر میں تھا کہ کس کے ساتھ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ میں نے صفوان بن اُمیہ سے اسی سلسلہ میں ملاقات کی اور کہا اے ابو وہب کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اب ہم کس حال میں ہیں؟ اب ہماری تعداد مُٹھ میں ایک دو داڑھ کی طرح پر ہے اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم عرب اور عجم پر غالب آگئے۔ میرے نزدیک مناسب یہی ہے کہ ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپؐ کا اتباع کرلیں۔ اب تو محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عزّت سے ہماری عزّت ہے۔ صفوان نے بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا اور یوں کہا اگر میں تنہا بھی باقی رہ جاؤں جب بھی اس کا کبھی اتباع نہ کروں گا میں اُسے چھوڑ کر چل دیا اور میں نے اپنے جی میں کہا اس آدمی کے بھائی اور باپ بدر میں مارے گئے ہیں۔ اس لئے یہ انتہائی کبیدہ خاطر ہے ــــــ

اس کے بعد عکرمہ بن ابی جہل سے ملا۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے اس راز کو افشاء نہ کرنا۔ انہوں نے کہا اچھا میں کسی سے اس کا تذکرہ نہ کروں گا۔ میں اپنے گھر واپس گیا اور میں نے اپنی سواری کے بارے میں حکم دیا۔ چنانچہ میں اس پر سوار ہوکر چل پڑا عثمان بن طلحہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ میرا دوست ہے لاؤ ان سے بھی بات کرکے دیکھوں پھر مجھے ان کے آباء و اجداد کا قتل کیا جانا یاد آیا تو میں نے ان سے تذکرہ کرنے کو اچھا نہ سمجھا، مگر یہ سوچ کر کہ میں ابھی چلدوں گا کہدینے میں حرج ہی کیا ہے میں نے ان سے ان حالاتِ موجودہ کا تذکرہ کیا۔ کہ اب تو ہم لوگوں کی مثال بھٹ میں گھُسی ہوئی لومڑی جیسی ہے اگر اس پر ایک ڈول پانی ڈالا جائے تو وہ

www.toobaaelibrary.com

نکل بھاگے گی اور سلسلۂ گفتگو میں وہ بات بھی آ گئی جو میں نے ان دونوں سے کہی تھی یہ تو سنتے ہی فوراً آمادہ ہو گئے تب میں نے ان سے کہا کہ میں آج ہی صبح جانے کا ارادہ کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ چلو اور یہ میری سواری بھی فی منا خریں تیار کھڑی ہے۔ چنانچہ میرا اور ان کا مقام یاجج پر ملنے کا وعدہ اس طرح پر ہو گیا کہ وہ اگر مجھ سے پہلے پہنچ لیں تو میرا انتظار کریں اور اگر میں ان سے پہلے پہنچ لوں تو میں ان کا انتظار کروں، صبح اندھیرے اندھیرے ہم چل پڑے۔ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم دونوں مقام یاجج میں مل گئے اور وہاں سے سویرے ہی چل کر جدّہ پہنچ لئے وہاں حضرت عمرؓو بن العاص سے ہماری ملاقات ہوئی انہوں نے دیکھتے ہی کہا۔ مرحبا! مرحبا! ہم نے بھی جواب میں ان کے لئے مرحبا مرحبا کہی۔ عمرؓو بن العاص نے پوچھا تم دونوں کہاں کا ارادہ کر کے چلے؟ ہم نے کہا تم بھی تو کہو کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا تم بتاؤ کس ارادہ سے نکلے ہو؟ ہم نے کہا اسلام میں داخل ہونے اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع کرنے جا رہے ہیں۔ حضرت عمرؓو بن العاص نے کہا یہی چیز مجھ کو بھی لے جا رہی ہے۔ اب ہم تینوں ساتھ ہو لئے اور مدینہ جا پہنچے اور حرّہ کے قریب ٹھہر گئے ـــــ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہماری اطلاع ملی آپ ہم لوگوں کی آمد سے انتہائی خوش ہوئے ـــــ

میں نے اپنے بہترین کپڑے پہن کر جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ کا قصد کیا، راستہ میں میری بھائی سے ملاقات ہوئی۔ بھائی (ولید) نے کہا جلدی کرو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمہاری آمد کی خبر دی گئی ہے۔ آپؐ تمہاری آمد سے بہت خوش ہیں اور تم لوگوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے بھی قدم بڑھا دیئے اور آپؐ کے پاس آ لیا۔ آپؐ میری طرف دیکھ کر مسکراتے رہے۔ میں آپؐ کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور یا نبی اللہ کہہ کر میں نے سلام کیا (السّلام علیک ایہا النبیؐ) آپؐ نے نہایت ہی

www.toobaaelibrary.com

غنداں پیشانی کے ساتھ میرے سلام کا جواب دیا، میں نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ آپؐ نے فرمایا آؤ، بیٹھ جاؤ۔ اُس اللہ ہی کیلئے حمد و ثنا ہے جس نے تم کو ہدایت دی، تمہاری عقل و دانش کو دیکھ کر مجھے پہلے ہی سے یہ اُمید تھی کہ اللہ پاک تم کو اس خیر کی ضرور توفیق دے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے لڑنے کے وہ تمام مناظر اور حق سے عناد کرنے کے وہ تمام واقعات میرے پیشِ نظر ہیں آپؐ اللہ سے دُعا کیجئے کہ اللہ پاک ان سب کو میرے لئے معاف کر دے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اسلام اس سے پہلے کے تمام گناہوں کو کاٹ دیتا ہے اور ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس کے باوجود آپ دعا فرمادیں۔ آپؐ نے فوراً دعا کی اے اللہ! خالدؓ بن ولید کی وہ تمام دوڑ دھوپ جو اللہ کے راستے میں سدِّ راہ ہونے کا باعث بنی ہیں سبھی معاف فرما۔ خالدؓ کہتے ہیں میرے بعد حضرت عثمانؓ بن طلحہ اور عمروؓ بن العاص رضی اللہ عنہما آگے بڑھے اور آپؐ کے ہاتھ پر بیعتِ اسلام کی، ہم لوگوں کی دربارِ نبویؐ میں یہ آمد صفر ۸ھ میں ہوئی۔ خدا گواہ ہے حضور علیہ السّلام کی تمام جماعت میں سے کسی کو میرے برابر نہ سمجھتے تھے ان مواقع میں جو آپؐ کو پیش آتے ——— (حیاۃ الصحابہؓ حصہ اوّل صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۲)

خالدؓ

ابن ولید بیان کرتے ہیں:

میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں کسی تنگ و تاریک جگہ میں ہوں لیکن پھر میں نے اس خواب میں ہی اپنے آپ کو ایک سرسبز و شاداب اور وسیع جگہ میں پایا۔ اس خواب سے میں فوری طور پر کوئی نتیجہ تو اخذ نہ کر سکا لیکن میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا مصمّم ارادہ کر لیا۔ ——— خالد بن ولیدؓ نے اس کے بعد بیان کیا: ———

www.toobaaelibrary.com

"مدینے میں حضور نبی کریمؐ کے دستِ مبارک پر بیعت سے قبل میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے خواب کا ذکر نہیں کیا تھا لیکن جب اس کے بعد میں نے ان سے اپنے اس خواب کا ذکر کیا تو وہ بولے کہ اس خواب میں میں نے جو تنگ و تاریک جگہ دیکھی تھی وہ کفر کا ظلمت کدہ تھا اور پھر جو وسیع اور سرسبز و شاداب جگہ دیکھی تھی وہ فضائے اسلام تھی ——— (البدایہ والنہایہ صـ۶۶۲ ج۴)

www.toobaaelibrary.com

حضرت خالد ابن الولید رضؓ کا قبل از فتح دمشق، خواب اور اس کا پس منظر

جس وقت ہرقل کو یہ خبر پہنچی کہ توما اور ہربیس دمشق کو مسلمانوں کے سپرد کر کے یہاں آ رہے ہیں تو وہ نہایت غضب ناک ہوا اور چونکہ اس کا ارادہ ایک لشکر کو جمع کر کے یرموک کی طرف روانہ کرنے کا تھا۔ اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں توما اور ہربیس مسلمانوں کی شجاعت اور بہادری کے کارنامے فوج کے سامنے نہ بیان کر دیں اور وہ ان کے مقابلے میں بزدل ہو جائے، اس لئے اس نے انہیں یہ حکم بھیج دیا کہ وہ ادھر نہ آویں بلکہ قسطنطنیہ چلے جاویں۔ اب وہ انطاکیہ کی طرف سے منحرف ہو کر لکام کے راستے قسطنطنیہ پہنچیں گے۔ یونس یہ سن کر متفکر سا ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی تکلیف کا اب اسے بہت احساس ہوا اور آنے والی مصیبت کا خیال کر کے بھونچکا سا رہ گیا۔

یکم رجب سہ شنبہ کے روز حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی گھوڑوں پر سوار ہونے کا ارادہ تھا کہ یونس کو آتا ہوا دیکھا۔ اس کے چہرے سے نا امیدی کے آثار دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا حال ہے؟ اس نے کہا یا امیر! خدا کی قسم! میری وجہ سے آپ کو بہت دھوکہ ہوا میں دشمن کی طلب میں جناب کو جرأت دلاتا دلاتا یہاں تک لے آیا اور افسوس کہ جن شکار کے پیچھے آئے تھے وہ ہاتھوں سے نکل گیا اور اس قوم کے ساتھ ساتھ وہ ریشمین کپڑے بھی جاتے رہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں کس طرح معلوم ہوا اس نے کہا۔ میں رومیوں کے نشانات کا پتہ چلاتا ہوا یہاں تک اس امید میں پہنچا تھا کہ شاید

www.toobaaelibrary.com

دشمن سوریہ کے مقام تک مل جاوے، جب وہ یہاں تک بھی نہ ملے تو میں سمجھ گیا کہ وہ جان بچا کر لے گئے۔ تحقیق کی غرض سے میں گاؤں میں پہنچا تو ایک دہقانی کی زبانی معلوم ہوا کہ کہیں مسلمانوں کا حال سن کر لشکر مرعوب نہ ہو جائے۔ اس لئے بادشاہ نے انہیں یہاں آنے کی ممانعت کر دی اور قسطنطنیہ چلے جانے کا حکم بھیج دیا، بادشاہ نے آپ کے مقابلے کے لئے ایک لشکر تیار کیا ہے۔ آپ بادشاہ کے شہر یعنی انطاکیہ کے قریب ہیں اس کے اور آپ کے مابین یہ جبل عظیم جو جبل ہرقل کے نام سے مشہور ہے حائل ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ اور خوف ہے کہ اگر آپ نے اس پہاڑ کو پس پشت رکھا تو ہلاک ہو جاویں گے۔ آئندہ جیسا آپ حکم دیں گے میں تعمیل کرنے کے لئے حاضر ہوں ——

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ حالانکہ میں آپ کو ایسا نہیں سمجھتا تھا۔ مگر میں نے اس وقت یہ خیال کیا کہ آپ پر خوف طاری ہو گیا ہے۔ یہ سوچ کر میں نے عرض کیا یا امیر! آپ کو کس بات کا خوف ہے؟ آپ نے فرمایا، مجھے موت کا رنج نہیں ہے اور نہ میں موت سے ڈرتا ہوں بلکہ مجھے اس بات کا خیال ہے کہ مسلمان قیامت کے روز میری طرف سے پیش ہونگے دراصل میں نے قبل از فتح دمشق ایک خواب دیکھا تھا جس نے مجھے زیادہ تشویش میں ڈال رکھا ہے۔ میں اس کی تعبیر کا منتظر ہوں۔ دیکھئے! پردۂ تقدیر سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ مجھے باری تعالیٰ کی ذات سے یہی امید ہے کہ وہ میرے اس خواب کو میرے لئے بہتر ہی کریں گے۔ اور مجھ کو میرے دشمنوں پر غلبہ دیں گے۔ مسلمانوں نے کہا آپ کا خواب انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی ہوگا۔ آپ بیان فرما دیں کہ جناب نے کیا دیکھا ہے —؟ ——

www.toobaaelibrary.com

آپ نے فرمایا میں اور میرے تمام مسلمان ساتھی ایک لق ودق میدان میدان میں، جہاں نہ پانی ہے نہ کسی طرح کی سبزی، چلے جارہے ہیں، اچانک بڑے بڑے قدوں، بڑی بڑی شکلوں اور لمبے لمبے بالوں کے وحشی حماروں کا ایک گلہ مُنہ سے کاٹتا دولتیاں مارتا ہوا ہماری طرف بڑھا۔ ہم نے اپنے گھوڑوں کے ذریعہ انہیں گھیر کر نیزوں اور تلواروں سے مارنا شروع کیا، مگر وہ باوجود ہمارے مارنے کے کچھ پرواہ نہیں کیا کرتے تھے اور وہ برابر دولتیاں چلاتے اور ہم پر حملہ کرتے رہے۔ ہم نے اور ہمارے گھوڑوں نے بھی نہایت جدّوجہد سے ان کا مقابلہ کیا، آخر ہمارے گھوڑے تھک گئے ہیں ـــــ میں گویا اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں جنگل میں چاروں طرف ان کے پیچھے بھاگنے کے لئے کہا اور چاروں طرف سے ہم نے اُن پر حملہ کر دیا، وہ ہمارے سامنے سے تنگ جگہوں، ٹیلوں، پُشتوں اور اپنے گھروں کی طرف بھاگے ہم سب کے مارنے اور پکڑنے پر سوائے معدودے چند کے قادر نہ ہوسکے ہم ابھی اُن کے اچھے اور عمدہ گوشت کو بھون کر پکا ہی رہے تھے کہ وہ ہم پر پھر پلٹ پڑے۔ میں نے جس وقت اُن کی طرف دیکھا کہ وہ تنگ جگہوں اور اپنے گھروں سے نکل رہے ہیں تو میں نے مسلمانوں کو آواز دی اور کہا کہ خداوند تعالیٰ تمہارے اندر برکت پیدا فرما دیں، تیار ہو جاؤ۔ مسلمان گھوڑوں پر سوار ہوئے میں بھی اُن کے ساتھ سوار ہو کر اُن وحشیوں کے تعاقب میں چلا۔

حتّٰی کہ ہم دونوں حملہ آور ہوئے۔ میں نے اُن میں سے اُس اُونٹ کا جو اُن کے سب سے آگے تھا شکار کر لیا، مسلمان ـــــ اور شکار کرتے رہے حتّٰی کہ ان میں سے بہت تھوڑے باقی رہ گئے۔ میں اُن کو شکار کرنے اور پکڑ لینے سے بہت خوش ہو رہا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ میں مسلمانوں کو لے کر اُن کے

www.toobaaelibrary.com

وطن کی طرف روانہ ہو جاؤں کہ اچانک مجھے میرے گھوڑے نے گرا دیا، میرا عمامہ نیچے گرا اور میں اُس کے اُٹھا لینے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی یہ تھا میرا خواب، کیا کوئی شخص اس کی تعبیر دے سکتا ہے۔ میرے نزدیک تو اس کی تعبیر یہی ہے کہ جس مصیبت میں اب ہم پھنس رہے ہیں — کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس مصیبت کا احساس ہوا اور انہیں یہ نہایت شاق گزرا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں پلٹنے کا کا ارادہ کر لیا تھا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ موٹے فربہ اور خوش تو وہ لوگ بھی ہیں جن کے تعاقب میں ہم یہاں تک آئے ہیں۔ ظاہراً معلوم ہے کہ ہم ان کے سبب مصیبت میں پھنسے اور تکلیفیں اُٹھائیں، آپ کا گھوڑے سے گر جانا ----------

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے گھوڑے کو لے کر بلندی سے پستی کی طرف اُتریں گے۔ اور عمامہ کا گر جانا، سو عمامہ دراصل عربوں کے سروں کے تاج ہیں — اس کا گرنا گویا آپ کو کسی تکلیف اور مصیبت سے دوچار ہونا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے کہا کہ میں باری تعالیٰ جل مجدہٗ سے دعا کرتا ہوں اگر یہ خواب[1] اور اس کی تعبیر سچ اور حق ہے تو اس کو امورِ

---

[1] ۔ فتوح الشام صـ۱۶۸ پر ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضؓ ہربیس جو ہرقل کی فوجوں کا افسر تھا کی تلاش میں تنہا رومیوں کی صفوں میں گھس گئے۔ رومیوں کو یہ پتہ چل گیا کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضؓ ہیں اور اکیلے ہیں تو آپ پر پل پڑے، آپ کے لئے یہ عمارت انتہائی کٹھن اور مشکل تھے، حتیٰ کہ آپ گھوڑے سے نیچے اُتر کر خوب مقابلہ کر رہے تھے۔ اور ہربیس نے آپ پر حملہ کیا جس سے آپ کا خود اور عمامہ چر گیا۔ اس وقت حضرت خالد بن ولید رضؓ نے ارشاد فرمایا:۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

---------- دنیوی سے متعلّق کر دیں اور امورِ آخرت سے نہ کریں۔ میں اللہ تعالیٰ جلّ مجدہٗ سے استعانت چاہتا ہوں اور اس کے کاموں میں توکّل کرتا ہوں ـــــ (فتح الشام للواقدیؒ ص۱۵۸ تا ص۱۶۰)

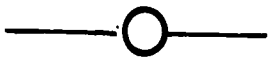

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ)

خالد:۔ خواب کی تعبیر صحیح ہو گئی،

نیز:۔ آپ اپنے دل میں پشیمان ہوئے اور اب انہیں خیال آیا کہ میں نے اس کام میں خطا کی۔ میرا کام لڑنا نہیں ہے بلکہ اپنے نشان اور علم کے نیچے مسلمانوں کو مجتمع کرکے لڑانا ہے۔ جس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ گھوڑے سے نیچے اُتر آئے تو رُومیوں کی طرف بڑھے۔ رُومی اس وقت بیس ۲۰ تھے اور آپ تن تنہا سب کا مقابلہ کر رہے تھے۔ ملعون ہربیس نے پیچھے سے آکر آپ کے سر پر اس زور سے تلوار ماری کہ آپ کا خود اور عمامہ تک پھٹ گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دُور جا گری ـــــ

مسلمان رومیوں پر غالب ہو کر مالِ غنیمت حاصل کر رہے تھے کہ ایک غیبی آواز نے بتایا کہ خالد بن ولید کافروں کے نرغے میں ہیں ـ پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ مسلمانوں کی جمعیّت کے ساتھ پہنچ گئے۔ رومی تتر بتر ہو گئے ـــــ

اور آپ نے ہربیس پر تلوار کا وار کرکے اس کو واصل جہنّم کر دیا۔ (فتوح الشام للواقدی ص۱۶۹)

www.toobaaelibrary.com

حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کے سلسلہ میں خواب

خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جن کے بیٹے سعد غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے) بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! افسوس مجھ سے غزوۂ بدر رہ گیا جس کی شرکت کا میں بڑا ہی حریص اور مشتاق تھا۔ یہاں تک کہ اس سعادت کے حاصل کرنے میں بیٹے سے قرعہ اندازی کی، مگر یہ سعادت میرے بیٹے سعد کی قسمت میں تھی، قرعہ اس کے نام نکلا اور شہادت اس کو نصیب ہوئی اور میں رہ گیا ——

آج شب میں نے اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے نہایت حسین و جمیل شکل میں ہے جنت کے باغات اور نہروں میں تفریح کرتا پھرتا ہے اور مجھ سے یہ کہتا ہے، اے باپ تم بھی یہیں آجاؤ دونوں مل کر جنت میں ساتھ رہیں گے۔ میرے پروردگار نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ میں نے بالکل حق پایا ——

یا رسول اللہ! اُس وقت سے اپنے بیٹے کی مرافقت کا مشتاق ہوں، بوڑھا ہو گیا اور ہڈیاں کمزور ہو گئیں اب تمنا یہ ہے کہ کسی طرح اپنے رب سے جا ملوں یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو شہادت اور جنت میں سعد کی مرافقت نصیب فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خثیمہؓ کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور خثیمہؓ معرکہ اُحد میں شہید ہوئے ——

انشاء اللہ ثم انشاء اللہ اُمید واثق ہے کہ حضرت خثیمہؓ اپنے بیٹے سعدؓ سے جا ملے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما —— (سیرۃ المصطفیٰ ص ۲۳۴ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت دامسؓ کا قلعۂ حلب کی فتح کے بارے میں خواب اور اس کی تفصیل

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس[1] قصّہ کو سُن کر سراقہ بن کندہ سے فرمایا کہ تم اپنے اُس غلام کو لے کر میرے پاس آؤ تاکہ میں بھی اُسے دیکھوں اور اُس کی گفتگو سُنوں۔ حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اُسے لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا، تمہارا نام دامس ہے۔ اس نے کہا اللہ پاک سبحانہٗ امیر کی شان دوبالا کریں میرا نام دامس ہے۔ آپ نے فرمایا، میں نے تمہارے متعلّق عجیب وغریب واقعات سُنے ہیں۔ خدا کی قسم تم واقعی ان کے اہل ہو۔ کیونکہ بڑے سخت آدمی ہو۔ یاد رکھو تم اور تمہاری قوم آج تک ایسی جگہ لڑتی رہی ہے جہاں نہ پہاڑ تھے اور نہ کوئی قلعہ بلکہ پہاڑوں اور قلعوں تک کو پہچانتے نہ تھے تم نے رات واقعی دشمن کا مقابلہ نہایت سختی اور جانبازی کے ساتھ کیا مگر اب ذرا اپنے اُوپر رحم کرنا اور یوقنا سردار سے بچتے رہنا اور احتیاط کرتے رہنا۔ (یہ سردار قلعہ بند تھا) —— اس نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ سردار کو نیچی

[1] قومِ مہرہ کے ستر آدمی ایک جگہ قیام کئے ہوئے تھے۔ حضرت دامسؓ نے اکیلے حربی داؤ سے ان کو شکست دی۔ اور ان کے مقابلے میں کامیاب رہے تھے۔ خود تنہا تلوار سے مقابلہ کیا، اور اپنے عقب میں پہاڑ پر بڑی بڑی لکڑیاں کھڑی کر کے ان پر لباس ڈال دیا تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ دامس کے آدمی اس کے تحفّظ کے لئے کھڑے ہیں۔ اور ان کو پکار کر کہتے تھے کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو، میں ان کو تنہا کافی ہوں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

عطا فرمائیں، میں نے کئی مرتبہ قوم مہرہ پر تاخت و تاراج کیا ہے اور بہت مرتبہ اُن کا مال و اسباب لوٹا ہے، اُن کے پہاڑ بڑے اُونچے اُونچے بلند اور نہایت پیچیدہ پیچیدہ درّوں اور بہت بڑے بڑے پتھروں کی سلوں والے ہیں۔ یہ پہاڑ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب وہی میرے کام میں مخل نہیں ہوئے تو یہ کس طرح مانع ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں نہایت ہوشیار سمجھتا ہوں، کیا اس قلعہ کے متعلق تمہاری سمجھ میں کوئی بات آتی ہے؟ اس نے کہا جب میں اپنے گھر سے اس گروہ کے ساتھ آپ کی خدمت میں آرہا تھا تو میں نے اثناءِ راہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر (تاویل) میرا خیال ہے کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے چاہا تو بہت عمدہ اور نتیجہ خیز معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا خواب ہے؟ ——

اُس نے کہا میں نے دیکھا کہ گویا میری قوم اور میں ایک دوسری قوم پر تاخت کے ارادے سے چلے ہیں، میں کسی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہوں اور جلدی جلدی کوشش کر رہا ہوں کہ کسی طرح اپنی قوم میں جا ملوں، میں تیزی کے ساتھ چلا جا رہا ہوں حتیٰ کہ جب میں اپنی قوم کے پاس پہنچا ہوں تو میں نے اپنی قوم کو دیکھا کہ وہ ایک جگہ ٹھہری ہوئی اور متحیّر ہے نہ آگے بڑھتی ہے اور نہ پیچھے ہی لوٹتی ہے۔ میں نے اُس سے کہا یا قوم! تیرا کیا حال ہے اور کس چیز نے تجھے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے؟ لوگوں نے مجھے جواب دیا کہ کیا تم اس پہاڑ کو نہیں دیکھ رہے جو ہماری راہ میں سدِّ سکندری کا کام دے رہا ہے۔ اس میں کوئی جگہ یا کوئی درّا ایسا نہیں جس میں سے ہم آگے گزر سکیں۔ میں نے کہا ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کیا یہ سامنے

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) قوم مہرہ یہ سمجھی کہ ان کی پشت پر بہت آدمی ہیں تو وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ انہوں نے ان کا تمام سامان بچے بوڑھے، عورتیں گرفتار کر لی تھیں۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

شگاف نظر نہیں آتا، انہوں نے کہا ، افسوس! اس شگاف میں بھی کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آتی جس میں سے ہم گذر سکیں۔ میں نے کہا کیوں؟ انہوں نے کہا اس لئے کہ اس میں ایک بہت بڑا اژدہا بیٹھا ہوا ہے جو شخص اُس کے پاس سے گذرے گا اسی کو یہ ہلاک کر دے گا۔ میں نے کہا یا قوم! کیا تم اکٹھے ہو کر بھی تم اُس پر حملہ نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا ہرگز نہیں اُس کے مُنہ سے تو آگ کے شرارے نکل رہے ہیں اور کوئی طریقہ ایسا سمجھ میں نہیں آتا جو اُسے مار سکیں۔ میں نے کہا تم اُس کے پیچھے جا کر حملہ کرنے کی کوئی تدبیر کرو، انہوں نے کہا چونکہ یہ نہایت عظیم الجثّہ ہے تمام شگاف میں پھنسا ہوا ہے اس لئے اس کے پیچھے بھی نہیں جا سکتے ——

یہ سُن کر میں نے انہیں چھوڑا اور خود اُس کے پیچھے پہنچنے کے لئے راستہ تلاش کرنے لگا۔ تلاش اور جستجو کے بعد ایک بہت تنگ راستہ دکھلائی دیا، میں ہزار دقّت کے بعد بڑی مشکل سے اُس میں گھُسا اور اس اژدہے کے پیچھے پہنچ کر اُسے قتل کر ڈالا۔ میری قوم بھی میرے پاس آنے لگی مگر نہایت کوشش اور سخت مشقّت کے بعد مجھ تک پہنچ سکی۔ میرے پاس اُس نے دیکھا کہ اژدھا مرا پڑا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ سب دشمن سے بے خوف ہو کر پہاڑ پر چڑھے، میری آنکھ کھُلی تو میں نہایت خوش تھا۔ آپ نے فرمایا تمہارا خواب

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) بنی ظریف کے غلاموں میں تھے نام دامس اور کنیت ابوالہول تھی، نہایت سیاہ فام، دراز قامت، ڈیل ڈول میں بہت طویل و جسیم جس وقت بڑے گھوڑے پر سوار ہوتے تو ان کے پیر زمین سے لگتے اور اس پر خط کھینچتے ہوئے چلے جاتے تھے —— اور جب اُونچی سانڈنی پر بیٹھتے تو ان کی دونوں رکابیں سانڈنی کے دونوں پیروں سے مل جاتیں —— اصیل اور عمدہ گھوڑوں کے سوار، اگر یہ بھاگ پڑتے تھے تو ان کی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

عمدہ اور بہترین خواب ہوگا انشاءَ اللہ تعالیٰ۔ دامس! تمہارا یہ خواب مسلمانوں کے لئے بشارت اور ہمارے دشمنوں کے واسطے سبب خسارت ہے ——

اس کے بعد آپ نے انہیں حکم دیا کہ تم اسی جگہ بیٹھ جاؤ اور منادی کو فرمایا کہ مسلمانوں کو منادی کے ذریعہ مطلع کردو کہ وہ یہاں آئیں۔ چنانچہ روسائے مسلمین اور امراء مومنین جمع ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ پاک، تبارک وتعالیٰ نے فتح بخشی، مدد فرمائی۔ ہمیں مظفر ومنصور فرمایا اور جس شخص نے کفر کیا اُسے خسران میں رکھا۔ اس کے بعد فرمایا، معاشر المسلمین! اپنے بھائی دامس کا خواب سُنو، جو شخص اعتبار کرے اُس میں اس کیلئے عبرت ہے اور جو شخص نصیحت قبول کرے اُس کے لئے موعظت ونصیحت ہے۔ جو شخص دُور ہے وہ قریب آجائے تاکہ اُسے خوب سُنے اور جو نزدیک ہے وہ گوش ہوش سے سُنے ——

حضارِ مجلس آپ کی طرف متوجّہ ہوئے تاکہ آپ کی تقریر سُنیں، آپ اس وقت کھڑے ہوگئے اور فرمایا الحمدُ للہ وصلّی اللہ علیٰ رسولہٖ وسلّم۔ یا معاشر الناس اللہ پاک عزّ وجل نے جن کے لئے تمام تعریفیں ثابت ہیں اپنی کتابِ مبین میں اپنے نبی محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ مبارک سے ہمارے دشمنوں پر غلبہ اور ہماری ہی حسبِ مُراد ہم سے ہماری ہی فتح وکامیابی کا وعدہ بھی فرمایا ہے اور

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) گرد کو بھی نہیں پہنچتے تھے، اصلاً یمنی تھے —— قلعہ حلب میں سے غیر متوقع تھے طور پر نکل کر دشمن نے صحابہ کرامؓ پر شبخون مارا تو انہوں نے خوب شجاعت اور پامردی سے مقابلہ کرکے ان کو مار بھگایا تھا —— اس پر حضرت ابو عبیدہؓ نے بُلوا کر حضرت خالد بن ولیدؓ کے سامنے پُورا قصّہ سُنوایا ——

—— تفصیل کے لئے فتوح الشام ملاحظہ فرمائیں۔ (از مرتّب غفرلہٗ)

www.toobaaelibrary.com

اللہ پاک عزّ وجل اپنے وعدے کے کبھی خلاف نہیں کیا کرتے، میں نے یہ نذر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر میرے ہاتھ سے اس قلعہ کو فتح کرادیں گے تو میں حتی المقدور اپنی استطاعت کے موافق لوگوں کے ساتھ احسان کروں گا۔ اب میرے دل میں یہ بات پوری طرح جم گئی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس قلعہ نیز اھل قلعہ پر ضرور ظفرمند ہوں گے۔ ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ کیونکہ اس غلام کا خواب مجھے یہی بتلا رہا ہے ——

اس کے بعد آپ نے دامس ابوالہول کا گٹا پکڑ کر کھڑا کیا اور فرمایا باری تعالیٰ جلّ مجدہٗ تجھ پر رحم فرمائیں جو کچھ تو نے خواب میں دیکھا ہے اپنے ان سب بھائیوں کے سامنے بیان کردے۔ دامس کھڑا ہوا اور اپنے خواب کو من وعن بیان کرنے لگا۔

جس وقت یہ اپنا تمام خواب بیان کر چکا تو مسلمان، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ کی طرف مخاطب ہو کے کہنے لگے۔ ایّہا الامیر! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ عزّ وجل تم پر رحم فرمائیں۔ یاد رکھو وہ پہاڑ جو اس نے اپنے خواب میں نہایت بلند اور دشوار گزار قلعوں اور گھاٹیوں کے مابین دیکھا ہے۔ وہ بلاشک ہمارا دین اسلام اور ہمارے آقائے دوجہاں محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت راشدہ ہے اور وہ اژدہا جس نے لوگوں کو منع کیا ہے اور دامس اپنی تلوار لے کر اس کے مقابلہ میں ہوئے اور مار دیا وہ کوئی امر حسن ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کی طرف سے ان کے ہاتھوں سے اُسے انجام دِلانا چاہتے ہیں

مسلمان آپ کی یہ تعبیر سُن کر نہایت خوش ہوئے اور عرض کیا۔ ایّہا الامیر! ہمیں آپ اُس کے متعلق کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا،

www.toobaaelibrary.com

اوّل سراً و جہراً اللہ پاک تبارک و تعالیٰ سے ڈرنے اور تقویٰ کرنے کا دوسرے اس کے بعد بطور رغبت و صبر دشمنوں پر سختی و شدّت کرنے کا، اللہ پاک عزّ و جل تمہاری حفاظت فرمائیں تم اپنے اپنے خیموں میں لوٹ جاؤ، سامان اور آلات حرب کو جس کے ہم زیادہ محتاج نہیں ہیں درست کرو۔ میں کل صبح تمہیں تمہارے دشمنوں کی طرف روانہ کردوں گا۔ ہاں اگر میری اس رائے کے خلاف کوئی تجویز پاگئی تو دوسری بات ہے کیونکہ میں اُن لوگوں سے جن پر مجھے اعتماد ہے ہمیشہ، مشورہ کرتا رہتا ہوں اور اجتہاد فی الرائے کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا ——

صبح ہوئی تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے دامسؔ کو بُلا کر فرمایا، خدا کے بندے! اس قلعہ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اور کیا داؤ یا حیلہ تمہاری سمجھ میں آتا ہے؟ جو کارآمد ہو سکے۔ اُس نے کہا ایُّھا الامیر! یہ ایک قلعہ نہایت بلند اور مضبوط قلعہ ہے جو فوجوں کی فوجوں کو عاجز اور اپنے حملہ آوروں کو بے دست و پا کر دیتا ہے۔ اس کے محصورین کو اس کے محاصرہ کرنے والے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے اور نہ وہ محصورین لڑائی کے وقت اُن سے ضیق میں آسکتے ہیں۔ البتہ میری سمجھ میں ایک ایسی ترکیب[1] اور

---

[1] حضرت ابوعبیدہؓ نے پوچھا وہ ترکیب کیا ہے؟ تو کہا ہے کہ بھید چھپا ہوا ہی بہتر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس ترکیب میں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی — ؟ کہنے لگے کہ آپ اپنے تمام لشکر کو لے کر قلعہ پر چڑھ جائیں تاکہ رومیوں کے دلوں میں ہیبت ہو اور وہ سمجھیں کہ یہ لڑائی کے لئے موجود ہیں۔ چنانچہ لشکر قلعہ کے پاس آگیا رومیوں نے قلعہ کے اُوپر سے سنگ باری کی مگر مسلمان وہیں پڑے رہے۔ ۴۰ دن تک مسلسل حضرت دامسؔ حملے کرتے رہے مگر کارگر نہ ہوئے —— آخر ایک روز کہنے لگے ایک اور تدبیر میرے ذہن میں آئی ہے کہ آپ سرداران لشکر میں سے تیس آدمی میرے ساتھ کردیں اور انہیں میری

(بقیہ، حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

ایک ایسا عمدہ حیلہ آیا ہے کہ اُس کے سوا کسی اور طرف سے مغلوب نہیں ہو سکتے
میں ان شاء اللہ العزیز اُس حیلہ اور مکر کو اُن کے ساتھ چلوں گا اور اُس اپنی ترکیب کو

(البقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ماتحتی کی تاکید کر دیں ـــــ حضرت دامسؓ
نے حضرت ابو عبیدہؓ سے عرض کیا آپ لشکر لے کر روانہ ہو جائیں اور اپنے
ملیں آدمیوں سے کہا آپ چھپ جائیں۔ کیونکہ رومی لشکر روانہ ہوتے دیکھیں
گے تو ایسا نہ ہو قلعہ کے اُوپر سے ہمیں بھی دیکھ لیں ـــــ پھر کچھ لوگوں
کو پکڑ کر قلعہ کے اندرونی احوال سے باخبر ہونا چاہا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ آخر یہ
ترکیب کی کہ بکری کی کھال اپنے اُوپر ڈالی اور ایک خشک روٹی نکالی اور اپنے
ساتھیوں سے کہا میں ان شاء اللہ تعالیٰ اسی رات قلعہ فتح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں
چنانچہ یہ حضرات چل دیئے، دو آدمیوں کو حضرت ابو عبیدہؓ کی خدمت میں
بھیج دیا کہ کل طلوع آفتاب کے وقت قلعہ کی طرف لشکر بھیج دیں۔ حضرت دامسؓ
رات کے اندھیرے میں بکری کی کھال پہنے ہوئے چاروں ہاتھ پیروں سے چل رہے
تھے، جب کوئی آہٹ محسوس کرتے تو فوراً دبک جاتے جیسے کتا ہڈی چباتا ہے
بالآخر یہ قلعہ کی دیوار کے پاس پہنچ گئے ـــــ بسیار تلاش کے بعد حضرت
دامسؓ ایک ایسے برج کے پاس پہنچ گئے جہاں چوکیدار سوئے ہوئے تھے اور
اُوپر سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی اور اس سے زیادہ کوئی برج چھوٹا نہیں تھا
پھر اپنے آدمیوں سے سات ایسے آدمیوں کو منتخب کیا کہ اگر ان کے مونڈھوں
پر تمام برج کا بھی بوجھ ڈال دیا جائے تو ان کو مشکل نہ ہو ـــــ خود حضرت دامسؓ
اکڑ کر نیچے بیٹھ گئے اور ایک سے کہا کہ وہ میرے مونڈھوں کے اُوپر دیوار
تھام کر اکڑوا بیٹھ جائے۔ پھر دوسرے کو اس کے اُوپر، پھر تیسرے کو اس کے
اُوپر، یہ ساتوں کو علی الترتیب اپنے اُوپر بٹھا لیا۔ پھر ساتوں کو کھڑے ہونے

www.toobaaelibrary.com

جامۂ عمل پہناؤں گا۔ مجھے ذاتِ باری تعالیٰ جلّ مجدہٗ سے کامل اُمید ہے کہ ہم اُس کے ذریعہ سے انشاءَ اللہ تعالیٰ اُن کے املاک کے مالک اور اُن کے مقبوضات پر قابض ہو جائیں گے اور انہیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گے ــــ

(فتوح الشام للواقدی از ص ۴۸۷ تا ص ۴۹۰)

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ہونے کا حکم دیا، پھر چھٹے کو۔ حتیٰ کہ سارے کھڑے ہو گئے۔ اور سب سے آخر میں خود حضرت دامسؓ کھڑے ہوئے۔ آپ کے کھڑے ہوتے ہی ساتواں شخص قلعہ کے کنگروں کو پکڑ کر جست لگا کر قلعہ کے برج میں پہنچ گیا، برج میں چوکیدار شراب کے نشے میں مدہوش تھا۔ اس نے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اس کو قلعہ کے نیچے گرا دیا، آگے اور دو چوکیدار تھے انہیں نشہ میں پڑے ہوئے کو خنجر مار دیا اور انہیں نیچے پھینک دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر پھر اپنے عمامہ کو لٹکایا اور چھٹے شخص کو اُوپر کھینچ لیا۔ بعض روایات میں ہے کہ ان کو رسّی دی گئی تھی ــــ بہرحال ان دونوں نے تیسرے کو پھر تینوں نے چوتھے کو کھینچا۔ اس طرح یہ سارے اور حضرت دامسؓ بھی قلعہ میں پہنچ گئے ــــ

حضرت دامسؓ نے انہیں ایک جگہ ٹھہرنے اور حرکت نہ کرنے کا حکم دیا اور خود قلعہ کے اندر جائزہ لینے چلے گئے۔ دیکھا یوقنا قلعہ کا سردار عیش و عشرت اور کھانے پینے کے مزے میں لگا ہوا ہے ــــ یہ دیکھ کر دامسؓ واپس آ گئے اور فرمایا، صبح کے وقت حملہ کریں گے تاکہ ابو عبیدہؓ کا لشکر بھی آ جائے، اور خود قلعہ کے دروازے پر گئے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) قلعہ کے دو دروازے تھے اور اندر سے بند تھے دروازے کے ستون کی طرف دیکھا تو ایک سوراخ پر پتھر رکھا ہوا تھا، پتھر ہٹا کر آپ سوراخ کے اندر داخل ہو گئے اور چوکیداروں کو قتل کر دیا وہ شراب میں مخمور تھے، پھر دروازے کھول کر کواڑ بند کر دیئے اور اپنے ساتھیوں کے پاس آکر بشارت دی کہ دروازے کھول آیا ہوں، جو لوگ وہاں تھے انہیں قتل کر آیا ہوں۔ آپ لوگ دروازوں کے پاس چلیں، چنانچہ تمام حضرات چلے، ایک آدمی کو اپنے قلعہ میں داخل ہونے کی اطلاع دینے کیلئے لشکرِ اسلام کے پاس بھیج دیا اور پانچ آدمیوں کو دروازے پر متعین کر دیا اور باقی آدمیوں کو لیکر یوقنا کے گھر کی طرف چلے، وہاں پہنچ کر تکبیروں کی آواز بلند کی، قلعہ میں کہرام مچ گیا ـــــ لڑائی شروع ہو گئی۔ سات آدمی مسلمانوں کے شہید ہو گئے بقایا بیس آدمی مصروفِ پیکار تھے، رومی پانچ ہزار تھے، مقابلہ سخت ہو گیا، اتنے میں خالد بن ولیدؓ لشکر زحف جو ایک ہزار پر مشتمل تھا لے کر پہنچ گئے۔ آپ کے آتے ہی رومی بادل کی طرح چھٹ گئے۔ اس طرح بہت سے رومی مارے گئے اور بہت سے گرفتار ہوئے ـــــ

پھر رومیوں نے لفون لفون (امان امان) پکارنا شروع کیا مسلمانوں نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بھی پہنچ گئے اور آپ نے تمام لوگوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے تمام لوگوں پر اسلام پیش کیا، چنانچہ قلعہ کے سردار نے افسروں کی جماعت کے ساتھ اسلام کی طرف سبقت کی، آپ نے تمام مال و اسباب اور اہل و عیال کو ان کے سپرد کر دیا، اسی طرح یہ قلعہ حلب بھی فتح ہو گیا ـــــ یہ (یوقنا) سردار جب سلام لائے تو حضرت ابوعبیدہؓ نے اُن سے پوچھا کہ کل تو ہم سے لڑ رہے تھے اور اب ہمارے ساتھ کیسے ہو گئے؟

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) انہوں نے اپنا خواب بیان کیا جو "باب الیاء" میں آگے آرہا ہے۔ وہاں دیکھ لیا جائے۔ (از مرتّب غفرلہٗ) ——
(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، فتوح الشام)

باہان ارمنی کو جنگ میں شرکت سے منع کرنے کے سلسلہ میں ایک راہب کا خواب،

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس سامانِ جنگ کو یہ پہن کر میدانِ کارزار کی طرف نکلا ہے اُس کی قیمت کا اندازہ ساٹھ ہزار دینار تھا کیونکہ وہ تمام کا تمام موتی یاقوت اور جواہر سے مرصع تھا۔ جس وقت یہ تیار ہو کے میدانِ حرب کی طرف جانے لگا تو عمودیہ کا ایک راہب اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا ایّہا الملک! میں میدانِ جنگ میں تیرے بارے میں فتح مندی کی کوئی سبیل نہیں دیکھتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ تو خود میدانِ جنگ میں جائے ——
اس نے کہا کیوں؟ —— راہب نے کہا ——
اس لئے کہ میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تو خود اس ارادہ سے باز آجائے اور اپنی جگہ کسی اور کو بھیج دے۔ اس نے کہا میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ ننگ و عار سے بہتر مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں قتل ہو جاؤں راہب نے اُسے دھونی دی فتح کی دُعائیں مانگیں۔ اور یہ ایک سونے کے پہاڑ کی طرح چمکتا ہوا میدان کی طرف نکلا ——
(فتوح الشام للواقدی صـ۲۰۴)

www.toobaaelibrary.com

حضرت رافعؓ کا خواب کہ یونس راہبؒ کا ستر حوروں سے نکاح ہوا، اور اس کا پس منظر

حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یونس[1] جہاد میں ہمارے ساتھ جنگ یرموک تک شامل رہے۔ آپ نہایت بہادری اور جانبازی کے ساتھ لڑا کرتے تھے، یرموک کے روز آپ نیک آزمائش میں مبتلا ہوئے

[1] یہ یونس نامی بزرگ تاریخ میں یونس راہبؒ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا لقب نجیب ہے۔ جو حضرت خالد بن الولیدؓ نے ان کے لئے تجویز کیا تھا۔ ان کی مختصر سی سرگزشت جس کا تعلق اس خواب سے ہے جس سے خواب کا پس منظر آسانی سے سمجھ آسکتا ہے، اس طرح سے ہے :——

حضرت ابوعبیدہ ابن الجراحؓ نے رومیوں سے مصالحت کرلی تھی اور عہد نامہ لکھدیا تھا، مگر حضرت خالد ابن ولیدؓ کا فرمان تھا کہ دمشق مصالحت سے نہیں بلکہ بزورِ شمشیر فتح ہوا ہے۔ بالآخر امیرِ لشکر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے حسب فرمان حضرت خالد ابن الولیدؓ نے رومیوں کا تعاقب ترک کر دیا تھا —— مگر افسوس تھا کہ رومیوں کے بڑے بہادر بچ نکلے جن میں توما (ہرقل کا داماد) اور ہربیس نامی فوجی افسر شامل تھے مصالحت میں رومیوں سے یہ کہا گیا تھا کہ تین دن تک آپ اپنے سازوسامان سے جہاں بھی چلے جائیں کوئی مسلمان آپ کا تعاقب نہ کرے گا ——

حضرت خالد بن ولیدؓ کا لشکر ایک جگہ پڑاؤ کئے ہوئے تھا —

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

یعنی آپ کے سینے میں ایک تیر آکر لگا جس کی وجہ سے آپ زمین پر گر تے ہی جاں بحق ہو گئے۔ خداوند تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں۔ مجھے آپ کا نہیت صدمہ ہوا۔ باری تعالیٰ سے آپ کے واسطے رحمت کی دعائیں کرتا رہا ــــ

میں نے ان کو ایک روز خواب میں دیکھا کہ آپ کا لباس چمکتا ہے اور

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ــ حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ گشت پر متعین تھے یہ جب باب کیسان کے قریب پہنچے تو دفعۃً دروازہ کھلا۔ اس سے ایک شخص اندر آئے۔ جب یہ قریب پہنچے تو گرفتار کر لئے گئے۔ پھر وہ شخص اور نکلے اور اس کا نام لے کر پکارا۔ حضرت واثلہ رضؓ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ انہیں جواب دیدے تاکہ یہ بھی تیرے پاس آجائیں۔ اس نے جواب میں کہا، چڑیا جال میں پھنس گئی۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ گرفتار ہو گیا، اس لئے واپس چلے گئے اور دروازہ بند کر دیا ــــ ہم نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا مگر مشورہ یہ طے پایا کہ اس کو حضرۃ خالد بن ولید رضؓ کے سپرد کر دیا جائے۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تو کون شخص ہے؟ اس نے کہا میں رومی النسل آدمی ہوں ــــ آپ کے محاصرہ سے قبل ایک عورت سے شادی کر لی تھی میں نے اس کے والدین سے رخصتی کا مطالبہ کیا مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ابھی ہم ایک اہم کام میں مشغول ہیں ــــ میں نے اپنی بیوی کو ایک کلب میں تفریح کے لئے آنے کو کہا۔ تو میں کلب میں جانے کے ارادے سے باب کیسان سے نکلا تو پکڑ لیا گیا۔ انہیں پتہ چل گیا تو وہ واپس ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے فرمایا۔ اسلام کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اگر تو مسلمان ہو جائے اور میں اس شہر میں داخل ہو گیا تو تیرا نکاح

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

اور آپ طلائی نعلین زیب پا کیے ہوئے ایک سبز باغ میں سیر کر رہے ہیں میں نے دریافت کیا کہ خداوند مالک الملک جل وعلیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے بخش دیا اور میری بیوی کے عوض مجھے ستر حوریں اتنی

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اسی عورت سے کروں گا۔ اگر انکار کرے گا تو میں تجھے قتل کردوں گا ـــــ اس نے اسلام قبول کر لیا ـــــ

پھر یہ شخص نہایت جانبازی سے مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو کر خوب لڑا، جس وقت صلح کے بعد مسلمان شہر میں داخل ہوئے، تو یہ اپنی بیوی کو تلاش کرتے رہے۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ اس نے رومیوں کا لباس اختیار کر لیا ہے۔ اور تیرے فراق کے رنج میں راہبہ بن گئی ہے۔ چنانچہ یہ کنیسہ میں پہنچے تو ان کی بیوی نے ان کو نہ پہچانا۔ انہوں نے بتایا کہ میں ہی تیرا شوہر ہوں اور اہل عرب کے دین میں داخل ہو گیا ہوں۔ اب تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا مسیح کی قسم، اب میں تیرے سے کسی طرح نہیں مل سکتی۔ یہ کہہ کر وہ توما اور ہربیس کے قافلہ کے ساتھ چلی گئی ـــــ

اس نے یہ تمام سرگزشت حضرت خالد بن ولید رضؓ کی خدمت میں عرض کی، آپ نے فرمایا کہ یہ شہر چونکہ حضرت ابو عبیدہؓ نے صلح کے ذریعہ سے فتح کیا ہے۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کر سکتا ـــــ

حضرت خالد بن ولیدؓ نے توما اور ہربیس کے تعاقب کا ارادہ ترک کر دیا تھا کیونکہ انہیں گئے ہوئے چار دن گذر گئے تھے۔ مگر اس شخص کو پتہ چلا کہ آپ کا ارادہ ان کے تعاقب کا تھا۔ تو آکر عرض کیا۔ میں نے سنا تھا کہ آپ کا ارادہ توما اور ہربیس کے تعاقب کا تھا؟ کیا مانع پیش آگیا، آپ نے فرمایا وہ لوگ بہت دور نکل گئے ـــــ یہ شخص جس نے اپنا نام یونس بتایا، کہا

www.toobaaelibrary.com

خوبصورت عنایت فرمائیں کہ اگر اُن میں سے دُنیا میں ایک بھی اُتر آئے تو اس کے چہرے کی روشنی سُورج اور چاند کو شرما دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں بھی جزائے خیر عنایت فرمائیں "۔۔۔

(بقیہ: حاشیہ گذشتہ صفحہ) اگر یہی مانع ہے تو مجھے اس ملک کے راستے بخوبی معلوم ہیں۔ میں آپ کو ان سے ملا دیتا ہوں۔ ان شاء اللہ آپ ضرور انہیں پکڑ لیں گے اور بامُراد ہوں گے ——

چنانچہ چار ہزار کے لشکر کو ساتھ لے کر اس کی راہنمائی میں حضرت خالد بن ولیدؓ روانہ ہو گئے۔ اس لئے یہ یونس راہبر کے نام سے مشہور ہو گئے۔ مسلمان ان کی راہنمائی میں برابر بڑھتے رہے مگر رومیوں کے نشانات قدم ختم ہو گئے —— یونس راہبر نے قریبی گاؤں سے تحقیق احوال کی تو معلوم ہُوا کہ ہرقل نے جب یہ دیکھا کہ توما اور ہربیس دمشق مسلمانوں کے حوالے کر کے آرہے ہیں ایسا نہ ہو کہ میں نے یرموک کی طرف جو لشکر روانہ کر رکھا ہے اُسے مُسلمانوں کی شجاعت کے کارنامے سُنا کر یہ بُزدل کریں۔ اس لئے انہیں حکم بھیج دیا کہ وہ قسطنطنیہ چلے جائیں —— یہ سُن کر یونس راہبر کو بہت دُکھ ہُوا —— اور حضرت خالد بن ولیدؓ سے عرض کیا کہ وہ تو ہاتھ سے گئے۔ اب آپ بادشاہ کے شہر انطاکیہ کے قریب ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ نے آپ کے مقابلے کے لئے ایک لشکر تیار کیا ہے ——

مسلمانوں کو جب اس مصیبت کا علم ہُوا تو واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ اور مشورہ کیا، لوگوں نے کہا جیسے آپ کی رائے ہو کر لیا جائے —— تو آپ یونس راہبر کے پاس آئے اور پوچھا اگر ہم ان کا تعاقب کریں تو

www.toobaaelibrary.com

میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا "خدا کی قسم! یہ مرتبہ سوائے شہادت پانے والے کے اور کسی کو نہیں ملتا۔ بہت خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس کے مزے چکھ لے"

(فتوح الشام ص۱۷۲)

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) ان تک پہنچ سکتے ہیں؟ اس نے کہا آپ انہیں پکڑ تو سکتے ہیں مگر اندیشہ ہے کہ رومیوں کو اگر آپ کا اور آپ کے لشکر کا علم ہو گیا تو چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیں گے ـــــ یہ کہہ کر پھر مسلمانوں کے ہمراہ یونس کی راہبری میں چل پڑے اور جبل لکام سے آگے بڑھے ـــــ

یونس نے آگے بڑھ کر عرض کیا، آپ تشریف رکھیں میں رومیوں کی خبر لے آؤں۔ میرا خیال ہے کہ ہم رومیوں کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ میں ان کی آوازیں بھی سن رہا ہوں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے یونس کے ہمراہ مسفر بن جعدہ کو روانہ کر دیا یہ دیکھ کر آ گئے، آ کر بتایا کہ قوم پہاڑ کے اس طرف ہے اور ساتھ یہ کہا کہ آپ مسلمانوں کو ہدایت کر دیں کہ جس شخص کے ہاتھ میں میری بیوی لگے وہ مجھے دیدے، مجھے اور کسی مالِ غنیمت کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ تیری ہی ہے اور ان شاء اللہ تجھے ہی ملے گی ـــــ

بہرحال مسلمان حملہ آور ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیقؓ نے توما ہرقل کے داماد کو قتل کر دیا ـــــ

اسی اثناء میں حضرت رافع بن عمیرہ الطائیؓ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک شخص کو ایک عورت سے لڑتے ہوئے دیکھا ـــــ اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ

www.toobaaelibrary.com

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) کہ وہ ہمارا راہب یونس ہے جو دراصل اپنی بیوی سے لڑ رہا ہے۔ میں نے چاہا میں اس کی اعانت کروں مگر کس عورتیں میری طرف لپکیں اور میرے گھوڑے کے پتھر مارنے شروع کئے۔ ایک پتھر میرے گھوڑے کی پیشانی پر لگا اور وہ مر گیا۔ میں غصے میں بھرا ہوا گھوڑے کی زین سے کود کر اس عورت کے پیچھے بھاگا جس نے میرے گھوڑے کے پتھر مارا تھا تاکہ اسے قتل کر دوں، مگر وہ ھرث ہو گئی ——— پھر میں نے اسے پکڑا اور اسے قتل کرنا چاہا تو اس نے الفون الفون) امان امان پکارنا شروع کیا۔ میں نے اس کو قتل تو نہ کیا البتہ اسے اور تمام کو اسیر میں لے کر ان کی مشکیں باندھیں اور ان کو لے کر اپنی فوج کی طرف چل دیا۔ راستے میں مجھے ایک گھوڑا بھی مل گیا ——— پھر خیال آیا کہ یونس راہب کا حال معلوم کر کے مجھے اپنی فوج میں جانا چاہیئے ——— چنانچہ میں نے اس کی تلاش کی تو جہاں میں نے اس کو کشتی کرتے دیکھا تھا، وہاں پہنچ کر دیکھا کہ اس کی بیوی خون آلود ہے اور وہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا رو رہا ہے ——— میں نے پوچھا یونس کیا حال ہے؟ ———

اس نے کہا جس بیوی کی طلب و تلاش میں یہاں تک آیا تھا وہ کہتی ہے کہ میں نے دین مسیح اختیار کر لیا ہے۔ میں قسطنطنیہ جا رہی ہوں وہاں جا کر راہبہ بن جاؤں گی۔ میری اور اس کی لڑائی ہوتی رہی میں اس پر غالب آ گیا تو اس نے اپنے کپڑوں سے خنجر نکال کر خودکشی کر لی۔ اس لئے اب رو رہا ہوں ——— حضرت رافع بن عمیرہ الطائی رضؓ کہتے ہیں کہ میں یونس کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگا اور اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کا نعم البدل عطا فرمایا ہے۔ اس سے بہتر خوبصورت عورت جو ریشمیں لباس

www.toobaaelibrary.com

پہنے ہوئے موتی کی لڑیاں لٹکائے ہوئے سونے کے کنگن زیب کئے ہوئے اور چاند جیسا چمکتا ہوا چہرہ رکھتی ہے، حاضر ہے۔ ــــــ

یونس نے دریافت کیا وہ کہاں ہے۔ میں نے کہا میرے تقاحاضر ہے تھوڑی دیر رومی زبان میں اس سے گفتگو کی۔ وہ لڑکی برابر رو رہی تھی آخر یونس میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ آپ نے سمجھایہ کون عورت ہے؟ میں نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔ اس نے کہا یہ ہرقل کی بیٹی اور توما کی بیوی ہے۔ میرے جیسا آدمی اس کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ہرقل ضرور فدیہ دے کر اسے رہا کرالے گا۔ حضرت رافع نے کہا، اب تو یہ تیرے لئے ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ، ہربیس کی تلاش میں عام لشکر سے اکیلے بہت دور نکل گئے تھے، پھر مسلمان ان کی مدد کے لئے پہنچے، پھر ہربیس قتل ہوا، اس کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ کو حضرت رافعؓ نے فرمایا۔ میں نے ہرقل کی بیٹی کو گرفتار کیا ہے اور یونس کو اس کی زوجہ کی خودکشی کرنے کی وجہ سے (ہرقل کی بیٹی کو) اس کے سپرد کر دیا ہے ــــــ

پھر آپ نے یونس سے دریافت کیا کہ اسے قبول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا، قبول کرتا ہوں مگر ہرقل اس کو ضرور فدیہ دے کر رہا کرادے گا۔ بالآخر ہرقل نے اپنی بیٹی کو ایک لشکر بھیج کر بذریعہ قاصد طلب کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے بطور ھدیہ ہرقل کے پاس بھیج دیا۔ اور حضرت خالدؓ نے اپنے غنیمت کے حصہ میں سے کچھ یونس کو دیا کہ وہ اس مال میں سے اور نکاح کرے یا کوئی رومی لڑکی خرید لے۔ یونس نے کہا کہ اب اس دارِفانی میں اپنی بیوی کے بعد کسی سے نکاح نہیں کروں گا۔ میری خواہش یہی ہے کہ عالمِ آخرت میں پہنچ کر کسی سے حور سے اپنا نکاح کروں اور بس۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.toobaaelibrary.com

حضرت رافع بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یونس راہبؒ کے متعلق خواب آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ستّر حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا ——

(از تاریخ واقدی ملخصاً)

(از ص ۱۵۱ تا ص ۱۶۳)

ربیعہ بن نصر بادشاہِ یمن کا بعثتِ نبوی علیہ السلام کے بارے میں خواب

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ ربیعہ بن نصر یمن کے ملوک تبابعہ میں کمزور ترین بادشاہ گزرا ہے۔ ایک دن خواب میں اس نے اپنے گرد ہالے کی شکل کا ایک حلقہ کھنچا ہوا دیکھا جسے دیکھ کر وہ سخت پریشان ہو گیا لیکن اس کا قاعدہ تھا کہ جمعہ کے علاوہ وہ کسی اور دن اپنے کاہنوں، نجومیوں یا مستقبل بینوں کو نہیں بلایا کرتا تھا لیکن اس روز صبح ہوتے ہی اس نے انہیں بلا بھیجا اور ان سے اپنے اس خواب کا ذکر کر کے تعبیر پوچھی اور اپنی ذات پر اس کے اثرات کے بارے میں بھی دریافت کیا ——

ان سب ساحروں، نجومیوں، کاہنوں اور پیشینگوئیاں کرنے والوں نے اسے کسی بڑی آفت کے آنے کے بارے میں بتایا، اس کے بعد اس نے شق اور سطیح سے اپنے اس خواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یکے بعد دیگرے ایک ہی جواب دیا اور وہ یہ تھا کہ کچھ عرصہ میں ان کے ملک پر حبشہ کا بادشاہ حملہ کرے گا اور یمن پر قبضہ کر لے گا اور جس عرصہ تک وہ یہاں قابض رہے گا اسی کے دوران عدن یا ارم کے کسی علاقے سے کوئی دوسرا شخص شاہِ حبشہ کو یمن سے بھگا دے گا۔ لیکن وہ بھی یہاں کم و بیش ستّر سال

www.toobaaelibrary.com

تک ہی حکومت کرے گا جس کے بعد بنی غالب یہاں آجائیں گے اور ان کا زمانہ کین کے لئے بڑی آسودگی کا زمانہ ہوگا کیونکہ ان میں اُس وقت جو نبی ہوگا وہ سب نبیوں سے زیادہ رحمدل ہوگا۔ وہی خدا کا آخری نبی ہوگا جس کے زمانے میں قریب قریب ساری دُنیا اطمینان کا سانس لے گی۔ ——

ان کی بتائی ہوئی ایک ایک بات سچ نکلی ——

(تاریخ ابن کثیر ص ۴۹۴ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت زبیر بن عوام رضؓ کا شہادت نبوی ﷺ کے بارے میں خواب

حضرت سعید بن مسیب رضؓ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے انسان جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تلوار کھینچی حضرت زبیر بن عوام ہیں۔ ایک دن وہ قیلولہ کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے یہ اپنی تلوار سونت کر تن تنہا نکلے، ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نا وقت ملے آپ نے دریافت فرمایا اے زبیر! یہ بے وقت کیسے؟ حضرت زبیر رضؓ نے عرض کیا کہ میں نے سنا کہ آپ شہید کر دیئے گئے ــــــ

آپ نے دریافت فرمایا پھر تمہارا کیا کرنے کا ارادہ تھا؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم! میں نے ارادہ کیا تھا کہ اہل مکہ سے لڑمروں۔ ان کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی اور فرمایا واپس چلے جاؤ۔! ــــــ

(حیاۃ الصحابہ رضؓ صفحہ ۵۹۳ حصہ سوم)

زرارۃ بن عمرو کا شہادت عثمان غنی رضؓ کے بارے میں خواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر

نخع یمن کا ایک قبیلہ ماہ محرم ۱۱ھ کے درمیانی عشرہ میں حاضر ہوا۔ اس قبیلے کے دو سو آدمی تھے۔ ان میں ایک شخص زرارۃ بن عمرو بھی تھے، انہوں نے اس سفر میں متعدد خواب دیکھے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کئے اور آپ نے ان کی تعبیر دی۔ منجملہ ان کے ایک یہ خواب دیکھا کہ زمین سے ایک آگ نمودار ہوئی ہے جو میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی، اور وہ آگ

www.toobaaelibrary.com

یہ پکار رہی ہے ــــ

نَظِیْ نَظِیْ بَصِیْرٌ وَاَعْمٰی	میں آگ ہوں میں آگ ہوں کوئی
اَطْعِمُوْنِیْ اُکْلُکُمْ	بینا اور کوئی نابینا مجھ کو کھانے کو
اَھْلَکُمْ وَمَالَکُمْ ــ	دو میں تم کو کھاؤں گی تم کو کھاؤں
ــــــــــــــ	گی۔ تمہارے اہل کو اور مال کو ــ

آپ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگ اپنے امام اور خلیفہ کو قتل کریں گے، بدکار اپنے کو نیکوکار سمجھے گا، مؤمن کا قتل پانی پینے سے زیادہ لذیذ ہوگا، اگر تیرا بیٹا پہلے مرگیا تو تو اس فتنہ کو پائے گا۔ اور اگر تو پہلے مرگیا تو تیرا بیٹا اس فتنہ کو پائے گا۔ زرارہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ میں اس فتنہ کو نہ پاؤں۔ آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ زرارہؓ کا انتقال ہوا اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضؓ کی شہادت کا فتنہ پیش آیا۔ زرارہ کا بیٹا باغیوں کے ساتھ تھا۔ واللہ اعلم

(زاد المعاد ص۵۹ ج۳) (زرقانی ص۶۷ ج۱)

(سیرۃ المصطفیٰ ص۱۴۲ ج۳)

www.toobaaelibrary.com

زوجۂ حضرت روماسؓ کا خواب جس کی وجہ سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا،

حضرت خالد بن الولیدؓ نے جب بصرہ فتح کر لیا تو حضرت روماس رضؓ جو مسلمان ہو گئے تھے، اہل بصرہ ان کے مخالف ہو گئے، انہوں نے حضرت خالد بن الولیدؓ سے درخواست کی کہ جب ملک شام مکمل فتح ہو جائے پھر میں بصرہ آؤں گا اس وقت تک میں آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں ـــــ جب سامان اٹھانے ان کے مکان پر کچھ لوگ گئے تو "زوجۂ روماس" کا واقعہ سامان آیا کہ وہ بھی مسلمان ہو چکی تھی۔ وہ مسلمان ایک خواب دیکھ کر ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت واقدیؒ لکھتے ہیں :ـــــ

کہ معمر بن سالم اپنے دادا البیجہ بن مفرج سے روایت کرتے ہیں کہ روماس ہمارے ساتھ ہر ایک معرکہ میں شریک رہے۔ دشمنوں کے ساتھ شدید مقابلہ کیا اور جہاد فی سبیل اللہ میں دل کھول کر کام کیا۔ حتیٰ کہ باری تعالیٰ نے شام پر فتح دی اور بموجب درخواست ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق خلیفۂ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے زمانۂ خلافت میں) اس کو بصرہ کا گورنر (عامل۔حاکم) مقرر فرمایا۔ یہ بہت تھوڑے دنوں وہاں کی حکومت کر کے اپنے ایک لڑکے کو جو اس کی یاد تازہ کراتے رہے چھوڑ کر راہی ملک بقا ہو گیا۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مترجم)

کہتے ہیں کہ فتح کے بعد حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند شخصوں کو روماس کے مال و اسباب کے لئے کہ وہ شہر میں سے اٹھا اٹھا کر یہاں

www.toobaaelibrary.com

لے آویں اور اس کام میں اس کا ساتھ ہاتھ بٹائیں، مقرر کیا ——

جس وقت وہ اُس کے مکان میں پہنچے تو دیکھا کہ رومانس کی بیوی اُس کے ساتھ لڑ جھگڑ کر اُس سے طلاق کی خواہاں ہے۔ انہوں نے اُس کی طرف مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ تُو کیا چاہتی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ ہمارا انصاف اور فیصلہ تمہارے سردارِ لشکر کے پاس ہوگا۔ مسلمان اس کو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں لائے۔ اُن سے فریاد کرنا شروع کی۔ ایک رومی شخص نے جو عربی زبان جانتا تھا کہا یہ اپنے خاوند رومانس پر دعویٰ کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے ترجمان کے ذریعہ دعویٰ اور نالش کا سبب دریافت فرمایا۔ اُن سے بیان کیا کہ میں آج شب میں سو رہی تھی، میں نے خواب میں ایک نہایت خوبصورت شخص کو جس کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا دیکھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ یہ شہر نیز تمام شام اور عراق ان عربوں کے ہاتھوں فتح ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں محمدؐ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مترجم) ہوں۔ اس کے بعد مجھے دعوتِ اسلام دی اور میں مسلمان ہو گئی۔ آپ نے مجھے قرآن شریف کی دو سورتیں یاد کرا دیں ——

راوی کہتا ہے کہ ترجمان سے یہ قصہ سُن کر سب کو تعجب ہُوا اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ترجمان سے کہا کہ ہمیں وہ دونوں سورتیں سُنائے۔ اُس نے الحمد للہ ربّ العالمین، اور قل ہُوَ اللہ احد پڑھ کر سُنا دیں۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہاتھ پر بتجدید اسلام کیا اور اپنے شوہر سے مطالبہ کیا کہ مسلمان ہو جائے یا مجھے طلاق دے دے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اُس کے اس قول سے ہنسے اور پھر فرمایا: سُبْحَانَ مَنْ وَفَّقَهُمَا۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے ان دونوں میں موافقت بخشی،

www.toobaaelibrary.com

پھر آپ نے ترجمان سے فرمایا کہ اس سے کہو کہ اُس کا خاوند اس سے پہلے مشرف باسلام ہو چکا ہے۔ یہ سُن کر وہ بہت خوش ہوئی ——

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد اہل بصرہ سے ایک مقدار معیّن پر جو اہل بصریٰ کو بھی ناگوار نہیں تھی۔ مصالحت کر لی اور یہ چاہا کہ ایک شخص کو اپنا نائب اور وزیر مقرر کر دیں تاکہ اہل بصریٰ اپنے اغراض و مقاصد اس کی طرف لے جا سکیں۔ چنانچہ آپ نے ان سے استصواب کیا اور ان کی رائے کے موافق ایک شخص کو اپنی طرف سے حاکم مقرر کر دیا ——

(فتوح الشام واقدیؒ صـ۶۳، صـ۶۴)

زوجۂ جنرل بولصؒ کا خواب جس میں اس کی شکست اور صحابۂ کرامؓ کی فتح کا بتلا دیا گیا

واقدی کہتے ہیں کہ دمشق میں بولص بن بلقار نامی ایک بہت بڑا جنرل تھا۔ نصرانیوں میں اُس کی بہت زیادہ قدر و منزلت ہوتی تھی حتّٰی کہ بادشاہ ہرقل کے پاس جب کسی سلطنت کے ایلچی یا سفیر آتے تھے۔ ہرقل اُن کے کسی پیام اور جواب میں عاجز ہوتا تھا تو بادشاہ اُسے بُلا کر جواب دیا کرتا تھا اس نے اس زور سے درخت میں کھینچ کر تیر مارا تھا کہ یہ تیر اُس درخت میں گھس کر اُس کے اندر رہ گیا تھا اور اس نے اس درخت پر لکھ دیا تھا کہ اگر کسی کو شجاعت کا دعویٰ ہو تو وہ درخت کے دوسری طرف تیر مار کر گھسا دے اور اس درخت کے متعلق اُس کی یہ بات زبان زد عوام ہو گئی تھی ——

www.toobaaelibrary.com

اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب سے شام پر چڑھائی کی تھی بولص آج تک اُن سے لڑنے کے لئے نہیں نکلا تھا جس وقت اہل دمشق نے مسلمانوں کو جاتے ہوئے دیکھا تو وہ بولص کے پاس آئے اُس نے اُن سے آنے کا سبب دریافت کیا، انہوں نے کہ اہل عرب جا رہے ہیں۔ اب اگر تو چاہے تو تیرے لئے موقع ہے کہ بادشاہ اور اہل شام کی نظروں میں اپنی وقعت اور مرتبہ ہمیشہ کے لئے قائم کرلے، بہتر ہو کہ تو ہمارے ساتھ چلے اور جو شخص ان میں سے رُکا یا پیچھے رہ جائے اُسے گرفتار کرلے، بلکہ اگر اپنے اندر اُن سے لڑنے کی خواہش اور طاقت دیکھے تو ہم سب تیرے ساتھ ہو کر اُن سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ بولص نے کہا میری تمہیں مدد نہ دینے کا باعث محض عربوں کے مقابلہ میں تمہاری بزدلی اور کم ہمتی ہے۔ میں نے تمہیں اُن کے مقابلے میں اسی لئے مدد نہیں دی اور نہ اب مجھے ضرورت ہے کہ میں اُن سے لڑوں۔ انہوں نے کہا ہمیں مسیح اور انجیل کی قسم! اگر تو ہمارے ساتھ چلے تو ہم آخر دم تک تیرے ساتھ رہیں گے کوئی شخص نہیں بھاگ سکتا بلکہ اگر تو کسی کو بھاگتا ہُوا دیکھے تو تجھے اختیار ہے کہ بلا روک ٹوک اُس کو قتل کردے، تجھے کوئی شخص منع نہیں کرسکتا ——

جس وقت سب عہد و پیمان ہو چکے تو یہ اُٹھ کر اندر گھر میں گیا، زرہ پہنی اور چاہتا تھا کہ باہر آئے مگر اُس کی بیوی نے پوچھا کہاں جاتے ہو۔؟ اُس نے کہا مجھے اہل دمشق نے اپنا حاکم مقرر کرلیا ہے میں اُن کے ساتھ عربوں سے لڑنے جا رہا ہوں۔ اس کی بیوی نے کہا ایسا ہرگز نہ کرنا۔ گھر میں بیٹھ رہ۔ اور جس چیز کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے اُس سے خواہ مخواہ نہ ٹکراؤ۔ میں نے آج ہی رات خواب میں دیکھا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں کمان ہے اور ہوا میں چڑیوں کا شکار کر رہے ہو۔ بعض چڑیاں زخمی ہو کر گریں۔ مگر پھر اُٹھ کر اُڑنے

www.toobaaelibrary.com

لگیں۔ میں اُن کے دوبارہ اُڑنے پر متعجب ہوئی تھی کہ اچانک چند عقاب آ کر تم اور تمہارے ساتھیوں پر اس زور سے گرے کہ اپنے پنجوں اور خاروں سے تمہارا سب کا سر اور منہ نوچ ڈالا۔ یہ حالت دیکھ کر تم اور تمہارے ساتھی بھاگے مگر میں نے دیکھا کہ جو عقاب جس شخص کے پنجہ مار دیتا تھا وہی بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ یہ دیکھ کر میں چونک پڑی اور تمہاری وجہ سے گھبرا کے اُٹھ بیٹھی، بولص نے کہا کیا تو نے مجھے بھی خواب میں بے ہوش دیکھا تھا؟ —— اُس نے کہا ہاں! خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ ایک عقاب نے زور سے ایک ٹھونگ ماری اور تم بے ہوش ہو کر گر گئے۔ یہ سُن کر بولص نے اپنی بیوی کے منہ پر زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ مجھے کوئی نیک فال نہ دی۔ افسوس کہ عربوں کا رُعب تیرے دل میں اتنا گھر کر گیا کہ خواب میں بھی انہیں ہی دیکھنے لگی۔ اُن سے کچھ خوف نہ کر۔ میں اُن کے امیر کو تیرا خادم اور اُس کے ساتھیوں کو بکری اور خنزیروں کا چرواہا بنا دوں گا۔ اُس کی بیوی نے کہا، تمہیں اختیار ہے میں نصیحت کر چکی [1] —— (فتوح الشام ص۹۴، ۹۵)

---

[1] چنانچہ بولص چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیادہ آزمودہ فوج لے کر صحابہ کرامؓ کے تعاقب میں نکلا حتیٰ کہ حضرت ابو عبیدہؓ جو ساقہ لشکر میں عورتوں، بچوں اور اموال کے ساتھ تھے پر حملہ آور ہوا۔ مجاہدینِ اسلام اجنادین کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ سہیل ابن صلاحؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو آ کر صورتحال سے مطلع کیا تو آپ نے حضرت رافع بن عمیرۃ الطائی کی سرکردگی میں ایک ہزار سوار فوری طور پر عورتوں کی حفاظت پر مامور کر کے روانہ کر دیئے، پھر حضرت

www.toobaaelibrary.com

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ حضرت ضرار بن ازور اور حضرت قیس بن ہبیرہ المرادی کے ہمراہ دو ہزار لشکر روانہ فرمایا، اور حضرت خالدؓ ولیدؓ تمام لشکر لے کر خود بھی روانہ ہو گئے ——

حضرت ابو عبیدہ رضؓ بولص کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے، حضرت ضرارؓ بولص کی طرف بڑھے تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ بولص کا بھائی بطرس خواتین اسلام کو گرفتار کر کے نہر استریاق پر پہنچ کر اپنے بھائی کے متعلق معلومات کرنے کے لئے ٹھہر گیا تھا، گرفتار خواتین اسلام نے کفار سے زبردست جنگ کی اور مسلمانوں کے سر فخر سے اونچے کر دیئے، حتیٰ کہ حضرت خالدؓ خواتین عرب کی رہائی کے لئے لشکر لے کر پہنچ گئے۔ تو بطرس انتہائی گھبرایا اور مجاہد عورتوں کی رہائی عمل میں آ گئی۔ اس نے عورتوں کو چھوڑ کر بھاگنے کا ارادہ کیا مگر حضرت ضرارؓ اور حضرت خولہؓ (یہ بہن بھائی ہیں) نے اس کو گھیر لیا۔ اس کو قتل کر کے جہنم واصل کیا اور ساتھ ہی گھوڑے کو بھی مار دیا —— حضرت ضرارؓ نے بطرس کا سر نیزے پر لٹکایا اور کوچ کا حکم دے دیا۔ مرج راہط پر پہنچے تو حضرت خالدؓ نے بولص کو بلا کر اس کے سامنے اسلام پیش کیا اور فرمایا، اسلام لے آؤ ورنہ تیرے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو تیرے بھائی کے ساتھ ہوا ہے۔ اس نے پوچھا، کیا سلوک ہوا؟ آپ نے فرمایا وہ قتل ہو گیا ہے اور اس کا سر اس کے سامنے ڈال دیا، بھائی کا سر دیکھ کر وہ رونے لگا۔ اور کہنے لگا بھائی کے مرنے کے بعد زندگی کا لطف نہیں رہا، مجھے بھی اس کے ساتھ ملا دو، چنانچہ حضرت مسیب بن نجبتہ الفزاری کھڑے ہوئے اور حکم پاتے ہی اس کی گردن اڑا دی۔ یوں بولص کی بیوی کا خواب پورا ہو گیا۔ (ملخصاً از فتوح الشام

(از صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۱)

www.toobaaelibrary.com

شاید چڑیوں کے شکار ہونے سے "خواتینِ اسلام" کی گرفتاری مراد تھی اور اُن کے دوبارہ اُڑنے سے مُراد ان کا جہاد کے ذریعہ آزاد ہونا ہو اور جن عقابوں نے ان کے سر اور مُنہ نوچے تھے، سے وہ لشکر مُراد ہو جو حضرت خالدؓ لے کر پہنچے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب (از مؤلف غفرلہٗ)

www.toobaaelibrary.com

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کا سبب ایک خواب بنا۔ ان کا اپنا بیان ہے ——

"میں نے مسلمان ہونے سے قبل دیکھا کہ میں کسی تاریک جگہ پر کھڑا ہوں جہاں کچھ نظر نہیں آتا —— یکا یک ایک چاند روشن ہو گیا، میں اس کی طرف چلا اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ کون کون سبقت لے گئے ہیں ——

میں نے زید بن خارجہ، علی ابن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہم کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کب پہنچے۔ انہوں نے کہا ابھی ابھی ——

اس خواب سے چند روز بعد سننے میں آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر اجیاد کی گھاٹی میں مسلمان ہو گیا —— (اسلام کے چار عظیم جرنیل ص ۱۸۱)

سواد بن قاربؓ کا قبول اسلام کے سلسلہ میں خواب

حافظ ابو یعلی موصلی کہتے ہیں کہ ان سے یحییٰ بن حجر بن نعمان شامی اور علی بن منصور الانباری نے محمد بن عبدالرحمٰن وقاصی اور محمد بن کعب القرظی کے حوالے سے بیان کیا کہ ایک روز وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس کہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس طرف سے ایک شخص گزرا تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا۔ یا امیر المؤمنین! کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں۔؟"

حضرت عمرؓ نے فرمایا: "نہیں تو، کون تھا یہ شخص؟"

www.toobaaelibrary.com

وہ لوگ بولے: "یہ سواد بن قارب تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی بعثت سے قبل خواب میں دیکھا تھا اور اس کے بارے میں لوگوں کو بتایا کرتا تھا۔" ان لوگوں سے یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اس شخص کو کسی کے ہاتھ بلا بھیجا اور اس سے پوچھا:——

"کیا تم سواد بن قارب ہو؟"——

وہ بولا: جی ہاں یا امیر المؤمنین۔!"——

حضرت عمرؓ نے اس سے کہا "اب تمہاری وہ کہانت کیا ہوئی؟"

حضرت عمرؓ سے یہ بات سنی تو وہ ناراض ہو کر بولا:——

"اب جب کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو آپ مجھے وہ زمانہ کیوں یاد دلاتے ہیں؟"

حضرت عمرؓ بولے "سبحان اللہ! تم اس زمانے کو یاد نہیں رکھنا چاہتے؟ حالانکہ وہ زمانہ وہ تھا جب ہم تو شرک میں مبتلا تھے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی باتیں کیا کرتے تھے۔ بہرحال تم بتاؤ، وہ سب کچھ تمہاری کہانت کا نتیجہ تھا یا اس کا کوئی اور سبب تھا؟"

سواد بن قاربؓ نے کہا:——

"یا امیر المؤمنین! اصل بات یہ ہے کہ ایک دن میں سو رہا تھا کہ کسی نے میرا ایک پاؤں پکڑ کر ہلایا اور بولا: "اے سواد بن قارب! اُٹھ اور اگر تجھ میں عقل ہے تو میری بات سن کہ لوئی بن غالب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہو چکا ہے۔ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی طرف بلا رہے ہیں"——

حضرت عمرؓ کو یہ بات سنا کر سواد بن قارب بولا "پھر یہی واقعہ میرے ساتھ اگلی رات کو بھی ہوا اور پھر تیسری رات کو بھی پیش آیا۔ تو میں نے سوچا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ میرے دل کا امتحان لے رہا ہے۔ چنانچہ میں جہاں تھا وہاں سے فوراً

www.toobaaelibrary.com

اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر مدینے آیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ سے عرض کیا :۔۔۔

"یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بات سُنیئے"۔

آپؐ نے فرمایا "سُناؤ ! آپؐ کی اجازت پا کر جو کچھ تین راتوں تک مجھے پیش آیا تھا۔ میں نے آپؐ سے عرض کر دیا"۔۔۔

"اس کے بعد سواد بن قارب رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے بیان کیا :۔۔۔

"میری بات سُن کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت خوش ہوئے اور اس وقت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جتنے صحابۂ کرام آپؐ کی خدمت میں حاضر تھے سب کے چہرے خوشی سے چمکنے لگے"۔

سواد بن قارب رضؓ کی زبان سے یہ واقعہ سُن کر حضرت عمر رضؓ بہت خوش ہوئے پھر بولے : میں اس حدیثِ نبویؐ کی تلاش میں ایک عرصے سے تھا، خدا کا شکر ہے کہ تم خود میرے پاس آ گئے اور یہ حدیث تم نے مجھے سُنا دی، یقیناً یہ صحیح ترین حدیث ہے ۔۔۔

اس کے بعد حضرت عمر رضؓ نے سواد بن قارب رضؓ کو اپنے پاس ہی رکھ لیا اور اس کے ساتھ ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آتے رہے ۔۔۔

اس روایت کو محمد بن سائب کلبی نے بھی اپنے والد اور عمر بن حفص کے حوالے سے بیان کیا ہے ۔۔۔

(تاریخ ابن کثیر صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

جنگ قادسیہ میں رستم کا وہ خواب جس کی وجہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مقابل آنا نہیں چاہتا تھا،

ایک روایت میں ہے کہ رستم کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار فوج تھی جس کے پیچھے ۸۰ ہزار فوج تھی اور اس کے ساتھ ۳۳ ہاتھی تھے جن میں سابور کا سفید ہاتھی بھی تھا جو سب سے بڑا اور سب کے آگے تھا اور ہتھنی اس سے مانوس تھی، پھر حضرت سعدؓ نے سادات کی ایک جماعت میں جن میں حضرت نعمان بن مقرن، حضرت فرات بن حبان، حضرت حنظلہ بن ربیع تمیمی، حضرت اشعث بن قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہم شامل تھے رستم کو دعوت الی اللہ دینے کے لئے بھیجی تو رستم نے انہیں کہا، تم کس کام کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ نے ہم سے ایک وعدہ کیا ہے ہم اس کے لئے آئے ہیں وہ تمہارے شہروں پر قبضہ کرے گا اور تمہاری عورتوں اور بیٹوں کو قیدی بنادے گا اور تمہارے اموال کو قابو کرے گا اور ہمیں اس وعدہ پر یقین ہے۔ اور رستم نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور اس نے ایرانیوں کے تمام ہتھیاروں پر مہر لگا کر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہتھیاروں کو حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا ہے ــــ

سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ رستم نے حضرت سعدؓ کے ساتھ جنگ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیا حتیٰ کہ مدائن سے اس کے خروج کے درمیان اور قادسیہ میں حضرت سعدؓ کے ساتھ اس کے ملاقات کرنے کے درمیان چار ماہ کا عرصہ پایا جاتا ہے اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ وہ حضرت سعد اور ان کے ساتھیوں کو اکتا دے تاکہ

www.toobaaelibrary.com

وہ واپس چلے جائیں اور اگر بادشاہ اس کو جلدی کرنے کا نہ کہتا تو وہ کبھی آپ سے جنگ نہ کرتا کیونکہ اُسے خواب کے نظارہ کے ذریعے معلوم ہو چکا تھا کہ مسلمانوں کو فتح اور غلبہ نصیب ہوگا اور وہ اس کی علامات بھی دیکھ چکا تھا۔ اور مسلمانوں سے بھی اس کے متعلق سُن چکا تھا، نیز اُسے علم نجوم میں بھی دسترس حاصل تھی اور وہ اس کی صحت پر دلی یقین رکھتا تھا ——

(تاریخ ابن کثیر ص ۹۷ ج ۷)

حضرت سعدؓ سے شکست کے دوران کسریٰ کا خواب

جب حضرت سعدؓ نے اس (کسریٰ) کے ہاتھوں سے اس کا دارالخلافہ، ہیڈکوارٹر ایوانِ سلطنت بساط مشورت اور اس کے ذخائر چھین لئے تو وہ وہاں سے حلوان منتقل ہو گیا، پھر مسلمان حلوان کا محاصرہ کرنے آئے تو وہ رَے چلا گیا اور مسلمانوں نے حلوان اور پھر رَے پر قبضہ کر لیا تو وہ اصبہان چلا گیا، اصبہان پر قبضہ ہو گیا تو وہ کرمان چلا گیا اور مسلمانوں نے کرمان جا کر اُسے فتح کر لیا تو وہ خراسان چلا گیا اور وہاں فروکش ہو گیا۔ اس سب کچھ کے بعد وہ آگ جسے وہ خدا کے سوا پُوجتا تھا اس کے ساتھ ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر جاتی تھی اور ہر شہر میں وہ آتشکدہ ساتھ جاتا تھا اور وہ اپنے دستور کے مطابق اس میں آگ جلاتے اور وہ ان شہروں کی طرف رات کو اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرتا جس پر اس کا ہودج تھا جس میں وہ سویا کرتا تھا، ایک شب جب کہ وہ اپنے ہودج میں سویا ہوا تھا وہ اسے پانی میں گھسنے کی جگہ سے لے کر گزرے اور انہوں نے چاہا کہ وہ اسے اس جگہ سے پہلے ہی بیدار کر دیں تاکہ جب وہ پانی کے گھسنے کی جگہ میں جاگ اُٹھے تو گھبرا نہ جائے اور

www.toobaaelibrary.com

جب انہوں نے اُسے جگایا تو وہ ان سے سخت ناراض ہوا اور انہیں گالیاں دینے لگا اور کہنے لگا تم نے مجھے ان ممالک وغیرہ میں ان لوگوں کی بقاء کی مُدّت معلوم کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے پاس موجود ہیں اور اس نے ان سے کہا ہے کہ تمہاری حکومت سو سال ہو گی، انہوں نے کہا میری حکومت میں اضافہ کیجئے تو اس نے فرمایا ایک سو بیس سال، انہوں نے کہا میری حکومت میں اضافہ کیجئے تو اس نے فرمایا آپ کے لئے۔ اور تم نے مجھے بیدار کر دیا، اگر تم مجھے چھوڑ دیتے تو میں اس قوم کی مُدّت معلوم کر لیتا ——— (تاریخ ابن کثیر ص ۲۵۸، ۲۵۷ ج ۷)

www.toobaaelibrary.com

حضرت سعید بن عامرؓ کا جہادِ شام پر جاتے ہوئے راستہ بھول جانا اور خواب میں انجام کی نشاندہی ہونا — نیز خواب کا پسِ منظر

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں بلادِ شام کے راستوں اور اس کی گھاٹیوں سے خوب واقف تھا، ایک سال میں دو مرتبہ وہاں جایا کرتا تھا اور ہمیشہ معروف راستہ سے بچ کر ستاروں کی راہبری میں سڑک سے اِدھر اُدھر کو چلا کرتا تھا جس وقت میں مدینہ طیبہ سے دُور پہنچ گیا تو اس ارادہ سے کہ میں مسلمانوں کو لے کر بصرہ میں جا نکلوں تبوک کی سڑک پر جا پڑا اور برابر چلتا رہا جس وقت میں تبوک میں تھا چونکہ یہ کی صلح میں داخل تھا۔ نیز اسی کی برابر میں جندل بھی تھا جس کو عیاض بن غانم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فتح کیا تھا اس لئے میں یہاں ٹھہر گیا، پھر میں نے یہاں سے جابیہ کے ارادہ سے کوچ کیا اور دشمن کے خوف سے کہ کہیں مسلمانوں کو گزند نہ پہنچ جائے عام شاہراہ چھوڑ کر غیر معروف راستہ میں فوج کو چلنے کا حکم دیا۔ میں آبادی اور شہروں کو چھوڑتا ہوا چٹیل میدانوں اور مشکل مشکل راستوں سے چلا جا رہا تھا اور میرا یہ چلنا محض توفیقِ الٰہی اور لطفِ پروردگار پر مبنی تھا، میں جس وقت دُور نکل گیا اور عام شاہراہ چھوڑ کر بالکل اس سے علیحدہ ہو گیا تو میں راستہ قطعاً بھول گیا اور اس قدر مشکل پیش آئی کہ بس میں ہی جانتا ہوں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میں کبھی اس راستہ کو نہیں آیا۔ آخر میں متحیر ہو کر ایک جگہ کھڑا ہو گیا، مسلمان میرے برابر تک پہنچ گئے مگر انہیں یہ نہیں

www.toobaaelibrary.com

معلوم ہو سکا کہ یہ راستہ بھول گیا ہے۔ میں بار بار یہ پڑھ رہا تھا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ آخر میں پھر چلا اور دو دن اور دو رات برابر چلتا رہا میں لوگوں کو چلنے کی تاکید کرتا جاتا تھا اور وہ مجھ سے سوال کرتے جاتے تھے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ میں کہتا تھا کہ میں ٹھیک راستہ پر چل رہا ہوں

مدینہ طیبہ سے چلے ہوئے جب ہمیں دسواں دن ہو گیا تو ہمیں ایک بہت بڑا پہاڑ دکھلائی دیا۔ میں نے اُسے دیکھ کر پہچاننا چاہا کہ یہ کون سا پہاڑ ہے؟ مگر نہ پہچان سکا اور اُس کے متعلق کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ اُس وقت میں نے اپنے دل میں کہا۔ سعید تو نے نیز اپنے نیز تمام مسلمانوں کے ساتھ بڑا دھوکہ کیا۔ میں ساتھ ہی دل میں یہ بھی سوچتا جاتا تھا کہ شاید یہ جبل بعلبک ہے اور اب راستہ آسان ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ پہاڑ ہمیں دُور سے دن کے شروع حصّہ میں دکھلائی دینے لگا تھا اس لئے اُس کے پاس تک چلتے چلتے دن چھپ گیا اور جس وقت ہم اس کے قریب پہنچ گئے تو ہمیں ایک جنگل جس میں بڑے بڑے اُونچے اُونچے درخت کھڑے ہوئے تھے دکھلائی دیئے۔ میں نے ان درختوں کو غور سے دیکھا اور پہچان لیا اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ تمہیں مبارک ہو۔ ہم شام کے شہروں اور مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں پہنچ گئے۔ یہ درخت ملک شام کے ہیں اور ہم عنقریب مسلمانوں سے جا ملیں گے۔ ہم برابر بڑھتے رہے حتّٰی کہ اس جنگل کو طے کر کے ایک دوسرے جنگل میں جو نہایت متوحش تھا ہم نے قدم رکھا۔ اس میں نہ کوئی راستہ تھا، نہ عام شاہراہ، مسلمانوں کو اس سے بڑی تکلیف ہوئی اور وہ چلتے چلتے بالکل چکنا چُور ہو گئے اور اس قدر تھک گئے کہ چلنے کی تاب نہ رہی ——

بعض مسلمان چونکہ پاپیادہ بھی تھے اس دوسرے مسلمانوں نے انہیں اپنے گھوڑوں اور اُونٹوں کے اُوپر اپنے پیچھے بٹھا لیا، بعض نے بعضوں

www.toobaaelibrary.com

کو گود میں اُٹھایا اور چلتے رہے حتیٰ کہ مسلمانوں نے جس وقت اس جنگل کی وحشت اور اس جانگداز راستہ کی مصیبت دیکھی اور جادۂ طریق اور راہِ مستقیم انہیں کہیں دکھلائی نہ دیا تو مجھ سے کہنے لگے، یا سعید! ہمیں معلوم ہے کہ آپ راستہ بھول گئے ہیں، ہمیں چونکہ مسافت نے بالکل تھکا دیا ہے اس لئے، اگر اسی جنگل میں تھوڑی سی دیر آپ ہمیں آرام کر لینے دیں تو بہتر ہے۔ میں نے ان کی اس استدعا کو قبول کر لیا اور اجازت دے دی ——

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس جنگل میں ایک شیریں چشمہ تھا ہم اُس کے کنارے پر اُترے، پانی پیا، گھوڑوں اور اُونٹوں کو پلایا اور انہیں درختوں کے پتے چرنے چھوڑ دیا، اکثر آدمی سو گئے بعض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے لگے، میں بھی ان پچھلوں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا اور اپنے مولا کریم جل جلالہٗ سے مسلمانوں کے لئے بہتری اور سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میری آنکھ لگ گئی ——

خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سبزہ زار باغ میں ہوں جس میں درخت اور بے شمار پھل لگ رہے ہیں اور میں وہ پھل توڑ توڑ کر کھا رہا ہوں اور اُس باغ کی نہر کا پانی پی رہا ہوں۔ نیز اُن پھلوں کو چن چن کے اپنے ساتھیوں کو بھی دیتا جاتا ہوں اور وہ بھی انہیں خوب کھا رہے ہیں۔ میں بہت خوش ہوں اور اس باغ میں نہایت تفریح کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں کہ دفعتاً ایک بہت بڑا شیر اُن درختوں سے نکل کر میرے مُنہ پر حملہ آور ہوا اور قریب تھا کہ وہ مجھے پھاڑ ڈالے میں نہایت مرعوب اور خوف زدہ سا ہو گیا، اُسی وقت دو اور بڑے بڑے شیر وہیں سے نکلے اور اُنہوں نے اس حملہ آور شیر کو مار کے اُسی جگہ ڈال دیا میں

www.toobaaelibrary.com

نے اس شیر کے منہ سے ڈکارنے اور جھنجھاڑنے کی ایک مہیب آواز سنی جس کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلنے کے بعد میرے منہ میں پھلوں کی شیرینی موجود تھی اور شیر کی شکل میری آنکھوں کے سامنے پھر رہی تھی ——

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر اپنے ذہن میں یہ لی کہ یہ مالِ غنیمت ہوگا جسے مسلمان حاصل کرنا چاہیں گے اور کوئی مزاحم اور مانع بھی پیش آئے گا اور آخر کو وہ مغلوب ہوگا اور مسلمانوں کو فتوحات ہوں گی۔ پھر میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا۔ میں بیٹھا ہوا اسے پڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک میں نے جنگل کے دائیں جانب سے ایک ہاتفِ غیبی کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ——

(ترجمہ اشعار) اے نیکی کی طرف جانے والے گروہ! اس جنگل کی گھاٹیوں سے مت ڈر نہ اس میں کوئی جن ہے اور نہ کوئی ڈرانے والا۔ اور اے اللہ کے بندو! تم بہت جلدی جان لوگے، ایسی مہربانی اور لطف جو اپنی اولاد کے ساتھ کی جاتی ہے اور اس محبت کو جو دلوں میں ڈالی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت جلدی راستہ دکھلادیں گے اور تم اولاد کے ساتھ مالِ غنیمت بھی حاصل کروگے "——

جس وقت میں نے ہاتفِ غیبی کی زبان سے یہ بشارت آمیز نیز غنیمت حاصل ہونے کے متعلق اشعار سنے تو میں نے سجدۂ شکر ادا کیا، مسلمان اس ہاتفِ غیبی کی آواز سن کر بیدار ہوگئے۔ میں نے ان میں سے ایک شعر کو اپنے حافظے میں محفوظ رکھا —— اور تین اشعار شماخ بن حصن کلبی نے یاد کرلئے جنہوں نے مجھے وہ تین شعر بھی یاد کرادیئے —— مسلمان ہاتفِ غیبی کی زبان سے یہ اشعار سن کر بے حد خوش ہوئے اور مالِ غنیمت کی وجہ سے ان کے دل بہت مسرور

www.toobaaelibrary.com

ہو گئے، ہم یہاں صبح ہونے تک مقیم رہے۔ صبح ہوئی تو میں نے نماز پڑھائی، نماز فجر کے بعد مسلمان اس جنگل سے نکلے، میں نے اس جنگل اور پہاڑ کی تحقیق کرنی شروع کی، معلوم ہوا کہ یہ پہاڑ جبل رقیم ہے، جس وقت میں نے اُسے خوب پہچان لیا تو زور سے تکبیر کی آواز لگائی اور اللہ اکبر کا ایک نعرہ بلند کیا، مسلمانوں نے میری تکبیر کی آواز سن کر تکبیر کے فلک بوس نعروں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور دریافت کرنے لگے کہ یا ابن عامر، کیا بات ہے اور آپ نے کیا چیز دیکھ کر تکبیر کا نعرہ بلند کیا تھا۔ میں نے کہا ہم شام میں پہنچ گئے اور یہ جبل رقیم ہے۔ چونکہ میرے ساتھی اکثر جاہل تھے، کہنے لگے رقیم کیا ہوتا ہے؟ اور کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے انہیں حدیث رقیم سنائی اور کہا کہ میں نے اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے اس حدیث شریف کو سن کر بے حد تعجب کیا، پھر میں انہیں لے کر غار کی طرف چلا اور اس میں ہم سب نے نماز پڑھی، اس کے بعد میں نے کوچ کا حکم دیا ——— اور ہم چل پڑے۔ حتیٰ کہ شہر عمان میں پہنچ گئے ———

(فتوح الشام للواقدی از ص ۳۲۲، ۳۲۵)

لہ قصۂ اصحاب کہف و رقیم مشہور قصہ ہے۔ قرآن شریف اور حدیث شریف میں اس کا قصہ وارد ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۔ ۱۲ منہ

www.toobaaelibrary.com

حضرت طلحہؓ کا تعجّب خیز خواب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ قضاعہ کے بلی جی خاندان کے دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام لے آئے۔ ایک اُن میں سے شہید ہوگیا اور دوسرے نے ایک سال بعد وفات پائی، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان دونوں میں سے جس کا بعد میں انتقال ہوا ہے اس شہید سے پہلے جنّت میں داخل ہوگیا، مجھے اس بات سے تعجّب ہُوا، جب میں نے صبح کی تو میں نے اس کا تذکرہ حضورؐ سے کیا یا آپؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہوتا (یعنی ایسا ہونا ضروری ہے) اس نے اس شہید کے بعد رمضان کے روزے رکھے ہیں اور چھ ہزار رکعتیں پڑھی ہیں ـــــ اور ایسی ایسی رکعتیں پڑھی ہیں اور سال بھر نماز پڑھی ـــــ

ابن حبانؓ کی روایت کے آخر میں اس طرح ہے (ارشاد فرمایا) ان دونوں کے درمیان مراتب کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلہ سے زیادہ ہے ـــــ

(از حیاۃ الصحابہؓ ص ۹۹ ج ۲)

ایک دفعہ بنی عذرہ کے تین آدمی مدینہ آکر مشرّف بہ اسلام ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ان کی کفالت کا ذمّہ لیتا ہے؟ حضرت طلحہؓ نے کھڑے ہوکر عرض کی "میں یارسول اللہ!" اور وہ تینوں نومسلم مہمانوں کو خوشی خوشی گھر لے آئے، ان میں سے دو نے یکے بعد دیگرے مختلف غزوات میں شہادت حاصل کی اور تیسرے نے بھی ایک مدّت کے بعد حضرت طلحہؓ کے مکان میں وفات پائی۔ ان کو اپنے مہمانوں سے جو اُنس پیدا ہوگیا تھا اس کا اثر یہ تھا کہ ہر وقت ان کی یاد تازہ رہتی تھی اور رات کے وقت خواب میں بھی ان ہی کا جلوہ نظر آتا تھا، ایک روز

www.toobaaelibrary.com

خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے تینوں مہمانوں کے ساتھ جنّت کے دروازے پر کھڑے ہیں لیکن جو سب سے پیچھے مرا تھا وہ سب سے آگے ہے، اور جو سب سے پہلے شہید ہوا تھا وہ سب سے پیچھے ہے، حضرت طلحہؓ کو اس تقدّم و تاخر پر سخت تعجّب ہوا صبح کے وقت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم سے خواب کا واقعہ بیان کیا تو ارشاد ہوا اس میں تعجّب کی کیا بات ہے، جو زیادہ دنوں تک زندہ رہا اس کو عبادت و نیکوکاری کا زیادہ موقع ملا اس لئے وہ جنّت کے داخلہ میں اپنے ساتھیوں سے پیش تھا ——

(سیر الصحابہؓ ج ۲ صـ ۱۱۶ مہاجرین حصّہ اوّل)

حضرت طلحہؓ کا خواب میں انتقالِ جسد کیلئے ارشاد فرمانا ۔

حسبِ اختلافِ روایات حضرت طلحہؓ نے باسٹھ یا چونسٹھ برس کی عمر میں شہادت حاصل کی اور غالباً اسی (بصرہ کے) میدانِ جنگ کے کسی گوشہ میں مدفون ہوئے لیکن یہ زمین نشیب میں تھی اس لئے اکثر غرقِ آب رہتی تھی، ایک شخص نے مسلسل تین دفعہ حضرت طلحہؓ کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی لاش کو اس قبر سے منتقل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے خواب کا حال سنا تو حضرت ابوبکرہؓ صحابی کا مکان دس ہزار درہم میں خرید کر ان کی لاش کو اس میں منتقل کر دیا، دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اتنے دنوں کے بعد بھی یہ جسم خاکی اسی طرح مصئون و محفوظ تھا، یہاں تک کہ آنکھوں میں جو کافور لگایا تھا وہ بھی بعینہٖ

www.toobaaelibrary.com

موجود تھا ——— (سیر الصحابہؓ ج ۲ ص ۱۱۴ حصہ اوّل)

حضرت طفیل دوسیؓ کا اپنے ساتھی کو خواب میں جنّت میں دیکھنا

طفیل بن عمرو الدوسیؓ کے بارے میں ایک خاص بات جس کا ابن اسحٰقؒ کی روایت سمیت متعدد روایات میں ذکر آیا ہے۔ وہ اس کی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت ہے ——— ہُوا یوں کہ اس کا ایک ساتھی جو اس کے ہمراہ دوس سے مکّے آکر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دستِ مبارک پر مسلمان ہُوا تھا، اسی کے ساتھ آپؐ کے حکم سے مکّے سے ہجرت کر کے مدینہ آ گیا تھا، وہ شخص وہاں کچھ دنوں کے بعد سخت مرض میں مبتلا ہو گیا جس کی تکلیف سے تنگ آ کر اس نے خود اپنا گلا گھونٹ لیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس نے طفیل بن عمرو کے ہاتھوں میں جو اس کی عیادت کے لئے گیا تھا آخری سانس لی تھی اور اکثر مسلمانوں نے اس کی موت کو خودکشی اور اُسے جہنّمی ٹھہرایا تھا، تاہم طفیل بن عمرو نے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعاء کی تھی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بھی مغفرت کی دعاء کے لئے درخواست کی تھی اور آپؐ نے اس کی درخواست پر اللہ تعالیٰ سے اس شخص کی مغفرت کے لئے جن الفاظ میں دُعا فرمائی تھی ان کا مفہوم یہ تھا کہ "اے اللہ طفیلؓ کے طفیل جس کے ہاتھوں میں اس شخص کا دم نکلا ہے اس کی مغفرت فرما دے" ——— اس کے بعد آپؐ نے طفیل کو اس شخص کی مغفرت کی خوشخبری سُنائی اور اُس نے خود بھی اُس شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنّت میں خدا کے فضل و کرم سے خوش و خرم ہے ——— (تاریخ ابن کثیر ص ۱۵۰، ۱۵۱ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

حضرت طفیل دوسی رضؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

حضرت طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ:۔
حضرت ـــــ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو حضرت طفیل دوسی رضؓ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے چلے۔ یہاں تک کہ طلیحہ اور تمام سرزمین نجد کو عبور کرتے ہوئے یمامہ پہنچ گئے ـــــ تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا سر کاٹ دیا گیا، اور ان کے منہ سے ایک پرندہ نکلا اور ایک عورت نے انہیں گویا اپنی شرمگاہ میں چھپالیا۔ اور ان کا بیٹا ان کی تلاش میں پیچھے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کی شرمگاہ میں محبوس ہو کر رہ گئے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے خواب کا اپنے احباب کے سامنے تذکرہ کیا ـــــ تو آپ نے کہا بہت اچھا خواب ہے۔ فرمایا میں اس کی تعبیر خود ہی دیتا ہوں میرے سر کا کٹ جانا یہ تو اس کا گرنا (یعنی شہید ہونا) ہے۔ اور میرے منہ سے پرندہ نکلنا میری رُوح کی پرواز ہے۔ اور وہ عورت جس نے مجھے اپنی شرمگاہ میں چھپالیا وہ زمین ہے، اور میرا محبوس ہو جانا یہ میری قبر کی زندگی ہے۔ اور میرا بیٹا جو میرے پیچھے چلا آرہا ہے میرے بعد فوت ہو کر مجھے آملے گا۔ چنانچہ حضرت طفیل دوسی رضؓ شہید ہو گئے۔ اور ان کا بیٹا یرموک والے سال میں رحلت کر گیا ـــــ

(الاشارات فی علم العبارات ص ۲۴۶ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت طفیلؓ بن عبداللہ کا احتراز شرک کے سلسلہ میں خواب

حضرت طفیل بن عبداللہ سے روایت ہے یہ حضرت عائشہؓ کے ماں جائے بھائی تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ یہ نصاریٰ کی ایک جماعت سے ملے اور انہوں نے فرمایا تم بہترین لوگ تھے اگر تم حضرت مسیحؑ کے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہ کرتے۔ عیسائیوں نے کہا کہ قوم تمہاری ہی قوم ہوتی اگر تم یوں نہ کہتے کہ جو چاہا اللہ نے اور جو چاہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر یہود کی ایک جماعت سے ملے اور فرمایا تمہاری قوم قوم تھی اگر تم یہ دعویٰ نہ کرتے کہ حضرت عزیرؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہود کی جماعت میں سے کسی نے کہا کہ تم ایسی قوم ہو جو یہ کہتے ہو کہ جو اللہ نے چاہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا، حضرت طفیلؓ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ سے سارا خواب بیان کیا، حضورؐ نے فرمایا کیا تم اس کو کسی اور سے بھی اس کے بعد بیان کروگے؟ حضرت طفیلؓ نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے اللہ کی تعریف و ثناء کی اور اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی نے خواب میں جو کچھ دیکھا وہ تم کو پہنچا لہذا تم اس کلمہ کو نہ کہنا اور لیکن اس طرح پر کہنا جو کچھ اللہ نے چاہا تنہا اللہ نے جبکا کوئی شریک نہیں ——— (حیاۃ الصحابہ ج ۳ ص ۲۸)

www.toobaaelibrary.com

حضرت صعبؓ بن جثامہؓ کا ایفائے عہد کے طور پر اپنے انتقال کے بعد حضرت عوفؓ بن مالکؓ کو خواب میں گذشتہ و آئندہ واقعات کی اطلاع دینا۔

حماد بن سلمہ کی روایت سے ابن قیم نے نقل کیا ہے کہ صعب ابن جثامہ اور عوف ابن مالک رضی اللہ عنہما دونوں صحابی ہیں اور ان میں باہم بھائی چارہ تھا۔ ایک دن صعبؓ نے عوفؓ سے فرمایا کہ بھائی ہم میں سے جو پہلے انتقال کر جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ مرنے کے بعد اپنے کو دکھلائے (تاکہ زندہ بھائی کو تسلی ہو جائے) عوفؓ نے فرمایا کہ کیا ایسا ممکن ہے؟ فرمایا ہاں ممکن ہے۔ تو صعبؓ کا انتقال ہو گیا اور عوفؓ نے خواب میں دیکھا، گویا حسب وعدہ صعبؓ نے اپنے کو دکھلایا۔

عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ صعبؓ میرے پاس آئے تو میں نے کہا صعبؓ بھائی! انہوں نے کہا ہاں، میں نے کہا صعبؓ تم پر کیا گزری؟ فرمایا کہ میری مغفرت کر دی گئی، مگر کچھ تشویشات اور مشقتیں اٹھانے کے بعد ـــــ عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے صعبؓ کی گردن میں سیاہ سی چیز بطور داغ کے دیکھی جو گلے کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں نے کہا بھائی جان یہ کیا ہے؟ فرمایا دس دینار گنّی ہیں جو میں نے فلاں یہودی سے قرض لئے تھے اور ادائیگی رہ گئی تھی (وہ اس وقت گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں) انہیں تم جا کر یہودی کو ادا کر دو۔ اور فرمایا کہ میرے بھائی، میرے اہل و عیال میں جو بات بھی پیش آتی ہے اس کی خبر مجھے فوراً ہی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ میرے گھر میں ایک بلّی ابھی

www.toobaaelibrary.com

چند دن ہوئے مرگئی تھی تو مجھے اس کی بھی خبر مل گئی اور ہاں تجھے بتادوں کہ چھ دن کے اندر اندر میری ایک چھوٹی بچی انتقال کرنے والی ہے۔ تمہیں اس کے بارہ میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے دل میں کہا کہ ان امور میں تو بڑی نشاندھی ہے اور ان علامتوں سے تو صحیح واقعات کھل جائیں گے ——

خواب سے بیدار ہو کر ان باتوں کو دل میں لئے ہوئے میں صعبؓ کے گھر ان کی اہلیہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے مرحبا کہہ کر میری شکایت شروع کردی کہ کیا بھائیوں کے گزر جانے پر ان کے اہل وعیال کو یوں ہی بھلا دیا جاتا ہے جیسے تم نے بھلا دیا کہ آج صعبؓ کو انتقال کئے ہوئے کئی دن گزر گئے اور تم نے آکر ہم پسماندگان کی خبر تک نہ لی ——

میں نے کچھ اعذار بیان کر دیئے جیسے اس قسم کے مواقع پر بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ عذر میں بیان کر رہا تھا کہ میری نظر اس سینگ پر پڑی جس کا نشان صعبؓ نے خواب میں دیا تھا، میں نے اس سینگ کو کھونٹی سے اُتار کر اُلٹا تو اس میں سے ایک تھیلی برآمد ہوئی جس میں دس دینار تھے میں انہیں لے کر اس نام بُردہ اور نشان دادہ یہودی کے پاس پہنچا اور کہا کیا صعبؓ پر تمہارا کچھ قرضہ آتا ہے؟ یہودی نے دردناک لہجہ میں کہا کہ اللہ صعبؓ پر رحم کرے وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے بڑے پاک اور سچے تھے، میرا ان پر کچھ آتا بھی ہے تو میں لینا نہیں چاہتا بلکہ معاف کرتا ہوں۔ میں نے کہا ہرگز نہیں تجھے بتانا پڑے گا کہ تیرا ان کے ذمہ کیا چاہیئے تھا؟ تب اس نے کہا کہ دس درہم میں نے انہیں قرض دیئے تھے۔ میں نے اسی وقت وہ سینگ والے دس درہم اس کی طرف پھینکے کہ سنبھال لے، یہودی نے کہا، خدا کی قسم! یہ دس درہم بعینہٖ وہی ہیں جو میں نے انہیں دیئے تھے۔ (معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہی میں نہیں آئے) تو میں نے دل میں کہا کہ صعبؓ کی بتلائی ہوئی ایک بات

www.toobaaelibrary.com

تو پوری ہوئی اور حقیقت واقعہ نکلی ——

پھر میں نے صعب رضؓ کی اھلیہ سے پوچھا کہ صعب رضؓ کی موت کے بعد کیا تمہارے گھر میں کوئی حادثہ پیش آیا؟ انہیں کچھ یاد نہ تھا۔ میں نے کہا دھیان دو اور یاد کرو کوئی بات پیش آئی ہو؟ انہوں نے کہا ایک بات تو ہوئی کہ ابھی دو چار دن ہوئے ایک بلّی مر گئی تھی۔ میں نے دل میں کہا کہ صعب رضؓ کی دوسری بات کی بھی تصدیق ہو گئی۔ پھر میں نے کہا کہ وہ ہماری بھتیجی (صعب رضؓ کی چھوٹی بچّی) کہاں ہے؟ کہا کھیل رہی ہے ——

وہ میرے پاس لائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے کہا ذرا اس کی خبر گیری رکھنا، یہاں تک کہ ٹھیک چھٹے دن اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے دل میں کہا کہ یہ بات بھی پوری اتری ——

بہرحال اس سے واضح ہوا کہ برزخ والے خواب میں نہ صرف اپنے احوال و مقامات ہی بتلا دیتے ہیں بلکہ دنیا والوں کے احوال کی نشاندہی کر کے ان کی تصدیق کے ساتھ ان کا اپنے تک پہنچنا بھی بیان کر دیتے ہیں کہ ایسا کیا جائے اور یہ سب باتیں حقیقتِ واقعہ ثابت ہوتے ہیں ——

عالمِ برزخ از صـ ۳۴ تا ۳۷
(حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ)

www.toobaaelibrary.com

غزوۂ بدر کی شکست کے بارے میں عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب

ادھر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ کو یہ خبر دی کہ مجھ کو قوم کی پچھاڑے جانے کی جگہیں دکھلائی گئیں اور اُدھر مکّہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب نے ضمضم غفاری کے مکّہ پہنچنے سے پہلے یہ خواب دیکھا کہ ایک شتر سوار آیا اور ابطح میں اُونٹ بٹھا کر با آواز بلند یہ پکار رہا ہے ——

الا انفروا یا آل غُدَرٍ[1] للمصارعکم فی ثلاث ۰	اے اہلِ غدر اپنے مقتل اور پچھڑنے کی جگہ کی طرف تین دن میں نکل جاؤ۔

لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو گئے، پھر وہ اپنا اُونٹ لئے ہوئے مسجد حرام میں گیا اور پھر یہی آواز دی اس کے بعد جبل ابی قبیس پر چڑھا اور اُوپر سے پتھر کی ایک چٹان پھینکی۔ جب وہ چٹان پہاڑ کے دامن میں پہنچی تو چور چور ہو گئی اور مکّہ کا کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں اس کا کوئی ٹکڑا جا کر نہ گرا ہو ——

عاتکہ نے یہ خواب اپنے بھائی حضرت عبّاسؓ سے ذکر کیا اور کہا اے بھائی! خدا کی قسم آج میں نے یہ خواب دیکھا ہے اور اندیشہ ہے کہ تیری قوم پر کوئی بلا اور مصیبت آنے والی ہے۔ دیکھو اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرنا ——

عبّاس گھر سے باہر نکلے اور اپنے دوست ولید بن عتبہ سے اس خواب کا ذکر کیا اور یہ تاکید کی کہ اس خواب کا کسی اور سے ذکر نہ کرنا مگر ولید نے اپنے باپ عتبہ سے اس خواب کا لفظ بلفظ تذکرہ کر دیا اسی طرح بات تمام مکّہ میں پھیل گئی۔ دوسرے تیسرے روز حضرت عبّاس مسجد حرام میں گئے تو دیکھا کہ ابوجہل ایک مجمع

---

[1] چونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے غدر کیا تھا اس لئے تمام رویا میں ان کو آلِ غدر کہا گیا اور عجب نہیں کہ غدر سے مراد شیطان لیا گیا ہو اور چونکہ مشرکین شیطان کے متبع تھے اس لئے ان کو آلِ غدر کہا گیا ہو۔ واللہ اعلم!

www.toobaaelibrary.com

کے ساتھ بیٹھا ہُوا ہے ابوجہل نے حضرت عبّاس کو دیکھتے ہی یہ کہا کہ اے ابوالفضل تمہارے مَرد تو نبوّت کے مدعی تھے ہی اَب تمہاری عورتیں بھی نبُوّت کا دعویٰ کرنے لگیں میں نے دریافت کیا، کیا بات ہے، ابوجہل نے عاتکہ کے خواب کا ذکر کیا، اسی اثنار میں ضمضم غفاری، ابوسفیان کا پیام لے کر اس شان سے مکّہ میں پہنچا کہ پیراہن چاک ہے اور اُونٹ کی ناک کٹی ہوئی اور یہ پُکارتا آرہا ہے کہ اے گروہ قریش، اپنے کاروان کی خبر لو اور جلد از جلد ابوسفیان کے قافلہ کی مدد کو پہنچو، یہ خبر سُنتے ہی قریش پُورے ساز وسامان کے ساتھ مکّہ سے نکل کھڑے ہوئے اور بدر میں پہنچ کر خواب کی تعبیر بحالت بیداری آنکھوں سے دیکھ لی۔[1] موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں ہے کہ ضمضم غفاری جب مکّہ آیا تو قریش کو عاتکہ کے خواب سے ڈر پیدا ہو گیا ——— (سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۶، ۶۷)

عاتکہ بنت عبد المطلب کا خواب

تاریخ ابن کثیر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے!

عاتکہ بنت عبد المطلب نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین اشخاص اپنے اُونٹوں پر سوار خانہ کعبہ کے عقب میں پہنچے ہیں جن میں سے ایک شخص سامنے سے خانہ کعبہ میں داخل ہُوا۔ اس کے بعد ان لوگوں کے بے شمار ساتھی مکّے میں داخل ہو گئے ہیں اور اس کے بعد مکّے کا کوئی ایسا گھر نہ تھا جسے ان لوگوں نے نہ گھیر لیا ہو

[1] (ف) عاتکہ بنت عبد المطلب کے اسلام میں اختلاف ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں۔ کہ عاتکہ مسلمان ہوئیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی (۱۲) (اصابہ ترجمہ عاتکہ بنت عبد المطلب)

www.toobaaelibrary.com

عاتکہ نے پہلے یہ خواب اپنے بھائی عبّاس بن عبدالمطلب سے بیان کیا اور اس کے بعد اس کے بارے میں مکّے میں ہر طرف چرچے ہونے لگے، چنانچہ قریش کے کچھ سر برآوردہ لوگ خانہ کعبہ میں جمع ہوئے اور آپس میں صلاح مشورہ کرنے لگے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب سچا ہے تو آنحضرتؐ اہل مدینہ کا لشکر لے کر مکّہ پر ضرور حملہ آور ہوں گے۔ تاہم ابوجہل نے عبّاس بن عبدالمطلب سے کہا کہ بنی عبدالمطلب خواہ مخواہ اپنی عورتوں کی باتوں کو قریش کے مَردوں پر ترجیح دینے لگے ہیں ——

(ابن کثیر ص ۳۲۶ ج ۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے وصال کے بارے میں — ایک شخص کا خواب

۳۲ھ میں جب کہ حضرت عبداللہؓ کا سن مبارک ساٹھ برس سے متجاوز ہو چکا تھا، ایک روز ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: "خدا مجھے آپ کی آخری زیارت سے محروم نہ رکھے، میں نے گذشتہ شب کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک بلند منبر پر تشریف فرما ہیں، اور آپ سامنے حاضر ہیں۔ اسی حالت میں ارشاد ہوتا ہے۔" ابن مسعودؓ! میرے بعد تمہیں بہت تکلیف پہنچائی گئی —— آؤ میرے پاس چلے آؤ" —— فرمایا خدا کی قسم تم نے یہ خواب دیکھا ہے؟ بولا "ہاں"۔ فرمایا تم میرے جنازہ میں شریک ہو کر مدینہ سے کہیں جاؤ گے"

(اسد الغابہ ص ۲۸۸ ج ۳ — حلیۃ الاولیاء ص ۲۶۰ ج ۱)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عباسؓ کا حضرت عمرؓ کے مقامِ آخرت کے بارے میں خواب

حضرت عبّاس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کا پڑوسی تھا، میں نے کسی کو لوگوں میں سے حضرت عمرؓ سے افضل نہیں دیکھا ان کی ساری رات نماز میں گزرتی اور سارا دن روزہ میں۔ اور لوگوں کی حاجت روائی میں جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوگئی تو میں نے اللہ عزّوجل سے دعاء کی کہ خواب میں میں ان کو دیکھ لوں۔ تو میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مدینہ کے بازار سے سامنے آرہے ہیں اور چادر گلے میں ہار کی طرح ڈالے ہوئے ہیں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا آپ کا کیا حال ہے؟ کہا خیریت سے ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا معاملہ رہا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابھی ابھی حساب سے فراغت پائی ہے، اگر میں اپنے رَبّ کو رحم کرنے والا نہ پاتا تو قریب تھا کہ مجھے میری جگہ گرا دے ——

حضرت عبّاس نے بیان کہ حضرت عمرؓ میرے دوست تھے جب ان کی وفات ہوگئی اور ایک سال کی مدّت گذر گئی کہ میں اللہ پاک سے دعا کرتا رہا کہ خواب میں مجھے ان کی زیارت کرادے، حضرت عبّاسؓ فرماتے ہیں۔ پورے ایک سال گزرنے پر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے تھے، میں نے کہا، اے امیرالمؤمنینؓ! آپ کے رَبّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہی فراغت پانے کا وقت ہے (یعنی

www.toobaaelibrary.com

ابھی ابھی حساب سے فراغت پائی ہے) اور میرا مقام تو گرنے کے قریب ہو رہا تھا اگر میں اپنے ایسے رب سے نہ ملتا جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے
(از حیاۃ الصحابہؓ صفحہ ۵۸۷ ج ۲)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا حضرت حسینؓ کی شہادت کے بارے میں خواب

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کے وقت خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ ہیں اور غبار آلود ہیں، آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ شیشی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں آج صبح سے اسے اٹھا رہا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ اسی دن حضرت حسینؓ شہید کیے گئے ہیں ——— (از حیاۃ الصحابہؓ)

اور تاریخ ابن کثیر میں اس کی مزید تفصیل اس طرح سے ہے ———
حضرت ابن عباسؓ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا قسم بخدا، حضرت حسینؓ قتل ہو گئے۔ آپ کے اصحاب نے انہیں کہا۔ اے ابن عباسؓ! کیوں؟۔ آپ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس خون کی ایک شیشی ہے اور آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے بعد میری اُمّت نے کیا کیا ہے؟

www.toobaaelibrary.com

انہوں نے حسینؓ کو قتل کر دیا ہے، میں ان دونوں خونوں کو اللہ کے حضور پیش کروں گا ——" پس آپ نے جس روز یہ بات کہی آپ نے اس روز اور اس گھڑی کو لکھ لیا اور ابھی ۴۲ دن ہی گذرے تھے کہ مدینہ میں ان کے پاس خبر آئی کہ آپ اسی روز اور اسی گھڑی کو قتل ہوئے ہیں ——

(تاریخ ابن کثیر صـ ۱۱۹ ج ۸)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا
حضرت عثمانؓ کے حور کے ساتھ نکاح کا خواب

ایک مرتبہ حضرت صدیقؓ کے زمانے میں سخت قحط پڑا، لوگ بہت پریشان تھے، ایک روز حضرت صدیقؓ نے فرمایا، آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ عثمانؓ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے آئے اور مدینہ کے تاجر حضرت عثمانؓ کے پاس خریداری کے لئے پہنچے، حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ ملک شام کی خرید پر تم لوگ کس قدر نفع دو گے، تاجروں نے کہا کہ دس روپے پر بارہ روپے، حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا کہ جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت ہم پندرہ روپیہ دیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے، تاجروں نے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے؟ مدینہ کے تاجر تو ہم ہی لوگ ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپیہ قیمت مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو، تاجروں نے انکار کر دیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں

www.toobaaelibrary.com

تم لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلّہ اللہ کی راہ میں فقرائے مدینہ کو دے دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس روز رات کو میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ ایک سفید رنگ کے ترکی گھوڑے پر سوار ہیں اور ایک نور کا لباس زیب بدن ہے اور کہیں جانے کی عجلت فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ کی زیارت کا بڑا اشتیاق تھا تو آپؐ نے فرمایا اس وقت مجھے جانے کی جلدی اس لئے ہے کہ عثمانؓ نے ایک ہزار اونٹ غلّہ کے خیرات کئے ہیں اور خدا نے قبول فرمالیا ہے۔ اسی سلسلے میں جنّت کی ایک حور سے اُن کا نکاح ہو رہا ہے۔ مجھے ان کی محفلِ عروسی میں شریک ہونا ہے ——

(از سیرت خلفاء راشدین ص ۱۸۸، ۱۸۹)

تعیین شبِ قدر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا خواب

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا، کہ مجھے خواب میں کسی نے کہا کہ اُٹھ آج شبِ قدر ہے۔ میں جلدی سے اُٹھ کر نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں گیا تو آپؐ کی نماز کی نیّت بندھ رہی تھی اور یہ رات ۲۳ شب تھی ——

(فضائل رمضان ص ۴۹ از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمّد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا خواب میں فرشتوں کی زیارت کرنا

حضرت ابن عمرؓ نوعمری کے زمانہ میں اکثر مسجد میں سویا کرتے تھے، ایک دفعہ

www.toobaaelibrary.com

انہوں نے دوزخ کے فرشتوں کو خواب میں دیکھا، جاکر اپنی بہن اُمّ المؤمنین حفصہؓ سے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اس کا تذکرہ کیا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ عبداللہؓ "جوان صالح" ہے۔ اس کے بعد وہ اکثر نمازوں میں مشغول رہے ——

(سیر الصحابہؓ ج ۲ ص ۳۴ مہاجرین حصّہ دوم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا حضرت عمرؓ کے بارے میں بعد از وفات خواب

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ کے امر سے زیادہ محبوب کوئی شئے نہ تھی جس کو میں جان لوں، تو میں نے خواب میں ایک محل دیکھا اور میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ بتانے والوں نے بتایا کہ عمرؓ بن خطاب کا۔ چنانچہ وہ محل سے نکلے اور ان پر ایک چادر تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے ابھی غسل کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیسا معاملہ رہا؟ فرمایا بھلا، میرا امر تو گرا جارہا تھا اگر میں اپنے ربّ غفور سے نہ ملتا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے پوچھا کتنی مدّت گزری ہے کہ میں تم لوگوں کو چھوڑ کر آیا ہوں؟ میں نے کہا بارہ سال۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حساب سے اسی گھڑی رہائی پائی ہے ——

(حیات الصحابہؓ ص ۷۵۹ ج ۲)

حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کی شہادت کے پس منظر کا خواب

جب یزید بن معاویہؓ کا انتقال ہوگیا تو مروان بن حکم نے اس کی جگہ سنبھالی

www.toobaaelibrary.com

پھر مروان بن حکم کا انتقال ہو گیا اور عبدالملک نے اپنے باپ کی جگہ سنبھالی اور کھڑا ہوا اور اہل شام نے اس کی اطاعت کی اس نے ممبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور کہا تم میں سے کون ابن زبیرؓ کے قتل کے لئے جاتا ہے؟ حجّاج نے کہا اے امیرالمؤمنین! میں اس کام کے لئے تیار ہوں، عبدالملک نے اسے خاموش کر دیا، اس نے پھر دوبارہ کہا، پھر اسے خاموش کر دیا اس نے پھر سہ بارہ کہا اس کام کے لئے امیرالمؤمنین! میں جاؤں گا، اس لئے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے ابن زبیر کا جُبّہ چھینا ہے اور پہن لیا ہے۔ پھر تو عبدالملک نے اس کے لئے لشکر تیار کر کے اسے مکّہ روانہ کیا، اس نے مکّہ پہنچ کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے جنگ شروع کر دی۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے اہل مکّہ سے کہا تم لوگ ان دونوں پہاڑوں کی حفاظت کرو، بیشک تم لوگ ہمیشہ بھلائی اور عزّت کے ساتھ رہو گے۔ جب تک کہ وہ ان دونوں پہاڑوں پر غالب نہ آجائیں ——

ابھی اس کہنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ حجّاج اور اس کے ساتھی جبلِ ابوقبیس پر چڑھ گئے اور اس پر منجنیق (گولہ پھینکنے کا پرانے زمانہ کا ہتھیار) قائم کر دی۔ وہیں سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور اس کے ساتھیوں پر گولہ باری شروع کر دی، جس صبح حضرت ابن زبیرؓ قتل کئے گئے اپنی ماں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی خدمت میں آئے جن کی عمر اس وقت سو سال کی تھی اور ان کا ایک دانت بھی نہیں گرا تھا اور ان کی بینائی بھی نہیں گئی تھی، حضرت اسماءؓ نے کہا اے عبداللہ! تم اپنی لڑائی میں کیا کر آئے ہو؟ حضرت عبداللہ نے عرض کیا کہ وہ لوگ ایسی ایسی جگہ تک پہنچ گئے ہیں اور یہ کہہ کر ہنسے اور کہا کہ موت میں بڑا آرام ہے۔ حضرت اسماءؓ نے کہا اے میرے بیٹے! شاید کہ تو میرے لئے موت کی تمنّا کرتا ہے، میں نہیں پسند کرتی کہ مروں یہاں تک کہ میں تیری دو حالتوں میں سے ایک حالت کو دیکھ لوں یا تو تو مالک ہو جائے

www.toobaaelibrary.com

جس کی وجہ سے میں اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں اور یا تو قتل ہو جائے اور میں تیرے قتل کی وجہ سے ثواب کی اُمید کروں، راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اپنی ماں کو رخصت کیا۔ ماں نے ان سے کہا اے میرے بیٹے! خبردار! اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ دین کی کوئی بات قتل کیے جانے کے خوف سے تم چھوڑ دو، یہ وہاں سے نکل کر مسجد الحرام میں داخل ہوئے، حجرِ اسود کے پاس منجنیق سے بچنے کے لئے دو پتھر کے ستون کھڑے کر دیئے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حجرِ اسود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آنے والے نے آکر کہا کیا ہم تمہارے لئے کعبہ کا دروازہ نہ کھولدیں؟ تم سیڑھیوں سے کعبہ میں چلے جاؤ، حضرت عبداللہؓ نے اس کی طرف دیکھا پھر اُس سے کہا تم ہرگز اپنے بھائی کو بچا سکتے ہو مگر موت سے نہیں بچا سکتے ——— اور کیا کعبہ کے لئے ایسی حرمت ہے جو اس جگہ کیلئے نہیں، خدا کی قسم! اگر حجّاج کا لشکر تم لوگوں کو پالے اور تم لوگ کعبہ کے پردے سے بھی چمٹے ہوئے ہو تو وہ تم لوگوں کو قتل کر دے گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا گیا تو پھر تم ان سے صلح ہی کی بات کر لو۔ انہوں نے کہا کیا یہ صلح کا وقت ہے؟ خدا کی قسم! اگر وہ تم لوگوں کو بیت اللہ میں بھی پائے گا جب بھی وہ تم سب کو ذبح کر دیگا اور یہ شعر پڑھا:———

ولست بمبتاع الحیاۃ بسبۃ ؛ ولا مرتق من خشیۃ الموت سلما
انافس سہما انہ غیر بارح ؛ ملاق المنایا ای حرف تیمما

ترجمہ اشعار:

(۱) میں ذلّت اختیار کر کے زندگی کو مول لینے والا نہیں، اور موت کے ڈر سے سیڑھیوں پر چڑھنے والا نہیں۔

(۲) میں ایسے تیر کی رغبت کرتا ہوں جو جدا ہونے والا نہیں اور موت سے

www.toobaaelibrary.com

مُلاقات کرنے والا کونسی جانب قصد کرسکتا ہے۔؟

اس کے بعد خاندانِ زبیرؓ کی طرف متوجّہ ہوئے اور نصیحت فرمائی کہ تم میں ہر آدمی کو چاہیئے کہ اپنی تلوار کی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح آدمی اپنے چہرہ کو چھُپاتا ہے، (دیکھو) تلوار ٹوٹنے نہ پائے ورنہ اگر تلوار ٹوٹ گئی تو اپنی حفاظت اپنے ہاتھ سے عورتوں کی طرح کرے گا، خدا کی قسم! میں لشکر سے کبھی نہیں ملا مگر اگلی جماعت میں رہا۔ اور مجھے زخموں سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ان کے علاج اور دَوا سے تکلیف ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابھی وہ یہ نصیحت کر ہی رہے تھے کہ اچانک ان لوگوں پر بابِ بنی مجمع سے کچھ لوگ گھُس آئے جن میں ایک حبشی بھی تھا، عبداللہ بن زبیرؓ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ حمص کے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ان لوگوں پر حملہ کیا اور آپ کے پاس دو تلواریں تھیں، سب سے پہلا آدمی جو ان کے سامنے آیا وہ یہ حبشی تھا تلوار سے اس کو مارا یہاں تک کہ اس کے پیر سے کٹنے کی آواز نکلی۔ اُس حبشی نے ان سے کہا، ہٹ اے زانیہ کے بیٹے! حضرت ابنِ زبیرؓ نے اس سے کہا اے ابنِ حام! تُو ذلیل ہو، کیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا زانیہ ہیں؟ (ہرگز ایسا نہیں) پھر ان لوگوں کو مسجد حرام سے مار بھگایا اور ابھی واپس ہوئے ہی تھے کہ ایک قوم بابِ بنی سہم سے داخل ہوئی۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ اہلِ اردن ہیں۔ آپ نے ان پر حملہ کیا اور یہ شعر کہہ رہے تھے:۔

لاعہد لی بغارۃ مثل السیل لاینجلی غبارھا حتی اللیل

ترجمہ: میں نے ایسی لُوٹ نہیں دیکھی جو سیل کی طرح ہے۔ اس کا غبار رات تک نہیں چھٹ سکتا۔"

اور ان لوگوں کو بھی مسجد حرام سے مار بھگایا اتنے میں ایک اور قوم بابِ بنی مخزوم سے داخل ہوئی اور ان پر بھی حملہ کیا اور آپ کہہ رہے تھے:۔

www.toobaaelibrary.com

لو کان قرنی واحد کفیته

ترجمہ " اگر میرے لئے ایک ہی جانب ہوتی تو میں اس کے لئے کافی تھا"

راوی کہتے ہیں کہ مسجد حرام کی چھت پر حضرت عبداللہؓ کے بدکار بعض دشمنوں کو اینٹ وغیرہ سے مار رہے تھے، حضرت عبداللہؓ نے ان داخل ہونے والوں پر بھی حملہ کیا، اتفاقاً ایک اینٹ ان کے سر پر لگی اور ان کے سر کو پھاڑ دیا، یہ کھڑے ہو کر کہنے لگے :۔

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ۔ ولکن علی اقدامنا تقطر الدماء

ترجمہ: ہم ان لوگوں میں سے نہیں کہ ہماری ایڑیوں پر ہماری زخم کا خون بہے ہمارے تو پیروں پر ہمارا خون بہتا ہے (ہم پشت پھیرنے والے نہیں)

راوی کہتے ہیں پھر یہ گر پڑے، ان کے دو آزاد کردہ غلام ان پر جھکے اور وہ دونوں کہہ رہے تھے :۔

العبد یحمی ربہ و یحتمی

ترجمہ: بندہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور خود بھی (خدا کی مدد سے) محفوظ رہتا ہے ۔۔۔

راوی کہتے ہیں پھر لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور ان کے سر کو کاٹ لیا۔

(حیاۃ الصحابہؓ حصہ سوم از ص ۶۱۹ تا ۶۲۱)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قاتل کا خواب

عبدالمالک کے بار بار استفسار پر کہ عبداللہ بن زبیرؓ کو کون قتل کرے گا۔ حجاج بن یوسف نے کہا "میں قتل کروں گا"

www.toobaaelibrary.com

ایک دن منبر پر چڑھ کر مجمع سے سوال کیا کہ تم میں سے کون ابن زبیرؓ کے قتل کا بیڑا اُٹھاتا ہے ؟ اس سوال پر حجّاج نے اپنا نام پیش کیا۔ عبدالملک نے تین مرتبہ یہ سوال دُہرایا اور تینوں مرتبہ حجّاج نے ہی جواب دیا۔ اور کہا " میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک ڈھال چھین کر لگالی ہے۔" (سیر الصحابہ ج ۲ ص ۲۶۱)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کا اذان کے بارے میں خواب

حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اطلاع دیئے جانے کی بڑی فکر کی اور جب نماز کا وقت آتا تھا ایک آدمی کو اُوپر چڑھا دیا جاتا تھا وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا جو اسے دیکھ لیتا آجاتا اور جو اسے نہ دیکھتا اُسے نماز کا علم نہ ہوتا اس وجہ سے آپؐ کو شدید رنج ہُوا۔ تو آپ سے بعض حضرات نے کہا یا رسول اللہ ! کاش کہ آپؐ ناقوس بجانے کا حکم دیتے تو آپؐ نے فرمایا نصاریٰ کا فعل نہیں اختیار کرنا ہے اس کے بعد صحابہؓ نے عرض کیا کاش کہ آپؐ نرسنگھا کا حکم دیتے۔ جس میں پھونکا جاتا آپؐ نے فرمایا فعل یہود نہیں اختیار کرنا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے گھر لوٹ گیا اور مجھے رنج تھا۔ چونکہ میں نے حضورؐ کی حالت میں احساس رنج کیا تھا یہاں تک کہ جب رات ہوگئی تو فجر سے ذرا دیر پہلے مجھے اُونگھ آگئی میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور وہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ہے اور میں کچھ بیداری اور خواب کی حالت میں تھا اور وہ آدمی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا اور اس نے اپنی دونوں انگلیوں کو دونوں کانوں میں داخل کیا اور اذان دی

(از حیاۃ الصحابہؓ ص ۱۳۱ و ۱۳۲ ج ۳)

www.toobaaelibrary.com

سیر الصحابہؓ میں اسی خواب کی کچھ تفصیل بھی ملتی ہے۔ چنانچہ مؤلف سیر الصحابہؓ لکھتے ہیں :۔

سنہ ۱ھ میں تعمیر مسجد نبوی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے طریقہ اعلان کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ کیا، لوگوں نے مختلف رائیں دیں۔ کسی نے کہا کہ نماز کے وقت مسجد پر علم بلند کر دیا جائے، کسی نے تجویز پیش کی کہ ناقوس بجایا جائے لیکن اس میں نصاریٰ کی مشابہت تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا تاہم اس وقت اسی پر اتفاق ہوا اور آپؐ نے اجازت دے دی رات کو حضرت عبداللہؓ نے خواب دیکھا کہ ایک شخص ناقوس لئے کھڑا ہے، پوچھا بیچو گے؟ بولا کیا کرو گے؟ کہا نماز کے وقت بجائیں گے، اس نے کہا اس سے بہتر ترکیب بتاتا ہوں۔ اور اذان بتائی، صبح اٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اس بشارت غیبی کا ذکر کیا، فرمایا یہ خواب بالکل سچا ہے تم اٹھ کر بلالؓ کو بلاؤ وہ اذان پکاریں حضرت بلالؓ نے اذان دی تو حضرت عمرؓ گھر سے چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے بھی خواب میں یہی الفاظ سنے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمانوں کے اس حسن اتفاق پر خدا کا شکر ادا کیا۔ (جامع ترمذی صـ۳۷، و مسند صـ۴۳ جلد ۱) (سیر الصحابہؓ ج ۳ صـ۸۱ حصہ دوم)

مشروعیت اذان کے بارے میں عبداللہ ابن زیدؓ کے خواب کی مزید تفصیل تاریخ ابن کثیر میں اس طرح سے ہے :

مسلمان اس وقت اوقات نماز کی پابندی تو کرتے تھے اور نماز کے لئے وقت

www.toobaaelibrary.com

پر مسجد میں جمع بھی ہو جاتے تھے لیکن اس کے لئے باقاعدہ اعلان کی کوئی صورت نہ تھی چنانچہ اس صورت حال پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غور فرمایا اور پہلے یہ سوچا کہ ہر نماز کے لئے یہودیوں کی طرح بگل بجا کر اس کا اعلان کیا جائے لیکن آپؐ کو عبادات اسلامی کے لئے یہودیوں کی پیروی پسند نہ آئی ——

اس کے بعد آپؐ نے مسلمانوں کو نماز کے لئے مسجد میں بلانے کے واسطے ناقوس کے بارے میں سوچا لیکن یہ صورت بھی آپؐ کو مکروہ معلوم ہوئی، پھر اس کے بارے میں جب مسلمانوں سے مشورہ طلب کیا گیا تو عبداللہ بن زیدؓ بن ثعلبہ بن عبدربہ نے جو حارث بن خزرج کے بھائی اور اپنے قبیلے کے منادی تھے ۔— رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں نے کل رات خواب میں اپنے آپ کو حالتِ طوافِ کعبہ میں پایا اور دیکھا کہ ایک شخص سبز کپڑے پہنے ہوئے اور ہاتھ میں ناقوس لئے میرے قریب سے ہو کر جا رہا ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا: "یہ ناقوس مجھے قیمتاً دے دو۔" اس نے پوچھا: "تم اس کا کیا کرو گے؟" میں نے کہا: "ہم اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کریں گے۔" میرا یہ جواب سن کر وہ بولا: اگر میں نماز کے لئے لوگوں کو بلانے کا اس سے بہتر ذریعہ تمہیں بتاؤں تو؟" میں نے پوچھا "وہ کیا؟" اس نے جواب دیا: "ہر نماز کے وقت مسجد سے بہ آواز بلند یہ اعلان کیا کرو:" ——

" اللہُ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الّا اللہ، اشہد ان لا الہ الّا اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح حیّ علی الفلاح، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الّا اللہ۔" عبداللہ بن زیدؓ بن ثعلبہ کا یہ خواب سن کر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ یہ خواب سچّا ہے۔ اور ان شاء اللہ سچّا ثابت ہوگا۔" پھر آپؐ نے حضرت

www.toobaaelibrary.com

بلال رضؓ کو بلا کر انہیں حکم دیا کہ وہ اس طرح ہر نماز کے وقت بلند آواز سے لوگوں کو نماز کے لئے مسجد میں بلایا کریں۔ اس کے بعد جب بلال رضؓ نے اس طرح اذان دینا شروع کی اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے جو اس وقت اپنے گھر میں تھے بلال رضؓ کی اذان سنی تو وہ اپنی چادر اوڑھے ہوئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات بالکل ٹھیک بتائی گئی ہے"۔ پھر جب انہوں نے آپؐ سے عبداللہ بن زید بن ثعلبہ کے خواب کا حال سنا تو بولے "میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے"۔ حضرت عمر رضؓ سے یہ بات سن کر فرمایا: "فللہ الحمد"۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمداً رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ، حی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ"۔

ابن ماجہؒ نے یہ حدیث ابی عبید محمد بن عبید بن میمون، محمد بن سلمہ حرانی اور ابن اسحٰق کے حوالے سے پیش کی ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے ——

زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضؓ نے صبح کی اذان میں دوبارہ "الصلوٰۃ خیر من النوم" کا اضافہ کر دیا تھا، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا تھا، پہلے ہی روز حضرت عمر رضؓ نے حضرت بلال رضؓ کی زبان سے اذان فجر میں ان الفاظ کا اضافہ سنا، انہوں نے مسجد میں حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انہوں نے اسی رات کو خواب میں تھوڑی ہی دیر پہلے ایک غیبی آواز سنی تھی جس میں اذان کے اضافے کی تجویز آپؐ کی خدمت میں پیش کرنے والا تھا لیکن بلال رضؓ کہے سے کہے بغیر مجھ پر سبقت لے گئے ——

(تاریخ ابن کثیر ص ۲۹۰ تا ۲۹۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا استقامتِ اسلام کے سلسلہ میں خواب

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے مدینہ منوّرہ میں نزولِ اجلال فرمانے کے کچھ عرصہ بعد کا ذکر ہے کہ ایک دن ادھیڑ عمر کے ایک وجیہ اور شکیل آدمی بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور یوں عرض پیرا ہوئے :۔

" یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، گذشتہ شب میں نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں کسی باغ میں ہوں جس کی وسعت اور سرسبزی حدِ بیان سے باہر ہے، اس چمن کے بیچ میں ایک لوہے کا ستون ہے جس کا نیچے کا سرا زمین میں ہے اور اُوپر کا سرا آسمان تک پہنچا ہُوا ہے۔ اُوپر کی جانب ایک عروہ (حلقہ یا کڑا) ہے مجھ سے کسی نے کہا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا، میں نہیں چڑھ سکتا، اتنے میں ایک خادم آگیا۔ اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اُٹھائے اور میں نے اس کے اُوپر چڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ میں ستون کے اُوپر پہنچ گیا اور اس کا حلقہ پکڑ لیا۔ کسی نے کہا اس کو مضبوط پکڑ لے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی "۔

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ " جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام کا باغ ہے اور ستون اسلام کے احکام اور ارکان ہیں اور وہ عروہ (حلقہ) عروۃ الوثقیٰ ہے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا (۲ : ۲۵۶) پس تم تادم واپسیں اسلام پر قائم رہو گے "۔

www.toobaaelibrary.com

زبانِ رسالت سے اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر وہ صاحب فرطِ مسرّت سے بے خود ہو گئے اور ان کی زبان پر تکبیر و تہلیل جاری ہو گئی۔ یہ صاحب جن کو سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مرتے دم تک اسلام پر قائم رہنے کی بشارت دی حضرت ابو یوسف عبداللہ ابن سلامؓ تھے ——

(خیر البشر (صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چاہیں جاں نثار)

حضرت عبداللہ ابن سلامؓ کا خواب

اور حضرت سلمانؓ کی توکّل کے بارے میں تاکید (بعد از وصال)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ حضرت سلمانؓ نے ان سے کہا کہ اے میرے بھائی ہم میں سے جو اپنے ساتھی سے پہلے مر جائے تو یہ وفات پانے والا اس کے دیکھنے کو ضرور آئے، حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! مومن کی جان چھوڑ دی جاتی ہے۔ زمین پر جہاں چاہے جا سکتی ہے۔ اور کافر کی رُوح قید میں رکھی جاتی ہے اور اس کے بعد حضرت سلمانؓ کی وفات ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں میں ایک دن دوپہر میں، اپنی چارپائی پر قیلولہ کر رہا تھا تو مجھے نیند کا ایک جھٹکا سا آ گیا میں نے دیکھا کہ سلمانؓ آئے اور انہوں نے کہا السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ وبرکاتہٗ! میں نے کہا اے ابو عبدالرّحمٰن! السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ! تم نے اپنا مرتبہ کیسا پایا؟ اور انہوں نے کہا بہت بھلا اور تم توکّل پر جمے رہنا، توکل بہترین چیز ہے، تم توکّل پر جمے رہنا توکّل بہترین چیز ہے۔ تم توکّل پر جمے رہنا توکّل بہترین چیز ہے ——

www.toobaaelibrary.com

مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے ایک مختصر روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا اس کے بعد حضرت سلمانؓ کی وفات ہوگئی ان کو (خواب میں) عبداللہ بن سلامؓ نے دیکھا تو دریافت کیا اے عبداللہ! کیا حال ہے؟ کہا خیریت سے ہوں، پوچھا کہ کس عمل کو آپ نے زیادہ افضل پایا؟ کہا کہ توکل کو میں نے بڑا عجیب پایا ——

(حیات الصحابہؓ ص۷۶۰ ج۳)

عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

عبداللہ بن عمرو بن حرام کہتے ہیں کہ اُحد سے پیشتر میں نے مبشر بن عبدالمنذر کو خواب میں دیکھا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اے عبداللہ! تم بھی عنقریب ہمارے پاس آنے والے ہو —— میں نے کہا تم کہاں ہو؟ کہا جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر و تفریح کرتے ہیں —— میں نے کہا کیا تو بدر میں قتل نہیں ہوا تھا؟ مبشر نے کہا ہاں! لیکن پھر زندہ کر دیا گیا ——

عبداللہ کہتے ہیں یہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا: اے ابو جابر! اس کی تعبیر شہادت ہے ——

(حیات الصحابہؓ ص۷۶۱ ج۳) وسیرت المصطفےٰ ص۲۳۲/۲۳۱ ج۲)

حضرت عبداللہ بن المغفل المزنیؓ کا خواب دیکھ کر تمام مال صدقہ کرنا!

حضرت عبداللہ بن المغفل المزنیؓ سے روایت کیگئی ہے کہ آپ نے خواب میں

www.toobaaelibrary.com

دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوگئی ہے اور وہاں ایک جگہ ہے جو اس تک پہنچ جاتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے آپ اس تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگے تو آپ سے دریافت کیا گیا، کیا آپ اس تک پہنچنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس دُنیا کا اتنا سامان ہے؟ آپ بیدار ہوئے تو اپنے خزانے کی طرف گئے جس میں بہت سا سونا پڑا تھا اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے اُسے مسکینوں، محتاجوں اور قرابت داروں میں تقسیم کر دیا ——— (تاریخ ابن کثیر صـ ۸۳۱ ج ۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بعد از وصال حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا،

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ نے دعاء کی کہ بارِ خدایا مجھے خواب میں حضرت عمرؓ کی زیارت کرادے، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں کہ بارہ برس کے بعد میری یہ دعاء قبول ہوئی (اور) میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ یُوں چلے آرہے ہیں۔ جیسے کوئی ابھی ابھی غسل کرکے ازار باندھتا چلا آرہا ہو۔ میں نے کہا ——— اے امیرالمؤمنین! آپ نے حق تعالیٰ کو اپنے بارے میں کیسا پایا؟ فرمایا۔ جب سے اب تک میں حساب دے رہا تھا اور رہ رہ کر یہ خوف مجھ پر طاری ہو جاتا تھا کہ بس اب تباہ ہوا، اور اب تباہ ہُوا، تا آنکہ حق تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے مجھے بچا لیا۔

(کیمیائے سعادت صـ ۵۳۰ از امام غزالی رحمہ اللہ)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عمرو بن العاصؓ کا ایامِ خلافت کے محاسبہ کے بارے میں خواب

حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت معاویہؓ کے پاس اپنا خواب بیان کیا جس میں آپ نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ ان کے ایامِ خلافت کا محاسبہ ہو رہا ہے اور آپ نے حضرت معاویہؓ کو دیکھا کہ ان پر دو شخص مقرر ہیں، جو ان کے ایامِ امارت کے اعمال کا محاسبہ کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے انہیں کہا وہاں تم نے مصر کے دینار نہیں دیکھے؟

(تاریخ ابن کثیر ص)

حضرۃ عمرو بن مرّہ الجہنیؓ کا قبولِ اسلام کے سلسلہ میں خواب

طبرانی کہتے ہیں کہ ان سے علی بن ابراہیم الخزاعی الاہوازی نے عبداللہ بن داؤد بن دلہات بن اسماعیل بن عبداللہ بن شریح بن یاسر بن سوید صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور چند دوسرے معتبر راویوں کے حوالے سے بیان کیا کہ ان سے یاسر بن سویدؓ نے کہا کہ انہیں عمرو بن مرّہ الجہنی نے بتایا کہ وہ زمانۂ جاہلیّت میں ایک سال اپنی ایک جماعت کے ساتھ یمن سے حسبِ دستور کعبہ کے حج کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں جہاں پہلی رات کو پڑاؤ کیا تو اسی رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ مکّے میں داخل ہو گئے ہیں اور وہاں خانۂ کعبہ سے روشنی کی ایک رو نکل کر یثرب (مدینہ منوّرہ) کے پہاڑوں تک پھیلتی چلی گئی۔ اس روشنی سے ایک آواز بھی آ رہی تھی کہ اب ظلمت کا زمانہ ختم

www.toobaaelibrary.com

ہو کر روشنی کا زمانہ آگیا ہے۔ خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی طرف سے مبعوث ہو چکے ہیں"۔

اس کے بعد عمرو بن مرّہ الجہنی نے اپنا وہ خواب بیان کرتے ہوئے مزید بتایا کہ پھر انہیں حیرہ اور مدائن نظر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ بھی اسی روشنی سے جگمگا رہے ہیں اور اس روشنی سے مسلسل آواز آرہی ہے کہ "اسلام کا ظہور ہو گیا ہے، بُت ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں عدل و رحمدلی کا زمانہ آگیا ہے"۔

عمرو بن مرّہ الجہنی نے بیان کیا کہ جب انہوں نے اپنا وہ خواب اپنے ساتھیوں کو سُنایا تو ان میں سے ایک شخص بولا کہ "یہ وہی نبی معلوم ہوتے ہیں جن کے بارے میں بہت پہلے سے ہم بشارت سُنتے چلے آرہے ہیں اور یہ بھی سُنا ہے کہ ان کا نام احمدؐ ہو گا۔ اور وہ رُوئے زمین کے سارے انسانوں کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں گے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حُکم دیں گے، بُتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے عرب میں بُت پرستی ختم کرا دیں گے۔ لوگ پہلے کی طرح حج کے لئے مکّہ آیا کریں گے، لیکن اس وقت خانہ کعبہ بُتوں سے خالی ہو چکا ہو گا اور تم دیکھو گے کہ لوگ پانچ وقت کی نماز پڑھ رہے ہیں، بارہ مہینوں میں سے ایک مہینے کے جسے رمضان کہا جائے گا روزے رکھ رہے ہیں"۔

اس کے بعد وہ شخص بولا: "اے عمرو! بہتر ہے کہ تم بھی مکّے میں ظاہر ہونے والے اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آؤ جس نے اُن کا حُکم مان لیا وہ جنّت کا مستحق ہو گا ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا"۔

عمرو بن مرّہ کہتے ہیں کہ ان سے یہ باتیں کر کے وہ شخص غائب ہو گیا اور انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے انہیں وہ باتیں بتانے والا یقیناً کوئی فرشتہ تھا، چنانچہ وہ مکّے پہنچتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھیوں

www.toobaaelibrary.com

سمیت آپ کے دستِ مبارک پر ایمان لائے، اس کے بعد عمرو بن مرّہ الجہنی نے بیان کیا کہ انہوں نے کچھ روز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں رہنے کے بعد آپؐ سے عرض کیا کہ اگر آپؐ کی اجازت ہو تو وہ یمن واپس جا کر آپؐ کی طرف سے وہاں کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دیں اور آپؐ سے اجازت لے کر وہ یمن واپس آ گئے اور لوگوں کو مسلسل اسلام کی دعوت دینے لگے اور خدا کے فضل و کرم سے وہاں کثرت سے لوگ مسلمان ہوتے چلے گئے۔

(تاریخ ابنِ کثیر صفحہ ۶۱۰ و ۶۱۱ ج ۲)

حضرت عمیرؓ کو خواب میں خزانے کی بشارت

عمیر بن وہبؓ سے خواب میں کہا گیا تھا کہ گھر میں فلاں فلاں جگہ کھودو تمہارے والد کا گاڑا ہوا مال برآمد ہوگا۔ ان کے والد نے مال گاڑ دیا تھا اور مرنے سے پہلے بتانے کا موقع نہ مل سکا۔ عمیر خواب دیکھ کر وہی جگہ کھودتے ہیں تو وہاں سے دس ہزار درہم اور بہت سا سونا برآمد ہوتا ہے وہ اس سے اپنا قرض بھی اُتار دیتے ہیں اور خوشحال ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعہ ان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ ان کی چھوٹی بچّی کہتی ہے۔ ابّا جان جس معبود نے ہمیں دین سے زندگی بخشی وہ ھُبل اور عُزّیٰ سے اچھا ہے کیونکہ آپ نے ابھی چند روز سے ہی اس کی عبادت کرنی شروع کی ہے کہ اس نے آپ کو یہ مال عطا فرما دیا۔ (کتاب الروح صفحہ ۸۱)

(آسمانی ہدایت کے ستارے صفحہ ۱۲۱ از محترم طالب ہاشمی صاحب)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کے لئے خواب کی وجہ سے فارس کے دارالخلافہ کا فتح ہوجانا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ جب اپنی فتوحات کے سلسلہ میں ۲۳ھ یا ۲۴ھ میں فارس کے پایہ تخت سابور میں پہنچے، مقتول شہرک کا بھائی یہاں کا حاکم تھا، اس نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک عرب نے اس کا کرتہ اُتار لیا ہے اس خواب کو اس نے بدفالی پر محمول کیا اور مسلمانوں سے لڑنا مناسب نہ سمجھا اور عثمانؓ سے چند شرائط پر صلح کرلی، اس طرح فارس کا علاقہ کچھ صلحاً اور کچھ بزورِ شمشیر مفتوح ہوگیا، اس صلح کے کچھ دنوں بعد پھر اہلِ سابور باغی ہوگئے، ۲۶ھ میں عثمانؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ نے پھر انہیں مطیع بنایا ——— (سیر الصحابہؓ ص ۱۵۴ ج ۷)

حضرت عباد بن بشرؓ کا شہادت کے سلسلہ میں خواب

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عباد بن بشرؓ سے سُنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اے ابوسعید! میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ آسمان میرے لئے کشادہ ہوگیا ہے پھر آسمان مجھ پر بند کردیا گیا۔ یہ انشاء اللہ شہادت کی دلیل ہے میں نے کہا جو کچھ آپ نے دیکھا خدا کی قسم بہتر ہے، حضرت ابوسعیدؓ خدری فرماتے ہیں کہ میں جنگِ یمامہ میں عباد بن بشرؓ کی طرف دیکھ رہا تھا اور یہ باآوازِ بلند انصار سے کہہ رہے تھے کہ تلواروں کی میانیں توڑ دو اور لوگوں سے علیحدہ ہٹ جاؤ، اس کے بعد انہوں نے کہنا شروع کیا خالص مؤمنین میری طرف آجائیں۔ خالص مؤمنین میری

www.toobaaelibrary.com

طرف آجائیں۔ چنانچہ ۴۰۰ انصاری ان کی طرف گئے جن کے ساتھ کوئی اور نہیں تھا اس جماعت کے آگے عباد بن بشرؓ اور ابو دجانہؓ اور براء بن مالک رضی اللہ عنہم تھے۔ یہ لوگ باغ کے دروازے پر پہنچے اور ان لوگوں نے انتہائی سخت لڑائی لڑی، حضرت عبادؓ بن بشرؓ شہید کئے گئے۔ میں نے ان کے چہرہ پر اتنے کثیر تلوار کے زخم دیکھے کہ جس کی وجہ سے ان کو نہ پہچان سکا۔ ان کے جسم میں ایک نشان تھا اسے دیکھ کر میں نے انہیں پہچانا ——— (حیاۃ الصحابہؓ ص ۵۷۹ ج ۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا حضرت عمرؓ کے مقام آخرت کے بارے میں خواب

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ میں موضع سقیا میں حج سے واپسی پر سو رہا تھا، جب میں بیدار ہوا کہا خدا کی قسم! میں حضرت عمرؓ کو (گویا کہ ابھی ابھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ سامنے سے آئے اور چل رہے ہیں اور انہوں نے اُمّ کلثوم بنت عقبہ کو پیر سے ہلایا بھی۔ وہ میرے برابر میں سو رہی تھی اسے بیدار کیا پھر پیٹھ پھیر کر چل دیئے، لوگ ان کی طلب میں چلے، میں نے بھی اپنے کپڑے منگائے اور پہنے، میں نے بھی ان کو لوگوں کے ہمراہ ہو کر انہیں طلب کیا تو میں نے سب سے پہلے انہیں پالیا اور خدا کی قسم میں جب تھک گیا تو میں نے انہیں پایا، میں نے کہا اے امیرالمؤمنین! خدا کی قسم! آپ نے لوگوں پر مشقّت ڈال دی ہے، خدا کی قسم! آپ کو کوئی نہیں پا سکتا جب تک کہ مشقّت نہ اُٹھائے اور خدا کی قسم! میں نے بھی آپ کو جب پایا جب میں نے مشقّت اُٹھائی، حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ میں کوئی تیز نہیں چلا، اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰنؓ نے بیان کیا کہ قسم اس ذات کی کہ عبدالرحمٰن کی جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان کا عمل ہے (کہ

www.toobaaelibrary.com

انہیں سب سے آگے بڑھا لے گیا) ـــــ (حیاۃ الصحابہؓ ص ۷۶۰، ج ۳)

حضرت عوفؓ ابن مالک کا حضرت ابو درداءؓ کے مقام کے بارے میں خواب

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواب میں چمڑے کا ایک قبہ دیکھا اور ایک سبز چراگاہ دیکھی اور قبہ کے گرداگرد بکریاں بیٹھی ہوئی جگالی کر رہی تھیں اور مینگنی کی جگہ عجوہ کھجوریں ڈال رہی تھیں، عوفؓ کہتے ہیں نے دریافت کیا کہ یہ قبہ کس کا ہے؟ کہا گیا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا، تو ہم نے ان کا انتظار کیا یہاں تک وہ نکلے اور انہوں نے یہ کہا یہ سب کچھ اللہ نے ہمیں قرآن کے بدلے میں دیا ہے اور اگر تم اس گھاٹی میں جھانکو تو ایسی چیز دیکھو گے کہ تمہاری آنکھ نے نہ کبھی دیکھا ہے اور نہ تمہارے کان نے کبھی سنا ہے اور نہ کبھی تمہارے دل میں اس کا خیال آیا ہوگا جس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت ابو الدرداءؓ کے لئے تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ وہ دنیا کو دونوں ہتھیلی اور سینے سے دھکا دیتے ہیں ـــــ

(حیاۃ الصحابہؓ ص ۷۶۰ ج ۳)

حضرت عامر بن ربیعہؓ کا عہد عثمانیؓ میں فتنہ سے حفاظت کے متعلق خواب

حضرت عثمانؓ کے آخری عہد خلافت میں جب فتنہ و فساد کا بازار گرم ہوا تو حضرت عامر بن ربیعہؓ نے غایت تقویٰ کے باعث عزلت نشینی اختیار کر لی۔ دن

www.toobaaelibrary.com

رات نماز روزہ اور ورد وظائف میں مشغول رہتے۔ ایک رات دیر تک مصروفِ عبادت رہے یہاں تک کہ اسی حالت میں آنکھ لگ گئی تو خواب میں بشارت ہوئی اُٹھ خدا سے دعا کر کہ وہ تجھے اس فتنہ سے بچائے جس سے اس نے اپنے دوسرے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ حضرت عامرؓ اسی وقت اُٹھ بیٹھے اور دوگانہ ادا کر کے نہایت خشوع و خضوع سے بارگاہِ رب الحاجات میں دستِ بدعا ہوئے، غرض اسی بشارتِ غیبی نے ان کی گوشہ نشینی کو پہلے سے زیادہ سخت کر دیا اور اس کے بعد ان کو کسی نے گھر سے باہر نکلتے بھی نہ دیکھا یہاں تک کہ اسی حالت میں بیمار ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چند دنوں بعد وفات پائی عزلت نشینی کے باعث لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کب بیمار ہوئے اور کب وفات پائی۔ یکایک جنازہ پر نظر پڑی تو سب متحیر رہ گئے ——

(سیر الصحابہ ص۴۶۲ ج ۲ مہاجرین حصہ اوّل)

عظمتِ نبوّت کے سلسلہ میں حضرت عبدُ المطلب کا خواب

ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان سے عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ابی یحییٰ، سعید بن عثمان، علی بن قتیبہ الخراسانی اور خالد بن الیاس نے بحوالہ ابی بکر بن عبداللہ بن جہم اور آخر الذکر کے والد اور دادا کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے ابی طالب سے ان کے والد عبدالمطلب کے بارے میں یہ ذکر سنا کہ ان کے والد یعنی عبدالمطلب نے حضور نبی کریمؐ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا، جسے دیکھ کر وہ حد سے زیادہ خوف زدہ ہو گئے ——

اس خواب میں انہوں نے دیکھا کہ ایک سرسبز و شاداب درخت ہے جس

www.toobaaelibrary.com

کی بلندی آسمان کو چھو رہی ہے اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب کی جانب دُور دُور تک پھیلی ہوئی ہیں اور ان شاخوں سے ایسی روشنی نکل رہی ہے جس سے مشرق و مغرب کے تمام علاقے جگمگا اُٹھے ہیں ——

پھر جناب عبدالمطلب نے اسی خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں کلہاڑیاں لئے اس درخت کو کاٹنے کے لئے ہر طرف سے دَوڑے چلے آ رہے ہیں لیکن اُنہوں نے دیکھا کہ جب وہ لوگ اس درخت کے قریب آکر اسے کاٹنے لگے تو اس درخت کا تنا درمیان سے شق ہو گیا اور اس کے اندر سے ایک ایسا حسین و جمیل جوان نکلا کہ اس سے زیادہ تو کیا اس جیسا خوب صورت کوئی شخص انہوں نے اس سے پہلے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا ——

عبدالمطلب نے اس کے بعد بیان کیا کہ اس جوانِ رعنا نے ان لوگوں کو پہلے تو اس درخت کے کاٹنے سے منع کیا لیکن جب وہ نہ مانے تو اس نے اکیلے نہ صرف ان کی کمریں توڑ ڈالیں بلکہ ان کی آنکھیں بھی پھوڑ ڈالیں جس کے بعد وہ لوگ چیختے چلّاتے اور گرتے پڑتے اِدھر اُدھر بھاگ گئے ——

اپنا یہ خواب عبدالمطلب اپنے بیٹے ابوطالب کو سُنا کر بولے کہ وہ خواب دیکھ کر اس کی تعبیر معلوم کرنے اس زمانے کی مشہور کاہنہ کے پاس صبح ہوتے ہی جا پہنچے اور اس سے کہا کہ انہوں نے شب گذشتہ ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر معلوم کرنے اس کے پاس آئے ہیں ——

عبدالمطلب سے یہ سُن کر وہ کاہنہ بولی :-

"مگر آپ کا چہرہ اس قدر زرد کیوں ہو رہا ہے ؟"

عبدالمطلب بولے :" جب تم وہ خواب سنو گی تو تمہیں اس کا سبب خود ہی معلوم ہو جائے گا ۔"

www.toobaaelibrary.com

کاہنہ بولی: "اچھا سناؤ تم مجھے اپنا وہ خواب"۔

عبدالمطلب نے بیان کیا کہ جب انہوں نے وہ خواب اس کاہنہ سے بیان کیا تو ان کی طرح اس کا چہرہ بھی زرد ہو گیا، وہ کچھ دیر سر جھکائے کسی سوچ میں ڈوبی رہی پھر چونک کر بولی:۔

"تمہارے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمہاری قوم میں عنقریب ایک عظیم الشان نبی ہونے والا ہے اور جس درخت کو تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ اس کا شجر نبوّت ہے جس کی روشنی سے مشرق و مغرب منوّر ہو جائیں گے، لیکن تمہاری قوم اس کی مخالفت کرے گی بلکہ اسے قتل تک کرنے پر تل جائے گی وہ تمہاری قوم کو اپنی مخالفت سے باز رکھنے اور ان کی اصلاح کی حد درجہ کوشش کرے گا لیکن وہ دیکھے گا کہ تمہاری قوم کسی طرح باز نہیں آتی اور اس شجر نبوّت کو ہر صورت سے کاٹنے کے درپے ہے تو وہ مجبوراً ان کی کمریں توڑا اور ان کی آنکھیں پھوڑ ڈالے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان پر فتح پا کر انہیں بے بس کر دے گا"۔

www.toobaaelibrary.com

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا اپنے پر حملہ کے بارے میں خواب

شام کے پادریوں نے جب عبداللہ کی غیر معمولی صفات کے بارے میں سُنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا جیسا کہ ہماری کتابوں میں آیا ہے اب نبی آخری الزّماں (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی آمد کا وقت آگیا ہے اس لیے انہوں نے اپنے بڑے راہب سے صلاح و مشورہ کیا اور عبداللہ کے خلاف کارروائی کرنی چاہی لیکن راہب نے انہیں منع کیا مگر وہ اپنی شرارت پر بضد رہے اور عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، کیونکہ اُنہیں یہ فکر دامن گیر تھی کہ نئے مذہب کی آمد سے اُن کا اپنا مذہب خطرے کی زد میں آجائے گا۔ چنانچہ پادریوں نے اپنی تلواریں زہر میں بجھائیں، تاجروں کا بھیس بدلا اور مکّہ مکرّمہ میں پہنچ گئے۔ وہ اپنے تجارتی مال کا بھاؤ اس قدر گراں بتاتے تھے کہ لوگ خرید نا پسند نہ کرتے تھے، اس طرح اُنہیں زیادہ دنوں تک مکّہ مکرّمہ میں رہنے کا موقع مل گیا۔ اسی دوران حضرت عبداللہ نے خواب دیکھا کہ چند جنگلی جانوروں نے اُن پر حملہ کر دیا، لیکن اللہ نے انہیں ہوا میں بلند کر دیا اور ان جانوروں پر آسمان سے آگ برسنے لگی جس سے وہ جل کر تباہ ہو گئے۔

انہوں نے یہ خواب دوسرے دن اپنے والد عبدالمطلب سے بیان کیا تو اُنہوں نے کہا۔ "اللہ تمہیں مصیبتوں سے بچائے گا، مگر تمہیں یاد رہے کہ لوگ تمہارے اس نور کی وجہ سے حاسد بن گئے ہیں جو تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے۔" حضرت عبداللہ شکار پر بھی اپنے والد کے ساتھ ہی جایا کرتے تھے۔

www.toobaaelibrary.com

اس لئے یہودی اُن پر حملہ کرنے سے گریز کرتے تھے، لیکن ایک دفعہ آپ اکیلے ہی شکار کے لئے جنگل میں چلے گئے اور یہودی جو آپ کی تاک میں تھے آگے بڑھے اور اُنہوں نے ایک تنگ گھاٹی میں گھیر لیا۔ لیکن عبداللہ نے اللہ کا نام لے کر تیر اندازی شروع کر دی اور پہلے ہی چند منٹوں میں چار یہودی ہلاک کر دیئے یہودی اُن کی بہادری دیکھ کر سراسیمہ ہو گئے اور انہوں نے عبداللہ کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا: "ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں بلکہ ہم کو شک ہو گیا تھا کہ یہ ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے"۔

عبداللہ اُن کی اس بدحواسی پر مسکرا دیئے اور جب وہاں سے رُخصت ہوئے تو یہودیوں نے آپ پر پتھراؤ شروع کر دیا، عبداللہ اپنی تلوار لے کر اُن پر حملہ آور ہوئے اور چشم زدن میں ایک یہودی کو ہلاک کر دیا جس سے باقی یہودی پیچھے ہٹ گئے لیکن انہوں نے پتھراؤ کرنا بند نہ کیا۔ آپ نے ایک چٹان کی پناہ لی اور موقع کے انتظار میں رہے کہ یہودیوں سے نجات حاصل کریں۔ اسی اثنائیں وہب بن عبد مناف اتفاقاً وہاں آ نکلے اور صورتِ حال کا جائزہ لے کر فوراً کعبہ کی طرف بھاگے جہاں انہوں نے بنو ہاشم کو اس واقعہ کی اطّلاع دی۔ بنو ہاشم فوراً تلواریں لے کر جائے واردات کی طرف بھاگے، جب قریب پہنچے تو عبدالمطلب نے بلند آواز سے کہا: بیٹا! یہ ہے تمہارے خواب کی تعبیر"۔

(سیّدالانبیاءؐ کے والدین گرامی ص ۵۵ و ۵۶)
(از علی اصغر چودھری)

www.toobaaelibrary.com

ماء زمزم کی حضرت عبدالمطلب کے خواب کے ذریعہ دوبارہ دریافت

جب مکّہ کی حکومت اور سرداری عبدالمطلب کے قبضہ میں آئی اور ارادہ خداوندی اس جانب متوجّہ ہُوا کہ چاہ زمزم جو عرصہ سے بند اور بے نام ونشان پڑا ہے۔ اس کو ظاہر کیا جائے تو رویائے صالحہ یعنی سچّے خواب کے ذریعے سے عبدالمطلب کو اس جگہ کے کھودنے کا حکم دیا گیا اور اس جگہ کے نشانات اور علامات خواب میں بتلائے گئے، چنانچہ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں حطیم میں سو رہا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھ سے خواب میں یہ کہا اِحْفِرْ بَرَّۃَ. برہ کو کھود دو۔ میں نے دریافت کیا وَمَا بَرَّۃَ برہ کیا ہے؟ تو وہ شخص چلا گیا۔ اگلے روز پھر اسی جگہ سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا وہ شخص یہ کہہ رہا ہے احفر المضنونۃ مضنونہ کو کھود دو، میں نے دریافت کیا وما المضنونۃ مضنونہ کیا ہے؟ تو وہ شخص چلا گیا، تیسرے روز پھر اسی جگہ خواب میں دیکھا کہ وہ شخص یہ کہہ رہا ہے اِحْفِرْ طیبۃ طیبہ کو کھود دو، میں نے کہا وما طیبۃ طیبۃ کیا ہے؟ تو وہ شخص چلا گیا، چوتھے روز پھر اسی جگہ یہ خواب دیکھا کہ وہ شخص یہ کہتا ہے:۔ اِحْفِرْ زمزم[1] زم زم کو کھود دو۔ میں نے کہا وما زمزم زم زم کیا ہے؟ اس نے جواب دیا:۔

لَا تَنْزِفُ اَبَدًا وَلَا تُذَمُّ لِشَقِّ الْحَجِیْرِ الْاَعْظَمِ	وہ پانی کا ایک کنواں ہے جس کا پانی نہ کبھی ٹوٹتا ہے اور نہ کبھی کم ہوتا ہے بے شمار حجّاج کو سیراب کرتا ہے۔

[1] طیبہ اور مضنونہ اور برہ یہ سب زمزم کے القاب اور اوصاف ہیں۔ طیبہ کے معنی ہیں پاکیزہ اور برہ کے معنی ہیں وسیع اور کشادہ، اور مضنونہ کے معنی بخل کے ہیں۔ نفیس چیز میں انسان بخل سے کام لیتا ہے۔ سو زمزم کا پانی نہایت پاکیزہ اور کثیر اور وسیع بھی ہے۔ اور نہایت نفیس ہے۔

(باقی اگلے صفحے پر)

www.toobaaelibrary.com

اور پھر اُس جگہ کے کچھ نشانات اور علامات بتلائے کہ اس جگہ کو کھودو۔ اس طرح بار بار دیکھنے اور نشانات کے بتلانے سے عبدالمطلب کو یقین ہو گیا کہ یہ خواب سچّا ہے یعنی رویائے صادقہ ہے ——

عبدالمطلب نے قریش سے اپنا خواب ذکر کیا اور کہا کہ میرا ارادہ اس جگہ کو کھودنے کا ہے۔ قریش نے کھودنے کی مخالفت کی مگر عبدالمطلب نے مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی اور کُدال اور پھاوڑہ لے کر اپنے بیٹے حارث کے ساتھ اس جگہ پہنچ گئے اور نشان کے مطابق کھودنا شروع کر دیا۔ عبدالمطلب کھودتے جاتے تھے اور حارث مٹی اُٹھا اُٹھا کر پھینکتے جاتے تھے ——

تین روز کے بعد ایک متن ظاہر ہوئی۔ عبدالمطلب نے فرطِ مسرّت سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور یہ کہا: ——

هٰذَا طَوِیٰ اِسْمٰعِیْلُ —— یہی اسمٰعیل علیہ السلام کا کنواں ہے۔

اس کے بعد عبدالمطلب نے چاہ زمزم کے قریب کچھ حوض تیار کرائے جن میں آبِ زمزم بھر کر حاجیوں کو پلاتے، چند حاسدوں نے یہ شرارت شروع کی کہ شب میں اُن حوضوں کو خراب کر جاتے جب صبح ہوتی تو عبدالمطلب ان کو درست کرتے بالآخر گھبرا کر اس بارے میں اللہ سے دعاء مانگی اُس وقت اُن کو خواب میں یہ بتلایا گیا کہ تم یہ دُعا مانگو ——

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَلٰكِنْ هِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ	اے اللہ میں اس زمزم سے لوگوں کو غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا صرف پینے کی اجازت ہے۔

(بقیہ حاشیہ) کافر اور منافق کو دینے میں بخل چاہیئے۔ یہ پانی مومن کے مناسب ہے، کافر اور منافق کے مناسب نہیں۔

www.toobaaelibrary.com

صبح اُٹھتے ہی عبدالمطلب نے اس کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد جس کسی نے حوض کے خراب کرنے ارادہ کیا وہ ضرور کسی بیماری میں مُبتلا ہُوا، جب بار بار اس قسم کے واقعات ظہور پذیر ہوئے تو حاسدوں نے عبدالمطلب کے حوضوں سے تعرض کرنا چھوڑ دیا۔

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۵، ۳۶ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب کا خواب اور دیبت کا پس منظر

چاہ زمزم کے کھودتے وقت عبدالمطلب کا سوائے اکلوتے بیٹے حارث کے اور کوئی یار و مددگار نہ تھا اس لئے منّت مانی کہ اگر حق تعالیٰ مجھ کو دس بیٹے عطا فرمائے جو جوان ہو کر میرے دست و بازو بنیں تو ایک فرزند کو اللہ کے نام پر ذبح کروں ۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی یہ تمنّا اور آرزو پُوری کی اور دس بیٹے پُورے ہو گئے تو ایک رات خانہ کعبہ کے سامنے سو رہے تھے تو خواب میں یہ دیکھا کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے :۔

یَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ اَوْفِ بِنَذْرِكَ لِرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ ۔	اے عبدالمطلب اس نذر کو پُورا کیجئے جو آپ نے اس گھر کے مالک کے لئے مانی تھی۔

عبدالمطلب خواب سے بیدار ہوئے اور سب بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی نذر اور خواب کی خبر دی سب نے ایک زبان ہو کر یہ کہا :۔

اَوْفِ بِنَذْرِكَ وَافْعَلْ مَا شِئْتَ ۔	آپ اپنی نذر پوری کریں اور جو چاہیں کریں ۔

www.toobaaelibrary.com

عبدالمطّلب نے سب بیٹوں کے نام پر قرعہ ڈالا، حُسنِ اتّفاق سے قرعہ حضرت عبداللہ کے نام پر نکلا جن کو حضرت عبدالمطلب سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے ---------- عبداللہ کا ہاتھ پکڑ کر مذبح یعنی قربان گاہ کی طرف چلے اور چھری ساتھ تھی حضرت عبداللہ کی بہنیں یہ دیکھ کر رونے لگیں اور ان میں سے ایک بہن نے یہ کہا کہ اے باپ آپ دس اُونٹوں اور عبداللہ میں قرعہ ڈال کر دیکھئے اگر قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے تو دس اُونٹوں کی قربانی کر دیجئے اور ہمارے بھائی عبداللہ کو چھوڑ دیجئے ـــــ اور اُس وقت دس اُونٹ ایک آدمی کی دیت اور خون بہا ہوتے تھے۔ قرعہ جو ڈالا گیا تو اتّفاق سے حضرت عبداللہ کے ہی نام پر نکلا۔ عبدالمطلب دس دس اُونٹ زیادہ کر کے قرعہ ڈالتے جاتے تھے، مگر قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلتا تھا ـــــ

یہاں تک کہ سو اُونٹ پُورے کر کے قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ اُونٹوں کے نام پر نکلا، اس وقت عبدالمطلب اور تمام حاضرین نے اللہ اکبر کہا۔ بہنیں اپنے بھائی عبداللہ کو اُٹھا لائیں اور عبدالمطلب نے وہ سو اُونٹ صفا اور مروہ کے مابین نحر کئے ـــــ

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ اوّل دیت کی مقدار دس اُونٹ تھی، سب سے پہلے عبدالمطلب نے قریش اور تمام عرب میں یہ سُنّت جاری کی کہ ایک آدمی کی دیت سو اُونٹ ہیں اور نبی کریم صلّی علیہ وسلّم نے بھی اسی کو برقرار رکھا ـــــ

(سیرۃ المصطفٰے ص ۳۷، ۳۸ ج ۱)

www.toobaaelibrary.com

بذریعہ خواب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی کی تجویز

عبدالمطلب نے آپ کی ولادت سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا جو اس نام رکھنے کا باعث ہوا وہ یہ کہ عبدالمطلب کی پشت سے ایک زنجیر ظاہر ہوئی جس کی ایک جانب آسمان میں اور ایک جانب زمین میں اور ایک جانب مشرق میں اور ایک جانب مغرب میں ہے۔ کچھ دیر کے بعد وہ زنجیر درخت بن گئی جس کے ہر پتہ پر ایسا نور ہے کہ جو آفتاب کے نور سے ستّر درجہ زائد ہے۔ مشرق اور مغرب کے لوگ اس کی شاخوں کو لپٹے ہوئے ہیں۔ قریش میں سے کچھ لوگ اس کے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہیں یہ لوگ جب اس ارادے سے اس درخت کے قریب آنا چاہتے ہیں تو ایک نہایت حسین وجمیل جوان ان کو آکر ہٹا دیتا ہے۔ معبّرین نے عبدالمطلب کے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ تمہاری نسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ مشرق سے لے کر مغرب تک لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ اور آسمان وزمین والے اس کی حمد اور ثنا کریں گے اس وجہ سے عبدالمطلب نے آپ کا نام محمدؐ رکھا ــــ (۱)

عبدالمطلب کو اس خواب سے محمدؐ نام رکھنے کا خیال پیدا ہوا، ادھر آپ کی والدہ ماجدہ کو رؤیا صالحہ کے ذریعہ سے یہ بتلایا گیا کہ تم بزرگ ترین خلائق اور سیّدالامم کی حاملہ ہو۔ اس کا نام محمدؐ رکھنا اور ایک روایت میں ہے احمدؐ نام رکھنا۔ کذا فی عیون الاثر (۲) بریدہؓ اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ نام رکھنا۔ خصائص کبریٰ (۳) ــــ

(۱) روض الانف، جلد ۱، صفحہ ۱۰۵ زرقانی شرح موطا، جلد ۴ صفحہ ۲۷۰
(۲) جلد ۱، صفحہ ۳۰ (۳) جلد ۱ صفحہ ۴۲

www.toobaaelibrary.com

حضرت عبدالرّحمٰن بن عوفؓ کا

فتحِ دمشق کے بارے میں خواب

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سالم ثقفی اپنے ثقہ اشیاخ سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ جس شب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف کوچ فرمایا اسی رات کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بعینہٖ وہی خواب دیکھا جو اسی رات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے دیکھا تھا، صبح کو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سامنے جس وقت آپ سے حجّت کی جا رہی تھی بیان کیا کہ گویا میں دمشق کو دیکھ رہا ہوں، مسلمان اس کے چاروں طرف ہیں مسلمانوں کی تکبیروں کی آواز میرے کانوں میں آرہی ہے جس وقت مسلمانوں نے تکبیروں کے نعرے لگا کر حملہ کیا تو میں نے دیکھا کہ قلعہ اور شہر پناہ کی دیواریں زمین میں دھنس گئیں اور ان کا نشان تک کہیں دکھلائی نہیں دیتا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دمشق میں بزورِ شمشیر داخل ہوئے۔ آپ کے سامنے جو آگ روشن تھی اُس پر پانی پڑا وہ بجھ گئی۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہ خواب سُنتے ہی فرمایا، تمہیں مبارک ہو دمشق اسی رات فتح ہو چکا۔ انشاءَ اللہ تعالیٰ۔ چند روز کے بعد حضرت عقبہ بن عامر جہنی صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمشق سے فتح اور خوشخبری کا خط لے کر مدینہ میں آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے انہیں دیکھ کر فرمایا ابن عامر! ملک شام سے چلے ہوئے کتنے دن ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں جمعہ کے روز چلا تھا اور آج بھی جمعہ ہے۔ میں اُسی روز سے برابر چلا آرہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے سُنّت پر عمل کیا، بتلاؤ کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے

www.toobaaelibrary.com

کہا، نہایت عمدہ اور مُبارک خبر ہے۔ میں اسے عنقریب حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں بیان کروں گا۔ آپ نے فرمایا واللہ آپ اس حالت میں کہ دُنیا آپ کی تعریف کرتی تھی اس عالمِ فانی سے کوچ کرکے ربّ کریم کے پاس چلے گئے اور ضعیف و ناتواں عمرؓ نے اس قلادہ کو اپنی گردن میں ڈال لیا۔ اگر اس نے اس کام میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا تو نجات پا گیا اور کوئی کمی یا قصور سرزد ہو گیا تو ہلاک ہو گیا ——

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں یہ خبر سُن کر رویا اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے لئے دُعائے مغفرت مانگی اور وہ خط نکال کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سپرد کر دیا۔ آپ نے اُسے پڑھ کر جمعہ کے دن تک مخفی رکھا ——

خطبہ اور نماز کے بعد آپ ممبر پر تشریف لے گئے، مسلمان مجتمع تھے۔ آپ نے فتح دمشق کا خط پڑھ کر سُنایا، مسلمان نہایت خوش ہوئے اور تکبیروں کی آوازوں کا شور بلند ہو گیا ——

فتوح الشام للواقدیؒ
ص ۱۷۷ ، ص ۱۸۰

www.toobaaelibrary.com

حضرت عبدُ اللہ بن جعفرؓ کا خواب میں اپنے والد کو دیکھنا

واقدی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بہت محبّت رکھتا تھا اور آپ کی اولاد میں مجھے حضرت عبداللہ کے ساتھ زیادہ محبّت تھی، جب حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی وفات ہوگئی —— تو چونکہ آپ حضرت عبدُ اللہ کے والد کے قائم مقام تھے اور حضرت عبداللہ سے بے حد محبّت رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ کو غمگین حالت میں پایا آپ نے انہیں حالتِ غم واندوہ میں دیکھنا پسند نہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں حاضر ہوکر شام جانے کی اجازت حاصل کی۔ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا ابن انیس! میں شام جانے اور جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں، تمہیں میرا ساتھ دینا چاہیئے۔ میں نے کہا بہت بہتر! آپ اپنے چچا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے رخصت ہوئے۔ ہمارے ساتھ بیس آدمی قوم ازد کے بھی شام کے ارادے سے چلے۔ جس وقت ہم موتہ میں پہنچے تو حضرت عبداللہؓ نے کہا۔ ابن انیس! کیا تمہیں میرے والد ماجد کی قبر کی جگہ بھی معلوم ہے۔ میں نے کہا ہاں موضع موتہ میں ہے۔ میں نے کہا میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں ——

ہم اُدھر چلے اور جہاں لڑائی ہوئی تھی وہاں پہنچے۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی قبر پر قوم کلب نے تبرّک کے طور پر پتھر رکھ دیئے تھے۔ جب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے والد کی قبر کو دیکھا تو آپ اُس کے پاس گئے روئے اور اُن کے لئے مغفرت کی دُعا مانگی ——

www.toobaaelibrary.com

اگلے روز صبح تک ہم وہاں ٹھہرے، جب ہم نے وہاں سے کوچ کیا تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ ارغوانی ہو گیا ہے۔ اور یہ رو رہے ہیں۔ میں نے سبب دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ میں نے رات اپنے والد حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے دو بازو یعنی پر ہیں۔ دو سبز کپڑے پہنے سر پر تاج لگائے ایک ہاتھ میں ننگی خون آلود تلوار لئے ہوئے تشریف فرما ہیں مجھے آپ نے وہ تلوار عنایت کی اور فرمایا بیٹا! اپنے دشمنوں سے اس کے ساتھ لڑو، میں اس مرتبہ تک جسے تم دیکھ رہے ہو جہاد ہی کی وجہ سے پہنچا ہوں۔ میں وہ تلوار لے کر گویا لڑ رہا ہوں حتیٰ کہ میری تلوار کند پڑ گئی ——

(فتوح الشام للواقدی ص ۱۹۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عیاض بن غنمؓ کا خواب جس کی وجہ سے ملکہ ماریہ مسلمان ہو گئی،

مملکت ارمینیہ کی بُنیاد ڈالنے والا ارموس بن جارس طیرزند کا رہنے والا نہایت بہادر اور جری شخص تھا اس کی غارتگری اور لوٹ مار کی شکایات کی وجہ سے ہرقل نے اسے انطاکیہ سے دیارِ ربیعہ میں منتقل ہو جانے کو کہا اور اس کو اجازت دی کہ وہاں جا کر یہ اپنے لئے ایک قلعہ تعمیر کر لے۔ جب یہ ماردین کے علاقہ میں آیا تو یہاں قیام کیا۔ یہاں آتش پرستوں کا ایک مشہور عابد جس کا نام "دین" تھا، رہتا تھا۔ اس کے پاس خراسان اور عراق کے ممالک سے نذروں کا مال اور بیش قیمت تحائف آتے تھے، ارموس نے اسی کے پاس سکونت اختیار کر لی اور موقع پا کر اُسے قتل کر دیا۔ عام شہرت یہ ہو گئی کہ عابد کہیں جا کر مر گیا ہے۔ اس نے یہاں ایک بہت بڑا آتشکدہ "بیتُ النّار" کے نام سے تعمیر کرایا۔ اور اسے اپنا قلعہ قرار دیا۔ اس کی ایک لڑکی جس کا نام "ماریہ" تھا۔ اس نے بھی ایک گڑھی بنا کر اُسے اپنا قلعہ قرار دے لیا۔

حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق جب خابور کے تمام شہر بطریق صُلح فتح ہو گئے اور شہر یاض بادشاہ قتل ہو گیا تو اس کے ماموں والیٔ ارض ربیعہ، عین ورأس العین کو اس کا بہت دُکھ ہوا۔ اس کو وہاں کے ایک سردار توتا نامی نے یہ مشورہ دیا تھا، کہ تو اپنے لڑکے عمود کی شادی ارموس بن جارس کی لڑکی ماریہ سے کر دے ——

www.toobaaelibrary.com

اس لڑکی کا رشتہ کہیں سے بھی آتا تو کسی کو خاطر میں نہ لاتی اور انکار کر دیتی تھی ـــــ ماریہ کے قلعے کے قریب ایک گرجے میں ایک راہب جس کا نام فرما تھا، اور نہایت خوبصورت تھا، رہتا تھا ـــــ ماریہ اس کی زیارت کو آئی تو اس کے دامِ حُسن میں گرفتار ہو گئی۔ تعلقات بڑھتے بڑھتے ناجائز بچّے کی ولادت پر منتج ہوئے۔ ماریہ نے لڑکے کو دایہ کے سپرد کر کے یہ کہا کہ میں اس کی پرورش بھی نہیں کر سکتی اور اس کی محبت کی وجہ سے اسے قتل بھی نہیں کر سکتی۔ میرے والد کو اس قصّہ کا پتہ چل گیا تو وہ مجھے قتل کر دے گا ـــــ اس کے بعد اس نے بچّے کو ایک گہوارے میں رکھا۔ اور اس کیساتھ عمدہ عمدہ جواہرات بھی رکھے۔ اور یہ لکھ کر اس میں رکھ دیا کہ جس کو یہ بچّہ ملے تو اس کی پرورش پر یہ جواہرات خرچ کر دے، ازاں بعد بچے کو لے کر اچھی طرح دیکھا تو اس کے داہنے رخسار پر ناخن کے برابر ایک سیاہ تل ہے۔ اور داہنے کان میں کسی قدر اُبھار ہے ـــــ

دایہ بچّے کو لے کر قلعہ سے نکلی۔ ایک غلام جو اس راز سے واقف تھا، وہ بھی ساتھ تھا ـــــ شارعِ عام پر انہیں ایک سنگِ مرمر کا ستون نظر آیا۔ اس کی سطح پر انہوں نے بچّے کو رکھ دیا۔ اتفاقاً والیٔ موصل ملک الانطاق نے ایک ایلچی شہریاض اور ارسوس بن جارس والیٔ ماردین کے پاس روانہ کیا۔ یہ اس عمود کے پاس سے گذرا، بچّے کے رونے کی آواز سُن کر عمود سے بچے کو اٹھا کر اپنی باندی کو دے دیا۔ اور والیٔ ماردین کو جو پیغام دینا تھا، دیا۔ جواب لے کر یہ والیٔ راس العین کی طرف لوٹا۔ جواب کے ساتھ ساتھ اس نے اس لڑکے کا قصّہ بھی بیان کیا۔ والیٔ راس العین نے اسے ولی عہد بنا لیا۔ چونکہ یہ ستون کے اوپر سے ملا تھا تو اس کا نام بھی عمود رکھ دیا یہ بڑا ہُوا، تو فنونِ حرب، کشتی اور گھوڑ

www.toobaaelibrary.com

سواری وغیرہ اس نے سیکھ لی ــــــ

ماریہ (عمود کی والدہ) کو اس کی قطعاً خبر نہ تھی کہ میرے بچے پہ کیا گذری۔ عرصۂ دراز کے بعد مسلمانوں کا لشکر جزیرہ فتح کرنے کے لئے آیا ــــ جب بادشاہ نے ارباب سلطنت سے عربوں کے متعلق مشورہ کیا تو "توتا" نے مشورہ دیا کہ آپ اپنے لڑکے عمود کی شادی ملکہ ماریہ سے کر دیں، اگرچہ اس کی عمر تیس برس ہے۔ مگر ابھی تک باکرہ ہے ــــ بادشاہ نے اس کا مشورہ قبول کر کے ماریہ کے والد ارسوس بن جارس کے پاس تحائف بھیجے اور توتا سے کہا تو ہی اس کام کو سرانجام دے ــــ چنانچہ توتا نے نکاح کا پیغام دیا تو اس نے قبول کر لیا اور مہر میں چار چیزیں طلب کیں۔ ایک لاکھ دینار، دو قلعے، بارعیہ اور جملین اور بیس عرب کے سردار، تاکہ شب زفاف میں انہیں مسیح علیہ السلام کے نام پر قربان کیا جا سکے ــــ توتا نے انہیں قبول کر لیا ــــ ارسوس نے اپنی لڑکی کو بتلایا تو وہ راضی ہو گئی ۔ چنانچہ پادریوں اور راہبوں کی موجودگی میں ماریہ کا نکاح عمود سے کر دیا گیا۔ ایک لاکھ درہم تو اسی وقت بھیج دیئے اور کہا جس وقت شب زفاف ہو گی دونوں قلعے لڑکی کے والد کے حوالے کر دیئے جائیں گے، اور عمود کو بتلایا کہ لڑکی کے والد نے مہر میں بیس رؤسائے عرب بھی طلب کئے ہیں ــــ عمود بیس ہزار فوج لے کر عربوں کی طرف روانہ ہو گیا ــــ

حضرت عیاض بن غنم رضؓ کو ان کے جاسوسوں نے فوج کی آمد کی اطلاع کر دی تو آپ نے صحابہ کرامؓ کو جمع فرما کر مشورہ کیا ــــ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ آپ فوراً حضرت عبداللہ ابن غسانؓ اور سہیل بن عدیؓ کو لکھیں

www.toobaaelibrary.com

وہ مکتوب دیکھتے ہی فوراً ہماری طرف چل پڑیں۔ نیز ان کو دشمن کے ارادے سے مطلع کر دیں۔ اپنا بچاؤ کرتے ہوئے دشمن کے قریب پہنچ کر کمین گاہ میں چھُپ جائیں تاکہ دشمن ان سے آگے نکل آئے اور ہمارے آدمی ان کی پُشت پر ہو جائیں اور ہم دائیں بائیں چھُپ کر بیٹھیں گے۔ اس طرح دشمن چاروں طرف سے گھِر جائے گا اور ہم غیر متوقع طور پر حملہ کر دیں گے۔

اِدھر عمود، توتا اور رودس بیس ہزار کا لشکر لے کر ایک ایسی جگہ خیمہ زن ہُوئے جہاں سے حضرت عیاض بن غنمؓ تیس میل کے فاصلہ پر تھے اور ان کو اس بات کا قطعاً علم نہیں تھا کہ ہم چاروں طرف سے گھِر چکے ہیں۔

حضرت خالدؓ کی حسبِ تجویز تمام صحابہؓ کرام پہنچ گئے تو حضرت خالدؓ نے چند آزمودہ کار لوگوں کو اس بات پر مامور کیا کہ وہ آواز اور شور سُننے کیلئے ہر وقت ہوش بگوش رہیں۔ آپؓ نے پانچسو بہادروں کو اپنے ہمراہ لیا اور پانچسو کو حضرت عدی بن سالمؓ ھلالی کی سرکردگی میں چھوڑا اور انہیں ہدایت کی جب جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھیں تو فوراً کمین گاہ سے نکل کھڑے ہوں اور دشمن پر حملہ آور ہوں۔

رومی فوج کے صرف پانچ ہزار لوگ جاگ رہے تھے اور توتا و عمود آپس میں مشغول تھے۔ صرف رودس اور اس کی فوج مقابلہ پر آئی اور انہوں نے صحابہ کرامؓ کو کم تعداد سمجھ کر یہ خیال کیا، کہ ہم ہی ان کو کافی ہیں۔ لیکن حضرت خالدؓ اچانک حملہ آور ہوئے اور رودس کے ایسا نیزہ مارا کہ وہ لڑھکتا ہوا زمین پر آرہا اور آپؓ کے غلام نے اُسے قید کر لیا۔

چار ہزار رومی اس معرکے میں گرفتار اور ۱۰۷۶ قتل ہوئے باقی

www.toobaaelibrary.com

بھاگ گئے ـــ عمود اور توتا گرفتار ہو گئے ـــ بادشاہ کو جب واقعات کا علم ہوا کہ بیس رؤسائے عرب پکڑنے کا خواب تو پورا نہ ہوا اور اپنے بیٹے سمیت اتنی بڑی فوج کی تعداد بھی گرفتار ہو گئی۔ اس کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔ تو ارسوس بن مارس والئ ماردین نے اپنی بیٹی ماریہ کو بلایا اور کہا!

بیٹی! بادشاہ کا لڑکا جو تیرا خاوند تھا، گرفتار ہو گیا۔ مجھے اب یہ بات کھائے جا رہی ہے، کہ لوگ یہ کہیں گے، کہ ارسوس کی بیٹی (ماریہ) منحوس تھی، کہ نکاح ہوتے ہی اسکا خاوند گرفتار ہو گیا ـــ بیٹی نے کہا، مسیحؑ کی قسم آپ نے صحیح تجزیہ کیا۔ لوگوں میں یہ بات تو آئے گی۔ لیکن اب کیا ہو؟ ارسوس نے کہا تو بتا تیری کیا رائے ہے؟ ماریہ نے کہا میں ایک تدبیر سے اپنے خاوند (عمود) کو چھڑانے کی کوشش کرتی ہوں، وہ یہ، کہ میں مسلمانوں کے لشکر میں جا کر ان کے سردار سے کہوں گی کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے مسلمانوں کے مظالم کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا کہ مسلمان قوم حق پر ہے۔ لہذا تو ان کا دین قبول کر لے۔ اور خواب میں میں نے تمہیں قلعہ کا مالک بنا دیا ہے۔ اور آپ نے مجھے میرے قلعہ میں ہی چھوڑ دیا ـــ اس لیے میں یہاں آئی ہوں کہ اسلام قبول کر لوں، اور اپنے والد کے قلعہ کا آپ لوگوں کو مالک بنا دوں ـــ یہ خواب سننے کے بعد مسلمانوں کے سردار مجھ سے کہیں گے کہ آپ کے والد کا قلعہ تو بہت مضبوط ہے۔ تو میں کہوں گی کہ آپ اپنے لشکر میں سے سو جوان جو بہادر اور

www.toobaaelibrary.com

نہایت آزمودہ کار ہوں، میرے ساتھ میرے قلعہ میں بھیج دیں
میں انہیں صندوقوں میں بند کر کے اپنے والد کے قلعہ کے محافظوں
سے یہ کہہ کر اندر داخل کرا دوں گی کہ یہ میرا سامان ہے۔
اس ترکیب سے جب عربوں کے یہ سو آدمی میرے قبضے میں
آجائیں گے تو عربوں کو اپنے شوہر کی رہائی کے ساتھ ان سو عربوں
کی رہائی مشروط کر دوں گی۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک آدمی کو چھوڑ دیں
گے، اور سو کی ضرور رہائی منظور کر لیں گے ـــــ اس کے والد
نے کہا! ـــــ

تُو انتہائی نادان ہے، عرب دھوکے میں نہیں آتے۔ بہرحال جو تیری سمجھ
میں ہے کر لے۔ یہ بڑے بڑے تحائف اور ہدایا لے کر حضرت عیاض بن غنمؓ
کے پاس پہنچ گئی۔ اور سجدہ کی کوشش کی، مگر آپؓ نے اسے سجدہ کرنے سے منع کر دیا۔
آپ نے اُسے بڑے مؤثر پیرائے میں سمجھایا کہ سجدہ صرف اللہ کی ذاتِ عالی کے لیے
خاص ہے۔ وہ بہت متاثر ہوئی، چونکہ عام دستور یہی تھا کہ رعایا بادشاہ اور سرداروں
کو سجدہ کرتی تھی۔ اور یہاں اسے منع کیا گیا۔ اس کے بعد وہ عرض پیرا ہوئی۔

میں ماریہ بنتِ ارسوس والیٔ مادین ہوں۔ آپ کے یہاں جو قیدی ہے
جس کا نام عمود ہے، وہ میرا شوہر ہے۔ میں اس کے فراق پر صبر نہ
کر سکی۔ تو مجھے مسیح علیہ السلام نے آپ کے اتباع کا حکم دیا۔ اور
اپنا پورا خواب ذکر کیا ـــــ

آپ نے فرمایا تو اپنے شوہر کی خاطر محض ہمیں رنج دینے آئی ہے اور
بس تجھے یہ بھی پتہ چل جائے کہ وہ تیرا شوہر نہیں بلکہ وہ تیرا لڑکا ہے۔ اور

www.toobaaelibrary.com

اور اس راہب کا لطفہ ہے جس سے تیرے ناجائز تعلقات استوار ہوئے تھے، یہ سن کر ماریہ کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور بالکل حیرت زدہ رہ گئی، رنگ زرد پڑ گیا۔ اور پوچھنے لگی۔ آپ سچ بتائیے آپکو کیسے پتہ چلا کہ وہ میرا لڑکا ہے۔ حالانکہ وہ تو والیٔ رأس العین کا نورِ چشم ہے۔ آپنے فرمایا! کہ میں نے حضرت آقائے دوجہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے یہ تمام قصہ مجھ سے بیان کیا ہے، کہ وہ راہب کے لطفہ سے اس طرح پیدا ہوا ــــ

ماریہ نے کہا میں عمود کو دیکھنا چاہتی ہوں اگر واقعی وہ میرا لڑکا ہے۔ تو میں اس کی علامات جانتی ہوں، میں اسے پہچان سکتی ہوں۔ حضرت عیاضؓ نے اس کے لانے کا حکم دیا ہے حضرت سعید بن زیدؓ اسے لے کر حاضر ہوئے تو ماریہ نے پہچان لیا۔ واقعی اس کے چہرہ پر تل بھی تھا اور کان کے پاس اُبھار بھی تھا۔ اور وہ جواہرات تھے جو اس نے اسے پہنائے تھے۔ ان علامات کو دیکھ کر اس نے زور سے چیخ ماری، جس سے کہ اہلِ محفل کانپ اٹھے پھر وہ گرتی پڑتی اس کے پاس پہنچی اور اس سے لپٹ کر خوب روئی، اور کہنے لگی، اس میں شک نہیں "عمود میرا لڑکا ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول میں بالکل سچے ہیں" پھر ایک دوسرے کو لپٹ کر دونوں خوب روئے،

حضرت عیاضؓ نے فرمایا تمہارے دونوں کے اوپر اس انعام کا شکر واجب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر کیا ہے ــــ تو عمود بھی مسلمان ہوگیا اور ملکہ ماریہ نے بھی اسلام قبول کر لیا ــــ حضرت عیاضؓ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم دونوں کا اسلام قبول فرمائیں اور علم و عمل کی توفیق بخشیں،

(از فتوح العجم)

www.toobaaelibrary.com

حضرت عیاض بن غنمؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں ارشاد مبارک کہ حضرت حکمؓ بن ہشام کیلئے فوجی امداد روانہ کریں۔ (خواب کا کچھ پس منظر بھی)

حضرت عیاض بن غنمؓ سے حضرت حکم بن ہشامؓ نے میافارقین پر حملہ کی اجازت چاہی۔ ان کی اجازت سے یہ ایک سو صحابہ کرامؓ کو ساتھ لیکر روانہ ہو گئے۔ اور بڑی تیز رفتاری سے دجلہ عبور کر کے میافارقین پہنچ گئے۔ شہر کے چاروں طرف گھومے برج شاہ کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا:۔

میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ شہر بغیر لڑائی کے ہمارے ہاتھ سے فتح ہو جائے گا ــــــ

ابھی آپ اپنا کلام پورا نہ کیا تھا کہ برج کی دیوار میں سے ایک دروازہ اُن کیلئے خود بخود کھل گیا ــــــ یہ لوگ اس میں داخل ہو گئے۔ نصاریٰ کے ہاں عید کی تیاریاں جاری تھیں۔ صحابہ کرام کو دیکھ کر وہ مبہوت رہ گئے۔ اور بڑا شور و غوغا کیا ــــــ ان کا بادشاہ جس کا نام اسلاعورس تھا، اس نے شور سُنا تو صحابہ کرامؓ سے پوچھا تم کون ہو؟ ــــــ؟

حضرت حکمؓ نے فرمایا۔ صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ــــــ تم کہاں سے آئے۔؟ آپؓ نے فرمایا۔ اپنے لشکر (شہر آمد) سے۔ کب چلے تھے۔؟ ظہر کی نماز کے بعد ــــــ

ہمارے شہر کا دروازہ کس نے کھولا۔؟ آپ نے فرمایا، جس کے پاس تمام

www.toobaaelibrary.com

چیزوں کی کنجیاں ہیں ـــــ

تمہیں ہمارا ڈر نہیں لگا۔؟ نہیں ۔ اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ـــ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔

اسلاعورس نے کہا تمہارا دین جدید اور ہمارا دین (نصرانیت) قدیم ہے اور ہر قدیم جدید سے افضل ہوتا ہے ـــ حضرت حکمؓ نے فرمایا، پھر تو شیطان حضرت آدمؑ سے افضل ہوا ـــــ اسی پر حضرت حکمؓ نے مفصل گفتگو بادشاہ کے سامنے کی جس سے وہ بہت متاثر ہوا۔ پھر اس نے اپنے گرجا میں نماز پڑھنے کیلئے دعوت دی۔ تو حضرت حکمؓ نے اسے قبول فرمایا، جب گرجا میں داخل ہوئے۔ اسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں تو شرک سے بیزاری کے اظہار کیلئے کلمۂ توحید بلند کیا ـــــ کلمہ پڑھتے ہی گرجا میں زلزلہ پڑ گیا۔ قندیلیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ لوگ مضطرب ہو گئے۔ اور اپنے حاکم سے کہا کہ آپ نے عربوں کو یہاں بلا کر ہلاکت کا سامان کر دیا حضرت مسیح علیہ السلام کا غضب نازل ہو رہا ہے ـــ بادشاہ نے کہا یہ نہیں بلکہ یہ ان کا وحدانیت کا اقرار اور اپنے نبی کے ذکر کا نتیجہ ہے، اور یہ اُن کے معجزے کا ظہور ہے ـــــ شہر کا دروازہ ان کے لئے کس طرح کھل گیا۔؟ گرجا میں داخل ہوئے تو وہ کانپ گیا۔ قندیلیں آپس میں ٹکرا گئیں ـــ پہلے تو مجھے ان کے بارے میں شبہ تھا مگر اب یقین ہو گیا کہ ان کا دین حق ہے۔

جس وقت حضرت عمرؓ نے بیت المقدس فتح کیا تھا تو اسلاعورس وہاں موجود تھا۔ تو اس نے وہاں کے متبرکات سے آواز سنی تھی کہ یہ شخص زمین کے طول و عرض کو فتح کر کے رکھ دے گا ـــــ

www.toobaaelibrary.com

ازاں بعد حضرت حکمؓ سے بادشاہ مختلف سوالات کرتا رہا۔ اور آپکے جوابات سے انتہائی متاثر ہوا۔ اس میں معراج وغیرہ کا بھی بالتفصیل ذکر کیا ـــــ اس نے کہا، میں پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ لیکن پھر میری قوم نے مجھے اپنا بادشاہ بنایا تو میں نے دین چھوڑ دیا۔ اب میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اور مذہب اسلام قبول کرتا ہوں۔ مگر یہ بتلائیے کہ میرا محاسبہ تو نہیں ہوگا۔

حضرت حکمؓ نے فرمایا بندہ کی توبہ سے حق تعالیٰ شانہٗ انتہائی خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے محاسبہ نہیں ہوگا ـــــ

اس خوشی میں اسکو آنسو نکل آئے اور صحابہؓ کرام کو اپنے قصر شاہی میں لے آیا، اور پختہ مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جماعت کو بلایا، وہ بھی مسلمان ہو گئی۔ اس کے بعد معززین شہر کو بلایا اور انہیں بھی اچھے انداز میں اسلام کی دعوت دی۔ اور یہ بھی سمجھایا، کہ صحابہ کرامؓ شہر آمد پر ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں، اور یہ یقین ہے، کہ تمام دیار بحران کے قبضہ واقتدار میں آجائیں گے۔ اس لیے جو ان کے مذہب کو قبول کرلے گا، امن میں رہیگا ورنہ پھر غلامی کی زندگی کی رسوائی اٹھانی پڑے گی۔ اس قوم کی اطاعت سے ہمارے شہر مامون اور آزادی محفوظ رہے گی۔

اہالیانِ شہر نے کہا بادشاہ! ہمیں تین دن کی مہلت دیں تاکہ ہم غور وفکر سے کوئی رائے متعین کرسکیں کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے۔؟ چنانچہ انہیں مہلت دیدی گئی ـــــ

جب یہ لوگ رات کو جمع ہوئے تو یہ طے کیا اور باہمی حلف

www.toobaaelibrary.com

اُٹھایا کہ ہم عربوں سے مصالحت نہیں کرتے، اسلام قبول نہیں کرتے۔ ہم آخر دم تک جنگ کریں گے۔ تین دن کے بعد بادشاہ نے بُلایا مگر سوائے دو چار آدمی کے کوئی نہ آیا۔ بادشاہ کے مخبروں نے بتلایا کہ اہل شہر نے جنگ پر آپس میں حلف اُٹھایا ـــــ اُسے یہ معلوم ہُوا، اور اہل شہر مسلّح ہو کر چڑھ آئے۔ یہ بھی اپنی جماعت کو لے کر اُن کے مقابلے کے لئے نکلا۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی اس کے ساتھ تھے۔ آخر ایک گھمسان کا رن پڑا، زور شور سے لڑائی ہوئی۔ رات ہوئی تو بادشاہ نے صحابہؓ سے کہا کہ آپ اپنے امیرِ لشکر کو صورتِ حال سے آگاہ کر دو تاکہ وہ ہماری مدد کریں۔ حضرت حکمؓ نے آدمی روانہ کر دیا ـــــ ابھی یہ شہر سے نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ اس نے گھوڑوں کے سموں کی آواز سُنی۔ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ مسلمانوں کے سوار ہیں اور حضرت ضبہ بن عدیؓ کے زیرِ قیادت چلے آرہے ہیں۔

اُن کے آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت عیاض بن غنمؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ میافارقین کا قصّہ بیان فرما رہے ہیں اور حکم دے رہے ہیں کہ اس شہر میں حضرت حکم بن ہشامؓ اور بادشاہ کی مدد کے لئے فوج روانہ کر دیں ـــــ

چنانچہ جس وقت آپ بیدار ہوئے تو آپ نے حضرت ضبہ بن عدیؓ کی قیادت میں پانچ سو سوار مجاہد روانہ کر دیئے۔ زمین کی طنابیں کھنچ گئیں اور یہ لوگ اسی رات میافارقین پہنچ گئے ـــــ

یہ شخص ان کو چور دروازہ کے پاس لایا، محافظوں کو آواز دی انہوں نے

www.toobaaelibrary.com

دروازہ کھولا۔ یہ اندر داخل ہو گئے ——
انہوں نے اندر پہنچ کر لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے آنے کی خبر کس نے دی ۔ ؟ —— اسلاعورس بادشاہ نے کہا :——
میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع دے رہے ہیں ——
شہر والوں کی لڑائی سے جب میری طبیعت گھبرا گئی تو میں سو گیا مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ لوگوں کے آنے کی بشارت دی۔ اسلاعورس نے اپنی قوم سے کہا کہ اب تم نہیں بچ سکتے، لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے اور اَمان امان پکارنا شروع کر دیا۔ صحابۂ کرامؓ نے اسلحہ جمع کرانے کی شرط کے ساتھ امان دے دی ——
لڑائی تو ختم ہو گئی۔ پھر اہلِ شہر نے مسلمانوں کے کردار، سچّائی اور ایفائے عہد کو دیکھ کر بالآخر اسلام قبول کر لیا ——
حضرت ضبہ بن عدیؓ دس صحابۂ کرامؓ کو حضرت حکمؓ بن ہشام کے پاس چھوڑ کر تین دن کے بعد واپس آ گئے اور تمام قصّہ حضرت عیاض بن غنم کے پاس بیان کیا، جسے سُن کر آپ بہت خوش ہوئے اور خواب کی بُنیاد پر بھیجے گئے لشکر کو اس طرح کامیابی ہوئی ——

(شوق العلم، ترجمہ فتوح العجم
ملخصًا از ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۹)

www.toobaaelibrary.com

کنویں سے پانی نکالنے کے لئے رسّی کے دو ٹکڑے ہونے پر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تعبیر،

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے کنویں سے پانی نکالنے کے لئے ڈول ڈالا ہے اور رسّی کے دو ٹکڑے ہوگئے ہیں۔ ایک کنویں کے اندر رہا اور دوسرا بالکل باہر نکال لیا ہے۔ ——

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تعبیر میں ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اہل وعیال سے غائب تھے اور تمہارے یہاں چھ ماہ کا لڑکا پیدا ہوا اور اس کو دفن کر دیا گیا —— اس آدمی نے کہا کہ مجھے ان کی بات سے نہایت تعجب ہوا کہ ہو بہو تعبیر ارشاد فرمائی —— (تعبیر الرویا کلاں ص۲۰۶)

انگلی سے گھی اور شہد ٹپکنے کی تعبیر،

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے عرض کیا کہ:۔

"یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری ایک انگلی سے گھی اور ایک سے شہد ٹپک رہا ہے اور میں اُن دونوں کو چاٹ رہا ہوں"

آپ نے ارشاد فرمایا، تو دونوں کتابوں کو پڑھے گا" (شاید مراد کتاب وسنت ہوں۔ واللہ اعلم) —— (الاشارات فی علم العبارات)

www.toobaaelibrary.com

خواب دیکھنے کی تمنا پوری ہونے پر رسول اللہ ﷺ کی تعبیر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ابتداء شباب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔ کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کرتا۔ میں نے اللہ سے دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے بھی کوئی خیر کا خواب دکھا۔ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کروں اور تعبیر لوں ——

چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے لے گئے ان کو راستہ میں ایک اور فرشتہ ملا اور مجھ سے کہنے لگا کہ آپ گھبرائیں نہیں آپ تو نیک آدمی ہیں پہلے والے فرشتے مجھے آگ کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح تھی، اور اس میں کچھ ایسے لوگ تھے جن کو میں پہچانتا تھا——

صبح میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ محترمہ حضرت حفصہؓ کے سامنے بیان کیا، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔ "عبداللہ! صالح آدمی ہے۔ کاش رات میں نماز کی کثرت کرتے——" اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ رات میں نماز کی کثرت کرنے لگے——

(الاشارات فی علم العبارات ص ۳۲۴ ج ۲)

www.toobaaelibrary.com

حضرت کعب بن احبارؓ کا

خواب دیکھ کر اسلام قبول کرنا

حضرت کعب بن احبارؓ فرماتے ہیں کہ:۔ میں نے سُنا کہ مکّہ معظمہ میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوئے ہیں اور وہ مکرر سہ کرر اپنی باتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا کی قسم، ضرور وہی (آخری نبی) ہوں گے۔ میں برابر اُن کے حال اور کاموں کے متعلّق دریافت کرتا رہا۔ حتّٰی کہ مجھے خبر ملی کہ وہ مکّہ معظمہ چھوڑ کر یثرب کی طرف ہجرت فرما گئے ہیں۔ میں ان کے امور کی برابر نگاہ رکھتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے غزوے کیے، جہاد فرمایا اور دشمنوں پر غالب ہوئے۔ میں نے چاہا کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہوں مگر مجھے معلوم ہُوا کہ آپؐ اس عالم سے انتقال فرما گئے ہیں اور وحی منقطع ہو گئی ہے۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

یہ معلوم کر کے مجھے خیال ہُوا کہ جن کا میں انتظار کر رہا تھا شاید وہ وہ نہیں تھے میں اسی خیال میں رہا حتّٰی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھل رہے ہیں۔ فرشتے گروہ در گروہ اُتر رہے ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انتقال فرما گئے ہیں اور زمین والوں سے وحی منقطع ہو گئی ——

اس خواب کے بعد مجھے خبر ملی کہ اُن کے بعد ایک خلیفہ مقرّر ہوئے ہیں جن کا نام ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اُن ہی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ ابھی بہت ہی کم مدّت ہوئی تھی کہ اُن کی فوجیں ہمارے پاس شام کی طرف آئیں اور پھر اُس کے بعد ان کی وفات کی خبر بھی پہنچ گئی اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ اُن کے بعد ایک اور شخص گندمی رنگ کے خلیفہ ہوئے ہیں جن کا نام عمر

www.toobaaelibrary.com

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے میں نے اپنے دِل میں کہا کہ تاوقتیکہ میں اس دین کے متعلّق خوب اچھی طرح تحقیق نہ کرلوں اور اُس کی حقیقت سے کماحقہٗ واقف نہ ہوجاؤں اس وقت تک اس میں داخل نہیں ہوں گا۔ میں برابر اس کی تحقیقات کرتا رہا حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیت المقدس میں تشریف لائے اور اہالیانِ بیت المقدس سے صلح کی ——

میں نے اُن کے وفائے عہد پر نظر دوڑائی اور جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن کے دشمنوں کے ساتھ کیا تھا اُس پر نگاہ ڈالی تو مجھ پر منکشف ہوگیا کہ نبی اُمی محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت یہی حضرات ہیں ——

(فتوح الشام ص۲۴۳)

www.toobaaelibrary.com

حضرت معاذ بن جبلؓ کا غرقِ آب ہونے کا خواب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۱۷ھ میں جب یمن سے گورنری کی میعاد ختم کر کے مدینہ منوّرہ واپس آئے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا ——

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت تھا، حضرت معاذؓ مال و متاع کے ساتھ آئے تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو مشورہ دیا کہ ان کے گذراوقات کے بقدر علیحدہ کر کے بقیہ سارا سامان ان سے وصول کر لیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ ان کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حاکم بنا کر بھیجا تھا، اگر ان کی مرضی ہو گی اور میرے پاس لائیں گے تو لے لوں گا، ورنہ ایک حبّہ بھی نہ لوں گا۔" حضرت ابوبکرؓ سے یہ صاف جواب ملا تو حضرت عمرؓ خود حضرت معاذؓ کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا خیال ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صرف اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں رہ کر اپنے نقصان کو پورا کر لوں، میں کچھ بھی نہ دوں گا۔ حضرت عمرؓ خاموش ہو کر واپس چلے آئے تاہم وہ اپنے خیال پر قائم تھے ——

حضرت معاذؓ نے گو اس وقت حضرت عمرؓ سے انکار کر دیا تھا، لیکن آخر تائیدِ غیبی نے حضرت عمرؓ کی موافقت کی، حضرت معاذؓ نے خواب میں دیکھا کہ وہ پانی میں غرق ہو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے آ کر نکالا اور اس مصیبت سے نجات دی، سو کے اُٹھے تو سیدھے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور خواب بیان کر کے کہا جو آپ نے کہا تھا مجھے منظور ہے۔ وہاں سے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں آئے اور خواب کا پورا واقعہ سنا کر قسم کھائی کہ جو کچھ ہے سب لا کر دوں گا۔ حضرت

www.toobaaelibrary.com

ابوبکرؓ نے فرمایا میں تم سے کچھ نہ لوں گا، میں نے تم کو ہبہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت معاذؓ سے کہا، اب اپنے پاس رکھو، اب تمہیں اجازت مل گئی۔
(سیر الصحابہؓ ج ۳ ص ۱۴۹، ۱۵۰ حصہ دوم)

حضرت معاویہؓ کے لئے بذریعہ خواب جنّت کی بشارت

محمّد بن زیاد نے بحوالہ عوف بن مالک اشجعی ہم سے بیان کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں یوحنا کے کلیسا میں سویا ہوا تھا ان دنوں وہ مسجد تھا اور اس میں نماز پڑھی جاتی تھی کہ ——— اچانک میں اپنی نیند سے بیدار ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آگے ایک شیر چل رہا ہے، میں اپنے ہتھیار کی طرف لپکا، تو شیر نے کہا ٹھہر جا — مجھے تمہاری طرف ایک پیغام دے کر بھیجا گیا ہے تاکہ تو اُسے پہنچا دے، میں نے پوچھا تجھے کس نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے تیری طرف بھیجا ہے تاکہ تو حضرت معاویہؓ تک سلام پہنچا دے اور انہیں بتا دے کہ آپؓ اہلِ جنّت میں سے ہیں ———

میں نے اُسے کہا، معاویہؓ کون ہیں؟ اس نے کہا معاویہؓ بن ابی سفیان۔

اور طبرانی نے اسے عن ابی یزید القراطیسی عن العلی بن الولید الققعاعی عن محمد بن حبیب الخولانی عن ابی بحر بن عبداللہ بن ابی مریم الغسانی روایت کیا ہے اور اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ یہ بہت ہی غریب ہے اور شاید سب خواب ہے اور اس کا یہ قول کہ اچانک میں اپنی نیند سے بیدار ہو گیا، مدخول ہے اسے ابن ابی مریم نے ضبط نہیں کیا، واللہ اعلم۔ (تاریخ ابن کثیر ص ۹۵۹، ۹۶۰ ج ۸)

www.toobaaelibrary.com

حضرت معاویہؓ کی عیب گیری کی خواب میں سزا

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ میں نے (خواب میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپؐ کے پاس حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ بھی تھے کہ اچانک ایک شخص آ گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ ہماری عیب گیری کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ڈانٹا تو اس نے کہا یا رسول اللہ، میں ان کی عیب گیری نہیں کرتا بلکہ میں اس (یعنی حضرت معاویہؓ) کی عیب گیری کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تو ہلاک ہو، کیا یہ میرا صحابیؓ نہیں، آپؐ نے یہ بات تین بار کہی۔ پھر آپؐ نے ایک نیزہ لیا اور اُسے حضرت معاویہؓ کو دیا اور فرمایا اس کے سینے میں گھسیڑ دو۔ اس نے اسے نیزہ سے مارا اور میں بیدار ہو کر صبح سویرے اپنے گھر کی طرف گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ رات کو اس شخص کو حلق کا درد ہوا اور وہ مر گیا۔ اور وہ راشد کندی تھا۔

(تاریخ ابن کثیر ص ۹۹۲، ۹۹۱ ج ۸)

حضرت محرز بن نضلہؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

شہادت سے چند دن پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے گئے اور وہ عالم بالا کی سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے ہیں۔ یہاں ان سے کہا گیا کہ یہی تمہارا مسکن ہے ـــــ دوسرے روز انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو

www.toobaaelibrary.com

رویا میں کمال رکھتے تھے، اس خواب کو بیان فرمایا، انہوں نے فرمایا "اخرم! تمہیں شہادت کی بشارت ہو" ——

چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد اس بشارت نے واقعہ کی صورت اختیار کرلی اور غزوۂ ذی قرد کی شہادت نے ان کو سدرۃ المنتہیٰ کے دائمی مسکن میں پہنچا دیا۔ (اخرم اسدی کے لقب سے مشہور تھے۔)

(سیر الصحابہؓ ج ۲ حصہ اوّل مہاجرین ص ۴۵۵)

فتح دمیاط کے سلسلہ میں حضرت مقدادؓ کا خواب

اسکندریہ فتح ہونے کے بعد حضرت عمرو بن العاصؓ نے چالیس صحابہ کرامؓ کو منتخب فرما کر حضرت مقدادؓ کو ان کا امیر بنایا۔ اور ان کو دمیاط نامی شہر کے فتح کرنے کے لئے روانہ کردیا —— دمیاط شہر کا والی شاہِ مقوقس کا ماموں تھا، جس کا نام بامرک تھا۔ اس کے پاس فوج کی ایک بڑی تعداد تھی۔ بامرک کا بیٹا سرزمینِ مصر میں سب سے زیادہ بہادر شمار ہوتا تھا، جب وہ صحابہؓ کے مقابلہ میں نکلا تو حضرت ضرارؓ نے ایک ہی نیزہ مار کر اس کا کام تمام کردیا۔ اور باقی افواج کو پس قدمی پر مجبور کردیا ——

بامرک کو اپنے بیٹے کے اس طرح قتل ہونے کا بڑا افسوس ہوا تو اس نے ارکانِ مملکت کو جمع کرکے مشورہ کیا۔ ارکانِ مشورہ میں ایک

www.toobaaelibrary.com

مشہور حکیم اور پادری دیرجان بھی تھا۔ سب نے اس سے مشورہ چاہا، تو اس نے کہا کہ:——

سلطنتِ شام اور اس کے بادشاہ ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے، ہمارے اس چھوٹے سے شہر کی کیا حیثیّت ہے۔ اس لئے عربوں سے مصالحت ہی بہتر ہے۔ بامرک کو یہ مشورہ ناگوار گذرا اور پادری کے قتل کے احکامات جاری کر دیئے۔ پادری دیرجان کو جب یقین ہو گیا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے تو کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور یوں درجۂ شہادت پر فائز ہو گئے ——

اور بامرک نے اعلان کر دیا، کہ کل کھُلے میدان میں نکل کر لڑنا ہوگا دوسرے روز بامرک کی فوجیں دمیاط کے میدان میں اتر آئیں۔

حکیم دیرجان شہید کا بیٹا اس کا جانشین بن گیا۔ اس نے اپنے باپ کے قتل پر بامرک کے سامنے خوشی کا اظہار کیا۔ تو بامرک نے اُسے انعامات سے نوازا۔

جب رات کا وقت ہوا تو اس لڑکے نے کہا کہ خدا کی قسم میں اپنے باپ کا بدلہ ضرور لوں گا۔ اس نے قلعہ کی دیوار میں اندر سے نقب لگائی اور باہر آکر صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی، اور اس طرح گفتگو ہوئی۔

صحابہ کرامؓ! تم کون ہو، اور کیوں آئے ہو؟۔

لڑکا! میرے باپ کو تمہاری محبت میں اس (بامرک) بادشاہ نے قتل کیا ہے، میں نے فصیلِ قلعہ میں نقب لگائی ہے۔ تم آؤ اور شہر

www.toobaaelibrary.com

دمیاط فتح کرلو۔

حضرتِ ضرارؓ! تم ہمیں دھوکہ دینے آئے ہو۔ ہم بیدار ہیں۔

حضرتِ مقداد! اے ضرار! آپ کچھ صبر کریں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپؐ ایک شخص کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ مجھے ایسا نظر آتا ہے، کہ یہ شخص وہی ہے۔ میں نے اس شخص کی کمر پر چمڑے کا ایک پٹا بھی دیکھا تھا۔ تم دیکھو اس لڑکے کی کمر پر وہ پٹا ہے یا نہیں؟۔ دیکھا تو وہ پٹا موجود تھا۔ اس حقیقت کو دیکھ کر لڑکے نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ اب مسلمان اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس سوراخ کو مزید کھول کر گھوڑوں سمیت شہر میں داخل ہو کر سوراخ پر لپائی کر کے بند کر دیا۔ کفّار نے سمجھا کہ میدان خالی ہے۔ صحابہؓ بھاگ گئے۔ مگر جب اندرونِ شہر سے نعرائے تکبیرات بلند ہوئیں۔ تو حیران رہ گئے۔ یوں یہ شہر فتح ہو گیا۔ مگر بعد میں بامرکٹ ارکانِ دولت اور تمام اہلِ شہر نے اسلام قبول کر لیا ـــــ (فتوحاتِ مصر و فارس، از ص۶۰ تا ص۶۳ ملخصاً)

www.toobaaelibrary.com

ہرقل کا خواب دیکھ کر

فاتحینِ شام صحابہ رضؓ کے لئے اپنا مُلک چھوڑ کر فرار اختیار کرنا

واقدی رحمۃُ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انطاکیہ سے قیدیوں کے آنے کا حکم دراصل[1] ہرقل نے نہیں دیا تھا بلکہ اُس کے خاص غلام بالیس بن ریبوس نے دیا تھا اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ بادشاہ نے اس رات خواب میں یہ دیکھا تھا کہ گویا آسمان سے ایک شخص اُترا ہے اُس نے اس کا تخت اُلٹ دیا ہے اور اس کے سر سے اُس کا تاج اُڑ گیا ہے اور وہ شخص اُس سے کہتا ہے کہ سوریہ سے تیرے مُلک کا زوال قریب ہو گیا، بدبختی کی دولت جاتی رہی۔ شقاق ونفاق کی حکومت اُٹھ گئی اور اتفاق وُداد کی بادشاہت آ گئی۔ نیز اُس شخص نے اُس کے لشکر میں پھُونک ماری جس سے اُس میں آگ لگ گئی اور یہ مرعوب ہو کر اُٹھ بیٹھا اپنے دل میں اُس نے اپنے ملک کے زوال کی تعبیر لی اور کسی سے کچھ ظاہر نہ کیا اُس نے عربوں کے آنے سے پہلے اپنا خزانہ اسباب اور تحفے وتحائف جو عمدہ عمدہ تھے دریا میں کشتیاں ڈال کر ان میں بھر دیئے تھے اور چُپکے چُپکے کہ ارباب دولت میں سے کسی کو خبر نہ ہو کھانے پینے کا بہت زیادہ سامان ان میں لدوا دیا تھا جب اُس نے رات کو یہ خواب دیکھا تو اُس نے اپنی بیٹی اور تمام اہل وعیال کو

---

[1] حضرت ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہرقل انطاکیہ سے دراصل مسلمان ہو کے نکلا تھا اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں اپنی قوم سے پوشیدہ بہ تحریر کر کے بھیجا تھا کہ میرے سر اور کمر میں درد رہتا ہے کسی وقت سکون نہیں ہوتا آپ کوئی دوا ارسال کر دیجئے جسے میں استعمال کر لوں۔ آپ نے اُس کے لئے ایک کلاہ (ٹوپی) باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

www.toobaaelibrary.com

خفیہ کشتی میں سوار ہونے کے لئے بھیجا۔ پھر اپنے اخوانِ سلطنت کو بلا کر اُن سے خواب کے متعلق بیان کیا اور کہا کہ میرا ارادہ یہاں سے بھاگ جانے کا ہے۔ تم بھی میرے ساتھ چلو ——

اس کے بعد اُس نے اپنے غلام بالیس کو جو ہرقل کے بہت زیادہ مشابہ تھا بلا کر اُسے اپنا لباس پہنایا، پٹکہ دیا، تاج سر پر رکھا اور اُس سے کہا کہ میرا ارادہ عربوں سے مکر و فریب کرنے کا ہے، تم یہاں میری جگہ رہو، میں ان کے پیچھے کمین گاہ میں جا کر چھپوں گا۔ یہ تمام سامان اُسے پہنا کے یہ گھر والوں کو لے کر کشتی کے پاس آیا اور اُس میں سوار ہو کر چل دیا ——

بالیس نے اس کی جگہ بیٹھتے ہی اُن دو سو قیدیوں کو لانے کا حکم دیا، اور حضرت یوقنا رحمۃ اللہ علیہ کی راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں —— (فتوح الشام للواقدیؒ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳)

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) روانہ کر دیا تھا۔ ہرقل نے جب اُسے سر پر رکھا تو فوراً درد جاتا رہا مگر جب اُسے سر سے اُتارا تو پھر ہو گیا۔ آخر جب یہ سر پر رکھ لیتا تھا تو سکون ہو جاتا تھا اور جب اُتار لیتا تھا تو پھر درد شروع ہو جاتا تھا۔ اسے اس پر بہت تعجب ہوا اور اُس نے غلاموں کو اس کے اُدھیڑنے کا حکم دیا۔ جب اُدھیڑا تو اس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا ہوا دیکھا، یہ دیکھ کر اُس نے کہا، کیا محترم اسم ہے اور کیسا بزرگ و سچا دین ہے کہ ایک آیت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ وہ ٹوپی ایک دوسرے سے ورثہ میں منتقل ہوتی والیٔ عمودیہ تک پہنچ گئی تھی۔ خلیفہ معتصم باللہ نے جب عمودیہ پر فوج کشی کی تھی تو معتصم کے در دسر لاحق ہو گیا تھا۔ والیٔ عمودیہ نے اُس کے پاس ایک ٹوپی بھیجی تھی جب اس نے اُسے سر پر رکھا تو آرام

(تفصیل کے لئے فتوح الشام ملاحظہ ہو)

www.toobaaelibrary.com

ولادتِ نبوی علیہ السلام سے قبل حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کا خواب

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب آپؐ اپنی والدہ کے شکم میں تھے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک روشنی نکلی جس نے شام کے تمام محلات روشن کر دیئے اور اسی خواب سے متاثر ہو کر حضورؐ کا نام محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا گیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا نے آپؐ کی ولادت سے قبل جو دیکھا آپؐ کی ولادت کے بعد اس کی جو تعبیر تمام اہل عالم کے سامنے آئی وہ ایک بدیہی امر ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ص ۵۶۷ ج ۲)

حضرت آمنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خواب میں تلقینِ دعا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب سے روایت ہے کہ جب آپؐ حمل میں آئے تو ان کو خواب میں بشارت دی گئی کہ تم اس اُمّت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو۔ جب وہ پیدا ہوں تو یوں کہنا:

اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ

اور ان کا نام محمدؐ رکھنا۔ (سیرۃ ابن ہشام)

www.toobaaelibrary.com

میں اپنی ماں کا "خواب" ہوں۔

متعدد صحابیوںؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ! اپنا حال بیان فرمایئے، فرمایا:۔" میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعاء اور عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں، میری ماں نے جب میں پیٹ میں تھا، خواب دیکھا کہ اُن کے بدن سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔ یہ خالد ابن معدان تابعیؒ کی[1] روایت ہے۔ جو گو ابن سعد میں مرسل ہے مگر مستدرک میں ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ حضرت عرباض رضؓ بن ساریہ صحابی کی روایت میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا کہ" میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں کہ میرا باپ (آدمؑ) آب وگل میں تھا۔ میں اس کی تفصیل بتاتا ہوں میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعاء، عیسیٰؑ کی بشارت اور آمنہ کا خواب ہوں۔ اور اسی طرح پیغمبروں کی مائیں خواب دیکھا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آپؐ کی ولادت کے وقت خواب دیکھا کہ ایک نور ہے جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔ پھر یہ آیت پڑھی:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔ (احزاب - ۶)	"اے پیغمبر! میں نے تجھ کو گواہ اور خوشخبری سُنانے والا اور ڈرانے والا اور خدا کے حکم سے خدا کی طرف پکارنے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔"

[1] ابن سعد جلد اوّل صـ۹۶ مستدرک حاکم صـ۶۰۰/۲ ج

www.toobaaelibrary.com

یزید بن معاویہؓ کی والدہ ماجدہ کا دورانِ حمل خواب

اس کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ اس کی قبل سے چاند نکلا ہے۔ اُس نے اپنا خواب اپنی ماں کے پاس بیان کیا تو وہ کہنے لگی اگر تیرا خواب سچّا ہے تو تُو ضرور ایسے بچّے کو جنم دے گی جس کی بیعت خلافت ہوگی اور ایک روز اس کی ماں میسون بیٹھی ہوئی کنگھا کر رہی تھی اور یہ چھوٹا بچّہ تھا اور اس کے والد حضرت معاویہؓ اپنی پیاری بیوی فاختہ بنت قرظہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور جب وہ اس کی شانہ گری سے فارغ ہوئی تو اس کی ماں نے اس کی طرف دیکھا اور یہ اُسے بہت اچھّا لگا تو اس نے اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، اس موقع پر حضرت معاویہؓ نے کہا:۔

جب وہ مرے گا تو اس کے بعد مزنیہ کامیاب نہ ہوگا۔ اور اے مزنیہ ہم اس پر تعویذ باندھتے ہیں ——

(اور یزید پیادہ پا چلنے لگا اور فاختہ کی نگاہیں اس کا تعاقب کرنے لگیں، پھر وہ کہنے لگی، اللہ تعالیٰ تیری ماں کی پنڈلیوں کی سیاہی پر لعنت کرے، حضرت معاویہؓ نے کہا قسم بخدا یہ تیرے بیٹے عبداللہ سے بہتر ہے —— اس سے آپ کا ایک بیٹا تھا جو احمق تھا —— فاختہ کہنے لگی خدا کی قسم! ایسا نہیں بلکہ آپ اسے اس پر ترجیح دیتے ہیں۔ آپ نے کہا میں ابھی بتاؤں گا! اور تو اپنی اس نشست سے اُٹھنے سے قبل معلوم کرے گی، پھر آپ نے اس کے بیٹے عبداللہ کو بُلا کر کہا مجھے خیال آیا ہے کہ تُو میری اس مجلس میں مجھ سے جو کچھ بھی مانگے میں تجھے دے دوں اس نے کہا آپ میرے لئے ایک خوبصورت کتّا اور ایک خوبصورت گدھا خرید لیں مجھے اس کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا، اے میرے بیٹے تُو گدھا ہے اور تُو اپنے لئے گدھا خرید لے، اُٹھ اور چلا جا، پھر آپ نے اس کی ماں سے کہا

www.toobaaelibrary.com

تُو نے کیسے پایا ہے ؟ ـــــ پھر آپ نے یزید کو بُلایا اور کہا مجھے خیال آیا ہے کہ تُو میری اس مجلس میں جو بھی مجھ سے مانگے تجھے دوں، جو چاہتے ہو مجھ سے مانگو، پس یزید سجدے میں گر گیا پھر اس نے سر اُٹھا کر کہا۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے امیر المؤمنین کو اس مدّت تک پہنچایا ہے اور انہیں میرے بارے میں یہ رائے سمجھائی ہے میری ضرورت یہ ہے کہ آپ اپنے بعد میرے لئے عہد باندھیں اور مجھے اس سال مسلمانوں کے موسم گرما کی خوراک کا منتظم بنا دیں اور جب میں واپس آؤں تو مجھے حج کرنے کی اجازت دے دیں اور مجھے حج کے اجتماع کا منتظم بنا دیں اور اہل شام کے ہر شخص کے عطیہ میں دس دینار کا اضافہ کر دیں اور یہ میری سفارش سے کریں اور بنی جمح، بنی سہم اور بنی عدی کے یتیموں کو بدلہ دیں۔ مالک نے کہا بنی عدی کے یتیموں کو بھی، ـــــ

اس نے کہا اس لئے کہ انہوں نے مجھ سے عہد و پیمان کیا ہے اور میرے گھر کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے کہا میں نے یہ سب کچھ کر دیا اور اس کے چہرے کو بوسہ دیا، پھر آپ نے فاختہ بنت قرظہ سے کہا تُو نے کیسا پایا ہے؟ وہ کہنے لگی یا امیر المؤمنین ! اسے میرے متعلق وصیّت کیجئے، آپ اسے مجھ سے بہتر جانتے ہیں تو آپ نے ایسے ہی کیا اور ایک روایت میں ہے جب یزید کو اس کے باپ نے کہا کہ مجھ سے اپنی ضرورت کا خیال کرو تو یزید نے آپ سے کہا مجھے دوزخ سے آزاد کر دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی گردن کو اس سے آزاد کر دے گا، آپ نے پوچھا کیسے ؟ اس نے کہا میں نے آثار میں دیکھا ہے کہ جو شخص تین دن رات اُمّت کی امارت سنبھالے گا اللہ اُسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔ پس آپ اپنے بعد میرے لئے امارت کی وصیّت کر دیں۔ تو آپ نے ایسے ہی کیا۔ (تاریخ ابن کثیر ص ۱۵۳ ج ۸ ص ۱۵۵) ـــــ

www.toobaaelibrary.com

یوقنا، والئ حلب کا اسلام قبول کرنے کے سلسلہ میں خواب اور اُس کا پس منظر

واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نوفل بن سالم نے اپنے دادا عویلم بن جازم سے روایت کی ہے کہ میں (یعنی عویلم) بھی قلعہ حلب میں حضرت داسس رحمۃ اللہ علیہ کے دستہ میں ہو کر لڑ رہا تھا ہم میں سے جو شہید ہونے تھے وہ ہو چکے تھے مگر یہ حضرات بھی شہید ہو گئے، ملاعب بن مقدام بن عروہ حضرت جو غزوۂ حدیبیہ اور جنگِ تبوک میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ہو کر لڑے تھے۔ مرارہ بن ربیعہ عامری، ہلال بن امیہ کعب کے بھتیجے کعب جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جانشین ہوئے تھے، اب ہم بیس آدمی رہ گئے تھے اور قلعہ میں جو بلائیں نازل ہو رہی تھیں اُنہیں ہم ہی خود جان رہے تھے، پانچ ہزار رُومی آہنی دیوار بن کر ہمارے سامنے ڈٹے کھڑے تھے، ہم پر ہجوم کر رکھا تھا اور ہم اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گئے تھے کہ اچانک جیش زحف کے ایک ہزار بہادر لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہماری کمک کے لئے پہنچ گئے

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سردار حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہماری وجہ سے نہایت متفکر اور اندوہ گین تھے اور ہماری خبر لینے کے لئے متواتر کوشش فرما رہے تھے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قریب ہی آ کر خیمہ زن ہو گئے تھے، حضرت داسس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن دو آدمیوں کو خبر دینے کے لئے روانہ کیا تھا وہ پہلے حضرت خالد بن ولید رضی

www.toobaaelibrary.com

ہی سے ملے تھے اس لئے جلدی کر کے آپ ہی ہماری کمک کو دوڑ پڑے تھے اور ہمیں نہایت سختی اور ابتلا میں پایا تھا۔ آپ کے آنے سے قلعہ میں ایک شور بلند ہو گیا اور رُومی آپ کی آواز سُنتے ہی بادل کی طرح پھٹ گئے ۔۔۔۔

حضرت اوسؓ رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب رُومی قلعہ کی دیواروں پر چڑھ گئے اور ہمارے پاس سے اُن کا ہجوم منتشر ہو گیا تو ہماری جان میں جان آگئی، دل مضبوط ہوئے اور مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے جعفرؓ ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہی جیسے دوسرے دلاور ان اسلام گردنیں مارتے ہوئے قلعہ میں داخل ہوئے۔ لڑائی نے اہمیّت پکڑی۔ ہم نے جان توڑ حملہ کیا اور بہت سے آدمیوں کو خاک و خون میں غلطاں کر کے اکثروں کو گرفتار کر لیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر قلعہ میں ہمارے پاس پہنچ گئی۔ رومیوں نے جب یہ دیکھا تو ان کی کھوئی ہوئی عقل واپس آئی کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہتھیار پھینک دیئے، لڑائی سے ہاتھ روکے اور زور زور سے پکارنا شروع کیا، لفون لفون (امان، امان) یہ سُنتے ہی مسلمانوں نے بھی شمشیر بے نیام کو میان میں کیا اور اُن کے قتل کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عساکر اسلام کے ساتھ اب یہاں پہنچ گئے اور آپ کی ٹھاٹھیں مارتیں ہوئی فوج قلعہ کے پاس آگئی، آپ کو اطلاع دی گئی کہ رومی امان طلب کرتے ہیں، مسلمانوں نے تلوار دو دم کو میان میں کر کے اُن کے سروں سے موت کی منڈلاتی ہوئی چیل کو دُور کر دیا ہے اور آپ کی تشریف آوری اور رائے عالی کے منتظر ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں نے توفیق کو رفیق اور ہدایت کو مشعل راہ بنا لیا ہے۔ ایسا ہی چاہیئے تھا۔

اس کے بعد آپ نے قلعہ کے مرد و زن کو حاضر کرنے کا حکم دیا اور جب

www.toobaaelibrary.com

وہ آپؓ کی خدمت میں حاضر کر دیئے گئے تو آپؓ نے اُن پر اسلام پیش کیا، سب سے پہلے سردار یوقنا اور اُس کے افسرانِ لشکر کی ایک جماعت نے اسلام کی طرف سبقت کی اور اسلام لے آئے، آپؓ نے اُن کے مال و اسباب اور اہل وعیال کو ان کے سپرد کر دیا۔ کاشت کاروں اور نواحِ قلعہ کے جو دیہاتی رہ گئے تھے، آپؓ نے ان کے ساتھ مراعات کر کے ان کے جرائم کو معاف کر دیا اور اس بات کا عہد لے لیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح والوں اور اہلِ جزیہ کی طرح رہیں گے اور کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا سکیں گے ــــ ان کے بڑے بوڑھوں کو چھوڑ دیا کہ وہ جہاں چاہیں چلے جائیں۔ چنانچہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں تک چلے گئے۔ ازاں بعد مسلمانوں کو آپؓ نے حکم دیا کہ وہ قلعہ کا سامان نکال لائیں مسلمانوں نے سونا چاندی اور سونے چاندی کے ظروف قلعہ سے اس قدر نکالے جو زائد از شمار تھے۔ آپؓ نے ان میں سے خمس نکالا اور باقی کو مسلمانوں پر تقسیم فرما دیا ــــ

حضرت دامس ابوالہول رحمۃ اللہ علیہ کی ہوشیاری اور فنونِ جنگ کی عجائبات لوگوں میں مشہور ہوئیں ــ اور ہر آدمی آپ ہی کے قصّے ہر طرف دُہرانے لگے، آپ کے زخموں کا علاج کیا گیا اور جب تک آپ اور آپ کے ساتھی پورے زخم مندمل نہ ہو گئے اس وقت تک مسلمان یہیں اقامت گزین رہے کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت دامس رحمۃ اللہ علیہ کو دوہرا حصّہ دیا تھا ــــ

ان کاموں سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے امراء اور اکابر مسلمین کو جمع کر کے اپنے کام میں مشورہ کیا اور فرمایا اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے جن کے لئے ہزار ہزار حمد اور لاکھ لاکھ

www.toobaaelibrary.com

شکر ہے اس قلعہ کو مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح کرادیا اور اب کوئی جگہ سوائے انطاکیہ کے باقی نہیں۔ جو ملک ہرقل کا دارالسلطنت اور رومیوں کی عزّت کی صدارت کی کرسی ہے ایسی باقی نہیں رہی جہاں سے ہمیں دشمن کے خروج کا خوف ہو۔ وہی ایک جگہ ایسی ہے جہاں ملک ہرقل کے علاوہ اس کے دوسرے باجگذار سلاطین اور والیانِ مُلک بھی مجتمع ہیں۔ ایسی صورت میں اب ہمیں انطاکیہ کی طرف قصد اور اس پر فوج کشی کرنا چاہیئے۔ اس میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ ——

یہ سُنتے ہی سب سے پہلے سردار یوقنا والیٔ حلب کھڑا ہُوا اور عربی زبان میں نہایت فصاحت کے ساتھ کہنے لگا، ایّہا الامیر! اللہ غالب و بزرگ و برتر نے آپ کے دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی مدد اور تائید جو فرمائی ہے اور ہر جگہ فتح و نصرت کے ساتھ آپ کا ساتھ جو دیا ہے اس کی وجہ محض یہ ہے کہ آپ کا دین دینِ قیم اور صراطِ مستقیم اور آپ کے نبی بلا شک و شبہ نبی ہیں —— عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کی بشارت دی۔ انجیل مقدّس میں ان کا ذکر آیا کہ وہ خاتم الانبیاء اور حق و باطل میں تفریق کرنے والے کریم اور یتیم ہوں گے۔ ان کے والدین کی وفات ہوجائے گی اور اُن کی کفالت اُن کے دادا اور چچا کریں گے۔ ایّہا الامیر! کیا ایسا ہی ہُوا ہے —؟ ——

آپؓ نے فرمایا ہاں۔ ہمارے نبی وہی ہیں (صلّی اللہ علیہ وسلّم) یوقنا! مَیں تمہارے معاملہ میں بہت حیران ہوں کہ کل تک تو تم ہمارے ساتھ لڑ رہے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ ہمارے لشکر کو ہزیمت دے دو، ہماری رسد روک لیتے تھے راستہ بند کردیتے تھے کہ ہم تک سامان خورد و نوش نہ پہنچ سکے — اور آج یہ کہہ رہے ہو۔ نیز میں نے تمہارے متعلّق یہ سُنا تھا کہ تم عربی قطعاً نہیں جانتے

www.toobaaelibrary.com

مگر اب نہایت فصاحت سے بول رہے ہو۔ یہ اتنے میں کہاں سے سیکھ لی؟
یوقنا نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ـــــ ایہا الامیر
کیا اس پر آپ کو تعجب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا، سردار! جناب
کو واضح ہو کہ میں کل رات آپ کے متعلق غور و فکر کر رہا تھا کہ یہ ہمارے قلعہ تک
کس طرح پہنچ گئے اور انہوں نے اُسے کیونکر فتح کر لیا، حالانکہ ہمارے نزدیک اُن سے زیادہ
اور کوئی گروہ ضعیف اور کمزور نہیں تھا۔ اب یہ ہمارے اُوپر اس طرح غالب آگئے۔
یہی خیال کرتا کرتا اور دل میں یہی سوچتا سوچتا میں سو گیا ـــــ
خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو چاند سے زیادہ روشن اور عمدہ اور
خالص مشک کی بُو سے زیادہ خوشبودار تھا اور اُس کے ساتھ ایک جماعت بھی تھی۔
میں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ کہا گیا یہ محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ
علیہ وسلم) اب گویا میں سوال کر رہا ہوں کہ اگر یہ سچے اور برحق نبی ہیں تو اپنے رب
سے میرے لئے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے عربی زبان سکھا دے۔ انہوں نے میری طرف
اشارہ کیا اور فرمایا یوقنا! میں وہی محمد ہوں جس کی بشارت مسیح علیہ السلام دے گئے
ہیں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر تو چاہے تو کہہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ـــــ میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا، اُسے بوسہ دیا اور آپ کے دست
مبارک پر اسلام لے آیا، آپ نے میرے واسطے عربی زبان کی دعا فرمائی اور میری
آنکھ کھل گئی ـــــ" اُس رات میرا منہ بہت تیز خوشبو والے مشک کی طرح معطر تھا
اور میں عربی زبان میں گفتگو کر رہا تھا۔ میں اُٹھ کے اپنے بھائی یوحنا کے مکان میں
آیا اور اُس کے کتب خانہ کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ بعض کتب میں اُن کے
متعلق حالات پڑھے، اُن کی صفات جو اُن میں لکھی ہیں معلوم کیں اور جو ہونے والے
واقعات ہیں اُن کو دیکھا، ہو بہو تمام صفات صحیح پائیں اور آپ کے حالات و

www.toobaaelibrary.com

واقعات میں یہ بھی معلوم کیا کہ سب سے زیادہ آپؐ کے دشمن یہود ہوں گے۔ ایہا الملک! یہ صحیح ہے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں یہ قوم نہایت سختی کے ساتھ آپ کی طلب اور تلاش میں رہی اور برابر دشمنی کرتی رہی حتیٰ کہ باری تعالیٰ جل مجدہٗ نے ہمیں اُن پر فتح بخشی اور ہم نے اُن کے سردار کو قتل کر کے اُن کے قلعے ان سے چھین لئے ——— یوقنا نے کہا میں نے ان کی سیرت اور صفات میں یہ بھی پڑھا ہے کہ باری تعالیٰ جل مجدہٗ انہیں ان کے اصحاب مسلمین یتامیٰ اور مساکین کے لئے کچھ ہدایات اور وصایا فرمائیں گے۔ کیا ایسا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ صحیح ہے۔ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آپ کے اصحاب کے بارے میں یہ ہدایت نازل ہوئی ہے:۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ،	(یا محمدؐ) مؤمنین میں سے جن لوگوں نے تمہارا اتباع کیا ہے ان کیلئے کہ اپنے بازو کو جھکا دیجئے یعنی، ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آیئے ———

یتیم اور مسکین کے متعلق فرمایا ہے:۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ———	کیا تمہیں (اللہ پاک نے) یتیم نہیں پایا پس جگہ دی اور راہ بھولا ہوا پایا پس ہدایت کی اور نادار پایا پس مالدار کیا، پس یتیموں پر غصہ نہ کیجئے اور سائلوں کو جھڑکئے،

یوقنا نے کہا کہ اللہ پاک تبارک و تعالیٰ نے آپؐ کو ضال کیوں فرمایا اور ضلالت کی صفت سے کیوں منسوب کیا حالانکہ آپؐ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک نہایت مرتبہ والے اور کریم تھے ———

www.toobaaelibrary.com

حضرت معاذ[1] بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ضال کے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہم نے تمہیں اپنی وادی میں سرگرداں اور پریشان حال پھرتے دیکھا تو اپنے دیدار اور حضوری کی طرف تمہیں راہ بتادی، اپنے مکاشفہ اور مقام کی طرف تمہاری راہبری کی تاکہ ہمارے پاس آنے کا راستہ تم پر آسان ہوجائے اور مقام مشاہدہ میں ٹھہرنے اور توقف کرنے کی توفیق عنایت کردی یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے تمہیں جستجو کے دریا میں تلاش کی کشتی پر ادھر اُدھر دیکھا تو سوا اہل حق کا تمہیں راستہ بتادیا اور مشاہدہ کی حقیقتوں کے سایہ تک کہیں پہنچا دیا تاکہ تاکہ تمہارا قلب اغیار سے علیحدہ ہوکر یکسوئی کی طرف مائل ہوجائے یا یہ کہ تم اپنے دل میں ظاہر بین اشخاص کے لئے متفکر اور خبروں کے جنگل میں متوحش اور اِدھر اُدھر خبریں حاصل کرنے کے لئے محبوب حقیقی تک پہنچنے کے شوق میں پریشان تھے اور تمہیں اب تک کوئی خبر نہیں ملی تھی اور نہ کسی ہمارے نشان تک پہنچے تھے حتیٰ کہ ہم نے اپنے خوشنودی کے طریقوں کو تم پر کھول دیا، اور کشادہ اور فراخ جگہ تک تمہیں پہنچادیا ——

یوقظا!— اور اے خدا کے بندے! کیا تم یہ نہیں جانتے کہ مؤمن کے نزدیک علم کے انبار سے کوئی خزانہ بہتر بردباری سے کوئی مال زیادہ نافع، غصّہ اور غضب سے کوئی زیادہ رُسوائی، دین سے کوئی زیادہ واضح نسب عقل کوئی زیادہ زیور، جہل سے کوئی زیادہ شرارت، تقویٰ سے زیادہ شرافت، ترک خواہش نفس سے کوئی زیادہ کرامت، صنعت وقدرت باری تعالیٰ میں غور وفکر کرنے سے کوئی زیادہ عمل فضیلت، صبر سے کوئی زیادہ نیکی، کبر وتکبّر سے کوئی زیادہ بُرائی، نرمی اور افاقت سے زیادہ نرم کوئی دوا

[1] ایک نسخہ میں حضرت ابوعبیدہؓ کا ہی نام ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ منہ۔

www.toobaaelibrary.com

خوف سے کوئی زیادہ تکلیف اور دُکھ پہنچانے والی بیماری، حق و سچائی سے کوئی زیادہ عادل قاصد، صدق سے کوئی زیادہ واضح دلیل، طمع سے کوئی زیادہ ذلیل کرنے والا فقر، جمعیت اور حصول قوّتِ کمال سے زیادہ بے نیازی، صحت سے کوئی زیادہ طمع، عفت سے کوئی زیادہ جینا، خشوع سے کوئی زیادہ اچھی عبادت، قناعت سے کوئی زیادہ بہتر زہد، خاموشی سے کوئی زیادہ محافظ اور موت سے باوجود دُور اور غایت رہنے کے کوئی زیادہ قریب نہیں ہے"۔

حضرت معاذ[۵۱] بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا یہ کلام سُن کر خوشی کے مارے یوقنا کا چہرہ دمکنے لگا اور اس نے کہا میں نے اپنے بھائی یوحنا کی کتاب میں مثل گذشتہ کو ایسا ہی پڑھا تھا۔ اور یوحنا نے اُس میں یہ بیان کیا ہے کہ میں نے توریت و انجیل میں اسی طرح دیکھا ہے۔

اس کے بعد یہ سجدہ میں گر پڑا اور شکر کی نیّت سے زمین کو بوسہ دیا اور کہا خداوند تعالیٰ جل وعلیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے مجھے اس دین کی طرف ہدایت بخشی، خدا کی قسم! میرے قلب میں اب یہ دین راسخ ہوگیا ہے اور اب میں پوری طرح سمجھ اور جان گیا ہوں کہ یہ دینِ حق ہے، میں جیسا کہ طاعت شیطان میں ہو کر لڑا ہوں اسی طرح بہت جلد اللہ کے راستے میں بھی لڑوں گا۔ واللہ! اس دین کی ضرور مدد کروں گا حتّٰی کہ اپنے بھائی یوحنا کے پاس پہنچ جاؤں، پھر اُن زیادتیوں[۵۲] پر جو اُس نے اپنے بھائی کے حق میں روا رکھی تھیں اُنہیں یاد کر کے زار و قطار رونے لگا

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا، اللہ پاک تبارک تعالیٰ

---

۵۱ ایک نسخہ میں ابوعبیدہ بن جراحؓ ہے۔

۵۲ انہوں نے اپنے بھائی کو اسلام قبول کرنے کی پاداش میں قتل کر دیا تھا۔ (فتوح الشام ص۴۶۶)

www.toobaaelibrary.com

نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :-

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الرّٰحمین! (القرآن)

آج تمہارے لئے کوئی سرزنش نہیں، اللہ پاک تمہارے لئے مغفرت فرمائیں گے وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ——

تمہارا بھائی اعلیٰ علیین میں حوروں کے ساتھ ہے اور تم اب جبکہ اسلام لے آئے ہو تو اپنے تمام گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو گئے ہو جیسا کہ تمہاری والدہ نے تمہیں آج جنا ہو ——

یوقنا یہ سن کر رویا اور کہا کہ آپ مسلمانوں کو میرے اس قول پر گواہ رکھئے کہ جس وقت میں جہاد فی سبیل اللہ اور مشرکین سے مقاتلہ کروں گا تو اس کا ثواب میرے بھائی یوحنا کے اعمال نامہ میں مندرج ہوگا اور میں یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ میں لڑوں گا اور اپنی گذشتہ خطاؤں کا کفّارہ اس طرح ادا کروں گا۔

(از :- فتوح الشام ص۴۹۹ تا ص۵۰۳)

www.toobaaelibrary.com

اِسلام کی حقّانیت

اور

عظمتِ صحابہؓ

کے سلسلہ میں

بیسویں صدی کا ایک عظیم الشّان اور حیرت انگیز واقعہ!

www.toobaaelibrary.com

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

عزیز ساتھیو! ذرا مسلمانوں کی تاریخ پر نگاہ ڈالئے تو ہزارہا واقعات اسلام کی عظمتوں کی گواہی دیتے نظر آئیں گے، تاریخ اسلامی کا ہر صفحہ نورِ ایمانی سے منوّر دکھائی دے گا، ایسے ایسے واقعات بصارت نواز ہوں گے جن سے دورِ جدید میں ایمان کے ٹمٹماتے چراغ ایک بار پھر روشن ہو جائیں گے۔ زیرِ نظر واقعہ بھی ایک ایسا ایمان افروز واقعہ ہے جو بیسویں صدی میں پیش آیا۔ یہ واقعہ ان دو صحابہ کرامؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کا ہے جن کی زیارت موجودہ بیسویں صدی میں سینکڑوں اور ایک طرح لاکھوں افراد نے کی ـــــ ان کے جنازہ کو کندھا دیا گیا، نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس واقعہ کو ٹیلی ویژن سکرین پر اور فلم بنا کر سینما کی سکرین پر بھی دکھایا گیا۔ پورا واقعہ تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں ـــــ

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی کنیت ابو عبداللہ لقب صاحب السرّ قبیلہ عظفان، خاندان تھا۔ آپؓ رسول اللہؐ کے محرم راز بھی تھے، ان کے لئے اور ان کی والدہ دونوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعاء مانگی تھی، آپؓ غزوۂ احد میں عورتوں کی حفاظت پر مامور کئے گئے تھے، آپؓ غزوۂ خندق کے علاوہ اور بھی کئی غزوات میں شریک ہوئے ـــــ عراق فتح ہونے پر حضرت عمرؓ نے آپؓ کو نواحِ دجلہ کے بندوبست کا افسر مقرر کیا تھا، ۳۲ ہجری میں آپؓ نے آذربائیجان فتح کیا، بعد میں مدائن کے حاکم بھی بنائے گئے، حضرت حذیفہؓ

www.toobaaelibrary.com

رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت عثمان غنیؓ کو قرآن پاک کی نقلیں کرا کے ساری اسلامی سلطنت میں پھیلانے کا مشورہ دیا تھا۔ آپؓ نے بہت سی احادیث بھی روایت کی ہیں ـــــ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ صحابی ہیں، آپؓ کی کنیت بھی ابوعبداللہ بھی۔ قبیلہ خزرج تھا، عقبہ ثانیہ میں والد سمیت مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قرض کی ضرورت ہوتی تو اکثر آپ ہی سے لیتے تھے۔ آپؓ بھی غزوۂ خندق میں شریک تھے اور بھی کئی غزوات میں شرکت کی بیعت رضوان اور حجۃ الوداع کے مواقع پر بھی موجود تھے ـــــ

بغداد سے ۱۴ میل دور ایک مقام کا نام مدائن تھا جس کا موجودہ نام سلمان پاک دائیں طرف تھوڑے سے فاصلے پر دریائے دجلہ بہتا ہے، یہاں حضرت سلمان فارسیؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہ کے مزارات ہیں۔ آخر الذکر دو صحابہ کرامؓ (حضرت حذیفہؓ اور حضرت جابرؓ) کے مزارات شاہ فیصل کے دور میں دوبارہ تدفین کے بعد بنوائے گئے ہیں۔ اس سے پہلے یہ دونوں مزارات سلمان پاک سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے ـــــ

حضرت حذیفہؓ نے عراق کے شاہ فیصل سے خواب میں فرمایا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابرؓ کے مزار میں نمی آنی شروع ہوگئی، لہذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے، بادشاہ اپنی مصروفیات کی بنا پر دن کو یہ خواب بھول گیا، دوسری شب خواب میں پھر وہی کہا گیا اور پھر وہ بھول گئے، تیسری رات عراق کے مفتی اعظم کو حضرت حذیفہؓ نے خواب میں وہی بات کہی کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ آپ بادشاہ کو متوجہ کیجئے اور ہمیں یہاں سے دوسری جگہ منتقل کروایئے، مفتی اعظم نے اس وقت کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا سے

www.toobaaelibrary.com

فون پر بات کی اور پھر تفصیلی ملاقات کرکے انہیں تمام حالات سے آگاہ کیا، نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لے کر بادشاہ کے پاس گئے۔ بادشاہ نے واقعہ سُننے کے بعد کہا کہ ہاں میں ان کو دو بار خواب میں دیکھ چکا ہوں اور انہوں نے ہر بار مجھے یہی حکم دیا ہے غرض اس موضوع پر آپس میں کافی بات چیت ہوئی اور مفتی اعظم نے صحابہ کرامؓ کے حکم پر عمل کرنے پر زور دیا ـــ لیکن بادشاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس بات کی تصدیق کرالی جائے کہ واقعی دریا کا پانی ان کے مزارات کی طرف آ بھی رہا ہے یا نہیں۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے عراق کے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر اور عملے نے مزارات سے دریا کے رُخ پر ۲۰ فٹ کے فاصلے پر بورنگ وغیرہ کرا کر دیکھا، مفتی اعظم بھی وہاں موجود رہے۔ پُورے دن کی تگ و دو کے بعد شام کو یہ رپورٹ دی گئی کہ پانی تو درکنار کافی نیچے سے جو مٹی نکلی ہے اس میں نمی تک نہیں ہے ـــ

اسی رات حضرت حذیفہؓ بادشاہ کے خواب میں پھر تشریف لائے اور اپنی بات دُہرائی لیکن چونکہ بادشاہ کو بورنگ وغیرہ کی رپورٹ مل چکی تھی جس میں ماہرین اراضی نے بتایا تھا کہ پانی نہیں جا رہا، لہٰذا انہوں نے خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا، اگلی رات حضرت حذیفہؓ مفتی اعظم عراق کے خواب میں تشریف لائے اور اب کے دفعہ ان سے سختی سے کہا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھستا چلا آ رہا ہے لہٰذا ہمیں جلد از جلد یہاں سے منتقل کرا دیں۔ صبح مفتی اعظم پھر گھبرائے ہوئے اور پریشان حالات میں بادشاہ کے پاس پہنچے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ بادشاہ کو کچھ جلال سا آ گیا اور جھنجھلاہٹ اور کچھ ناراضگی کے عالم میں کہنے لگے کہ مفتی صاحب آپ ماہرین اراضی کی رپورٹ دیکھ چکے ہیں خود بھی آپ موقع پر موجود رہے ہیں پھر کیوں مجھے پریشان کرتے ہیں اور خود بھی پریشان ہوتے ہیں۔ مفتی اعظم نے کہا

www.toobaaelibrary.com

لیکن پھر بھی مجھے اور آپ کو برابر حکم دیا جا رہا ہے لہذا مزارات کو کھلوا دیجیے اور انہیں دوسری جگہ منتقل کروا دیجیے۔ شاہ عراق نے کہا کہ اچھا تو پھر آپ فتویٰ دیجیے، چنانچہ انہوں نے فتویٰ دے دیا۔ یہ فتویٰ اور اس کے ساتھ شاہِ عراق کا یہ فرمان کہ عیدالاضحیٰ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے مزارات کھولے جائیں گے، اخبارات میں شائع کرا دیا گیا اس فتویٰ اور فرمان کا شائع ہونا تھا کہ سارے عالم اسلام میں جوش و خروش اور ہلچل پھیل گئی رائٹر نیوز ایجنسی اور دنیا کی دیگر نیوز ایجنسیوں کے ذریعے یہ خبر تمام دنیا میں پھیل گئی۔ یہ حج کا زمانہ تھا اور تمام دنیا کے مسلمان مکہ مکرمہ آئے ہوئے تھے، انہوں نے صحابہ کرامؓ کے مزارات عیدالاضحیٰ کے کچھ دنوں بعد کھولنے کی درخواست کی تاکہ وہ بھی شریک ہو سکیں، اس کے علاوہ دنیا کے بے شمار ملکوں ہندوستان، ترکی، ایران شمالی افریقہ، شام، فلسطین، مصر، روس، بلغاریہ، لبنان، حجاز وغیرہ سے بے شمار لوگوں نے عراق کے شاہ فیصل اوّل کو تار بھیجے کہ کچھ دنوں بعد مزارات کھولے جائیں تاکہ وہ بھی صحابہؓ کرام کے جنازوں میں شریک ہو سکیں۔ شاہ عراق کے لئے یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا ایک طرف تمام عالم اسلام کا اصرار اور دوسری طرف خوالبوں میں جلد از جلد مزارات کی منتقلی کی ہدایت اور اگر مزارات میں پانی واقعی رس رہا ہے تو مزید دیر ہونے سے مزارات کو نقصان پہنچ سکتا ہے آخر ایک ترکیب کی گئی وہ یہ کہ دریا کے رُخ پر دس فٹ کے فاصلے پر ایک لمبی اور گہری خندق کھدوا کر اس میں سیمنٹ اور بجری وغیرہ بھروا دی گئی اور دوسرا شاہی فرمان جاری ہوا کہ اب مزارات کی منتقلی عیدالاضحیٰ کے دس دن بعد کیجائے گی مدائن (سلمان پاک) میں عیدالاضحیٰ کے بعد دسویں دن میں تقریباً پانچ لاکھ افراد جمع ہو گئے اس میں ہر مذہب فرقہ اور عقیدہ کے لوگ تھے، عراق کی حکومت نے اس موقع پر دوسرے ممالک سے آنیوالوں پر کسٹم پاسپورٹ

www.toobaaelibrary.com

اور کرنسی وغیرہ کی تمام پابندیاں ختم کر دیں اور صرف اپنے ملک کا اجازت نامہ لانے کو کہا اس موقعہ پر کئی ملکوں سے سرکاری وفود بھی آئے ان دنوں ترکی پر مصطفےٰ کمال اتاترک کی حکومت تھی، ان کی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی، مصری وفد میں وزراء علماء کرام کے علاوہ سابق شاہ فاروق (جو اس وقت مصر کے ولی عہد تھے،) نے بھی شرکت کی ——

آخر خدا خدا کر کے وہ دن آگیا جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ اور جس کے لئے لاکھوں افراد مدائن میں جمع تھے یہ پیر کا دن تھا، عراق کے شاہ فیصل اوّل، مفتی اعظم عراق، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ارکان، سرکاری وفود اور لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا تو واقعی حضرت حذیفہؓ کے مزار میں پانی آچکا تھا اور حضرت جابرؓ کے مزار میں نمی آچکی تھی جبکہ یہ مزارات دریائے دجلہ سے دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے۔ ایک کرین کے ذریعہ جس میں پھاوڑے کے پھل کی طرح کا پھل لگا تھا اور اس پر اسٹریچر کس دیا گیا تھا۔ حضرت حذیفہؓ کی نعش مبارک کو زمین سے اس طرح اٹھایا گیا کہ نعش مبارک کرین پر نصب شدہ اسٹریچر پر خود بخود آگئی، اسٹریچر کرین سے الگ کیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم عراق شہزادہ فاروق والیٔ مصر، ترکی کے وزیر مختار نے اسٹریچر کو کندھا دیا اور بڑے احتیاط و احترام سے ایک شیشے کے بکس میں رکھ دیا اور پھر اسی طرح حضرت جابرؓ کی نعش مبارک کو ان کے مزار سے نکالا گیا، نعش ہائے مبارک کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے اور لاشوں کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سال پہلے کی نعشیں ہیں (واضح رہے کہ حضرت حذیفہؓ کا انتقال ۳۶ھ میں اور حضرت جابرؓ کا انتقال ۶۴ھ میں ہوا تھا) بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو رحلت فرمائے ہوئے دو تین گھنٹے ہوئے ہیں اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے

www.toobaaelibrary.com

دونوں صحابہ کرامؓ کی دونوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پراسرار چمک تھی کہ کئی لوگوں نے چاہا کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان کی آنکھیں اس چمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھیں، ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں جن کی آنکھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وہ آنکھیں سبحان اللہ!

ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک جرمن ماہر چشم نے یہ منظر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ بے اختیار ہو کر آگے بڑھا اور مفتی اعظم کا ہاتھ پکڑ کہا کہ اسلام کی حقانیت اور صحابہؓ کرام کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے اور اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ دونوں صحابہ کرامؓ کی نعشیں شیشے کے بکسوں میں رکھی ہوئی تھیں اور رونمائی کی غرض سے چہروں پر سے کفن ہٹا دیا گیا تھا عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی دی، توپوں سے بھی سلامی دی گئی، مجمع نے نماز جنازہ پڑھی بادشاہ، علماء کرام، سفراء اعلیٰ حکام اور بے شمار لوگوں نے جنازوں کو کندھا دیا یہ تمام کارروائی ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے پورے مجمع کو ۳۰ فٹ لمبی اور ۲۰ فٹ چوڑی سکرین پر بذریعہ ٹیلی وژن کیمرہ دکھائی، مزید چار بڑے بڑے سکرین اور بھی لگائے گئے جس کی وجہ سے تقریباً پانچ لاکھ افراد نے جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ مزارات کھلنے سے لے کر آخر وقت تک کی تمام کارروائی دیکھی، ورنہ ہزاروں لوگ زیارت کے شوق میں ریل پیل اور ہڑبونگ میں کچل کر مر جاتے اس کے بعد صحابہ کرامؓ کے جنازوں کو پورے ادب و احترام کے ساتھ سلمان پاک کی طرف لے جایا جانا شروع کیا گیا راستے میں ہوائی جہازوں نے غوطہ لگا لگا کر سلامی دی اور ان پر پھول برسائے۔ اس کے علاوہ مجمع نے بھی جنازہ پر منوں پھول برسائے، کئی جگہ جنازہ روکوا دیا گیا اور تقریباً ۴ گھنٹے بعد یہ جنازے سلمان پاک حضرت سلمان فارسیؓ کے مزار کے پاس پہنچے، یہاں اعلیٰ فوجی حکام نے گارڈ آف

www.toobaaelibrary.com

آرزو پیش کیا، سفراء نے پھول نچھاور کئے اور ان ہی ہستیوں نے جنہوں نے لاشوں کو سب سے پہلے کرین سے اُتارا تھا، پُورے ادب و احترام سے قبروں میں جو پہلے سے تیار کھیں رکھا اور اس طرح توپوں کی گرج، فوجی بینڈوں کی گونج اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے درمیان صحابہ کرامؓ کو سپردِ خاک کر دیا گیا ــــ

اس موقع پر اس واقعہ کو دیکھ کر اتنے لوگ ایمان لے آئے کہ جن کا اندازہ لگانا مشکل تھا، اگلے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کے فلم دکھائے گئے ــــ

یہ واقعہ آج دُنیا میں صداقتِ اسلام کی زندہ مثال ہے ــــ

(روزنامہ نوائے وقت)

www.toobaaelibrary.com

کتابیات

المبشرات

۱	قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
۲	تاریخ ابن کثیر	علامہ ابن کثیر
۳	سیرۃ المصطفیٰ ﷺ	مولانا محمد ادریس کاندھلوی
۴	فتوح الشام	امام واقدی
۵	ترجمان السنۃ	حضرت مولانا بدر عالم مہاجر مدنی
۶	حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم	حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی
۷	سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم	کامل
۸	فضائل اعمال	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدینہ
۹	فضائل صدقات	" " " "
۱۰	کتاب الروح	علامہ ابن قیم
۱۱	کیمیائے سعادت	امام غزالی
۱۲	آسمان ہدایت کے ستارے	محترم طالب ہاشمی
۱۳	سیرۃ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	مولانا عبدالشکور لکھنوی

www.toobaaelibrary.com

۱۴	حسن العزیز ———	حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۱۵	تعبیر الرویا۔ (کلاں) ——	علاّمہ ابن سیرینؒ
۱۶	تعطیر الانام فی تعبیر المنام ——	الشیخ عبدالغنی النابلسیؒ
۱۷	الاشارات فی علم العبارات۔	خلیل بن شاہین الظاہریؒ
۱۸	منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام۔	محمد ابن سیرینؒ
۱۹	فتوح العجم ———	
۲۰	سیّد الانبیاء (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے والدین گرامی ———	علی اصغر چوہدری
۲۱	معارف القرآن ———	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ
۲۲	خیرُ البشرؐ کے چالیس جاں نثار —	طالب ہاشمی
۲۳	اسلام کے چار عظیم جرنیل ——	نوائے وقت (روزنامہ)

www.toobaaelibrary.com

مؤلف کی دیگر کتب

۱	خطباتِ حکیم الاسلامؒ —	(۱۰ جلدوں میں)
۲	خطباتِ مدنیؒ —	ایک جلد
۳	ماہتابِ عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) —	
۴	محاسنِ اسلام —	حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ کے مواعظ کی ترتیب و تدوین (ہر سہ جلد)
۵	دعوت و تبلیغ —	
۶	برکاتِ رمضان —	
۷	مفاسدِ گناہ —	
۸	آدابِ انسانیت —	
۹	سُنّتِ خلیل اللہ (حج و قربانی)	
۱۰	تسلیم و رضا —	
۱۱	ملفوظاتِ حسن العزیز —	
۱۲	المبشّرات —	
۱۳	احوال الصّادقین —	(غیر مطبوعہ)
۱۴	لطائف القرآنِ الکریم —	//

www.toobaaelibrary.com

لائقِ التفات

مدرسہ تحفیظ القرآن الکریم (علی جی ولی بھائی کالونی) فیضی روڈ۔ ملتان شہر، ایک عرصہ سے مقرئ اعظم مجدد القراءات مولٰنا قاری رحیم بخش صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کے اصولِ تدریس وضوابطِ تعلیم کی روشنی میں خدمتِ قرآن کریم سرانجام دے رہا ہے ـــــ اس وقت مدرسہ کے صدر مدرس حضرت محترم مولٰنا قاری محمد ادریس صاحب ہوشیارپوری زید مجدہم کے زیرِ نگرانی چھ اساتذۂ کرام مصروفِ تدریس ہیں ـــــ اس وقت تک مدرسہ سے ۴۲۸ طلباء کرام سندِ فضیلت حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے بہت حضرات ملک کے جامعات و مدارس، مکاتب و مساجد اور مراکزِ تبلیغ میں ترویج و اشاعتِ قرآنِ کریم کا فریضہ بخیر و خوبی تعلیمی اعتماد سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مدرسہ کی ابتداء صرف ایک طالب علم اور ایک استاذ سے ہوئی۔ اس وقت مدرسہ میں ۱۲۵ مسافر طلباء کرام جو قرآنِ کریم کے ضبط اور حصولِ تجوید کے لئے مصروفِ تعلیم ہیں، جبکہ شہری طلباء کرام کی تعداد دو صد کے قریب اور روز افزوں ہے ـــــ

مدرسہ کی موجودہ جگہ چھوٹی ہونے کے باعث اہلِ محلّہ نے چوک شاہ عباس سے سورج کنڈ روڈ پیر کالونی نمبر ۱ ملتان شہر میں "دار العلوم رحیمیہ" کیلئے نئی جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ جس میں ۴ کنال جگہ خرید لی گئی ہے اور مزید ۴ کے حصول کے لئے سعی جاری ہے۔ جس میں دار العلوم کی ضروریات کے

www.toobaaelibrary.com

پیشِ نظر ایک وسیع مسجد، درس گاہیں، دارالاقامہ، لائبریری، دفتر، مہمان خانہ اور اساتذۂ کرام کے لئے رہائش گاہیں اس عظیم الشان منصوبہ کا حصّہ ہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ ان اصحابِ خیر کو متوجّہ فرمائیں جن سے یہ کام لینا مقصود ہو۔ آپ دعوتِ صالحہ سے تعاون فرمائیں۔ اور اس کا بدلہ اللہ کے دربار سے حاصل کریں ——

وَالسّلام

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

ترجمہ

اے رَبّ ہمارے! مت پکڑ ہم کو اگر بھول گئے
ہم یا خطا کی ہم نے

(کتبہٗ: محمد اقبال یوسفی، یکم محرّم الحرام ۱۴۱۶ھ)

www.toobaaelibrary.com